بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مصباح الإِنشاء

(حصہ اول)

تالیف

مولانا نفیس احمد مصباحی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

﴿ زیر اہتمام ﴾

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

تفصیلات

سلسلۂ اشاعت نمبر — ۸۱

نام کتاب : **مصباح الانشاء** (حصہ اول)

مؤلف : مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

اہتمام واشاعت : مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

طبع اول : ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء

صفحات : ۲۶۴

تعداد اشاعت : ۲۲۰۰

نصاب

اولیٰ :شش ماہی آخر : ابتدا تا تمرین (۴۰)

ثانیہ :شش ماہی اول : درس (۱۱) تا تمرین (۸۳)

ثانیہ :شش ماہی آخر : درس (۲۳) تا ختم کتاب

ملنے کے پتے :

(۱) مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی۔ پن ۲۷۶۴۰۴

(۲) مجلس برکات، ۱۴۹؍ گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ مارکیٹ، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ پن ۱۱۰۰۰۶

1- **MAJLIS-E-BARAKAAT ,**
Aljamiatul Ashrafia, Mubarakpur, Azamgarh, U.P. pin: 276404

2- **MAJLIS-E-BARAKAAT ,**
149 Ground Floor Katra Gokul Shah Market, Matiya Mahal, Jama Masjid , Delhi, Pin : 110006

فہرست

عناوین | صفحہ

كلمة المجلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَ مُسَلِّمًا

ایک کام ہے لکھی ہوئی عربی عبارت کو صحیح طور سے پڑھنا، دوسرا کام ہے خود صحیح اور بامحاورہ عربی بولنا اور لکھنا، اسی طرح عربی عبارت کا دوسری زبان کے مزاج و محاورہ کے مطابق ترجمہ کرنا اور دوسری زبان کو عربی کے مزاج و محاورہ کے مطابق عربی میں منتقل کرنا۔

اول الذکر کے لیے عربی صرف و نحو سے آگاہی اور قواعد کے استحضار کے ساتھ ان کا اِجرا ضروری ہوتا ہے۔ غیر عرب (بلکہ اب عامیہ کے عادی عرب) کے لیے یہ بھی بڑا صبر آزما اور کٹھن کام ہوتا ہے جس میں ماہر و فائق عموماً کم ہی نظر آتے ہیں جب کہ عربی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے اور فراغت پانے والوں کی ایک لمبی تعداد نظر آتی ہے۔

ثانی الذکر کے لیے عربی کے ساتھ دوسری زبان کے قواعد و محاورات سے بھی آگاہی اور عملی مشق ضروری ہوتی ہے جس کے لیے اخّاذ ذہن، انتقادی فکر، وسیع مطالعہ اور طویل مشق و ممارست درکار ہوتی ہے۔ یہ اول الذکر سے زیادہ مشقت خیز، صبر آزما اور دشوار گزر عمل ہے اس لیے اس کے ماہرین کی تعداد بھی اقلِ قلیل ہے۔

نصاب تعلیم کا مقصد طلبہ کی خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کرنا اور مزید مہارت و عبور کے لیے انھیں تیار کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ابتدا ہی سے انھیں چھوٹی چھوٹی عربی عبارتیں صحیح پڑھنے کا عادی بنایا جائے پھر ایسی چھوٹی چھوٹی عبارتیں خود لکھنے بولنے اور دوسری زبان میں منتقل کرنے، اسی طرح دوسری زبان کو عربی میں منتقل کرنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ جب مختصر عبارتوں پر قابو پالیں گے تو مشق و محنت اور تجرباتی عمل سے گزرنے کے بعد لمبی عبارتوں، چھوٹے بڑے مضامین اور کتابوں کے مراحل بھی طے کرلیں گے۔

انہی مقاصد و فوائد کے پیش نظر نصاب میں صرف و نحو اور ادب و انشا کی کتابوں کو جگہ دی جاتی ہے اور اساتذہ کے ذریعہ طلبہ کو مطلوبہ مقاصد کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ اساتذہ طلبہ کی مشترکہ محنت، لگن اور انہماک و توجہ کے اعتبار سے کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے۔

مصباح الانشا ثانی الذکر عمل کی تیاری کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے مندرجات اور متعلقات کے بارے میں خود مؤلف کتاب نے اپنی تقدیم میں تفصیلی گفتگو کی ہے، اس لیے مزید کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کا پہلا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

رب کریم اسے بامراد و کامیاب اور مقبول خاص و عام بنائے اور بقیہ حصص بھی بطریق احسن جلد مکمل کرائے اور نافع اَنام بنائے۔ و هو المستعان و عليه التكلان، والصلاة و السلام على حبيبه سيد الإنس و الجانّ، و على آله و صحبه ما تعاقب الملوان.

محمد احمد مصباحی
ناظم مجلس برکات
و ناظمِ تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

۱۸؍ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ
۶؍ جولائی ۲۰۱۵ء ۔ دوشنبہ

تقدیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي أنزل القرآن على رسوله بلسانٍ عربي مبين، هدى للعالمين، والصلاة والسلام على حبيبه سيّدنا و سيّد المرسلين ، إمام النبيين، و قائد الغرّ المحجّلين، و خير الناطقين بالضاد في العالمين، و على آله الطاهرين، و أصحابه نجوم الهداية واليقين، و على من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

عربی زبان مسلمانوں کی خاص ''سرکاری زبان'' ہے، کیوں کہ اسلام کی بنیادی کتاب ''قرآن کریم'' اور پیغمبر اسلام کے اقوال وارشادات، احادیث کریمہ کی شکل میں اسی بابرکت زبان میں ہیں اور ان دونوں علمی و روحانی سرچشموں سے اسلامی کتابوں کی صورت میں علم و روحانیت کے جو دریا رواں ہوئے، پھر ان سے جو نہریں نکلیں یہ سب کی سب عربی زبان ہی میں ہیں؛ اس لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم اس زبان کی طرف بھر پور توجہ دیں، اس میں کمال و مہارت حاصل کر کے دین کے ان سرچشموں سے براہِ راست خود اپنی پیاس بجھائیں اور دوسروں کی بھی تشنگی دور کریں۔

دوسری طرف عالمی پیمانے پر عربی زبان کی اجتماعی، سیاسی، معاشی اور لسانی حیثیت ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے، یہ اکیس [1] عرب ممالک کی مادری، قومی اور سرکاری زبان ہے اور پوری دنیا میں رائج و مقبول ہے، اس طرح اس کی حیثیت ایک ترقی یافتہ اور زندہ عالمی زبان کی ہے، یہ حیثیت بجائے خود اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عمومی طور پر مسلمان اور خصوصی طور پر اہلِ مدارس اس سے بے اعتنائی نہ برتیں بلکہ ایک زندہ اور ترقی یافتہ عالمی زبان کی حیثیت سے اسے پڑھنے، بولنے اور مافی الضمیر کا اظہار کرنے کے لیے اس میں

(۱) ان ممالک کے نام یہ ہیں: سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، متحدہ عرب امارات، عمّان، یمن، عراق، سیریا (شام)، لبنان، فلسطین، اردن، مصر، سوڈان، صومالیہ، موریتانیا، جیبوتی، لیبیا، مغرب، تیونس اور الجزائر۔

مہارت وکمال حاصل کریں۔

برّصغیر کے دینی واسلامی مدارس میں ایک زمانے سے اس زبان کو پڑھنے پڑھانے کا کام ہوتا ہے، آٹھ نو سال کی مدّت کو حاوی ایک نصاب تعلیم ان میں پڑھایا جاتا ہے جو قدیم ''درس نظامی'' کی بدلی ہوئی ایک شکل ہے، اس میں لاشعوری یا غیر منظم طریقے پر ہمیشہ کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی رہی ہے، جس کی بنیاد علاقائی یا عصری ضرورت اور تقاضے تھے اور اس تبدیلی کی حیثیت ایک غیر منظّم اور انفرادی تبدیلی سے زیادہ کچھ نہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے پورے نصاب تعلیم پر باضابطہ منظم طریقے پر اجتماعی غور وخوض کبھی نہیں ہوا، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے ذمہ داروں کو شدّت کے ساتھ اس کا احساس تھا، لیکن ''كُلُّ أَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِأَوْقَاتِهٖ'' ایک مسلّمہ حقیقت ہے، ہر کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے وقت اور افراد مقرّر فرمادیے ہیں، جب وہ وقت آجاتا ہے تو اُن افراد کو بارگاہ خداوندی سے اس کی توفیق مل ہی جاتی ہے۔

بہر حال ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی سرپرستی میں الجامعۃ الاشرفیہ کے ذمہ داروں نے ''تنظیم المدارس'' کی بنیاد ڈالی اور اس کے لیے باضابطہ ایک نصاب تعلیم کی تشکیل عمل میں آئی، اس نصاب میں جہاں علوم قرآن وحدیث کی تعلیم کو خاص اہمیت دی گئی، وہیں عربی زبان وادب کی تعلیم بھی پر خاص توجہ مرکوز کی گئی [1]۔ نصاب تعلیم پر نظر ثانی، ترمیم اور تبدیلی کا یہ کام تنظیم المدارس کے زیر اہتمام اجتماعی اور منظّم طریقے پر ہوا، اس میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے تجربہ کار اساتذۂ کرام کے ساتھ دار العلوم علیمیہ، جمداشاہی بستی، جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف، جامعہ منظر اسلام، بریلی شریف اور دار القلم دہلی جیسے مشہور اور معتبر اداروں کے ماہرِ فن اساتذہ اور ذمہ داروں نے بھی شرکت فرمائی، اس علمی اور بابرکت کام کے سرخیل اور روحِ رواں صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدّ ظلّہ تھے، اس نصاب تعلیم کے لیے بہت سی نئی کتابیں تیار کرنے کی تجویز بھی منظور ہوئی اور اس کے لیے کچھ افراد بھی نام زد ہوئے، اسی ضمن میں عربی درجات کے طلبہ کو ترجمہ، مضمون

---

(۱) اس نصاب تعلیم کی خصوصیات اور سرگزشت پر مشتمل ایک وقیع اور گراں قدر مضمون استاذ گرامی صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلّہ العالی ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور کے قلم سے ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ جون، ۲۰۰۸ء میں شائع ہوچکا ہے۔

نگاری، خطوط نویسی اور انشا پردازی سکھانے کے لیے ایک نئی کتاب تیار کرنے کی ذمہ داری راقم سطور کے سپرد ہوئی، اور اسی وقت الجامعۃ الاشرفیہ کے قدیم نام "دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم" کی مناسبت سے اس کا نام "مصباح الإنشاء" تجویز ہوا۔ اس سلسلے میں حضرت صدر العلماء دام ظلّہ کی ہدایت یہ تھی کہ عربی جملے صرف عرب علما اور قلم کاروں کی کتابوں سے منتخب کیے جائیں اور اردو جملے خود بنا لیے جائیں، نحوی و صرفی قواعد، فن کی معتبر کتابوں سے متعلقہ درجات کے معیار کے مطابق لکھے جائیں۔

بہر حال مقررہ خطوط پر کام کا آغاز ہو گیا اور عالم عرب خصوصًا مصر کے اُدبا اور قلم کاروں کی کتابوں سے خاصا مواد بھی جمع ہو گیا۔ اسی درمیان عربی زبان میں نحوی قواعد کی آخری کتاب "كافية النحو" ترتیب دینے کا حکم ملا، اس لیے مصباح الانشاء کا کام موخّر کر کے کافیۃ النحو کی ترتیب و تالیف میں لگ گیا اور ایک سال کی مدّت میں وہ کتاب تیار بھی ہو گئی، اس کے بعد "المدیح النبوی" کے اردو ترجمے کے کام میں لگ گیا اور بحمدہ تعالیٰ وہ کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا، یہ دونوں کتابیں طباعت و اشاعت کے مراحل سے بھی گزر چکی ہیں، اس کے بعد پھر مصباح الانشاء کی جانب توجہ ہوئی۔ چوں کہ جدید نصاب تعلیم میں انشا کی کتاب کی حیثیت سے اس کا نام شائع ہو چکا تھا اس لیے اہلِ علم اور اربابِ شوق کی جانب سے برابر اس کا اصرار اور تقاضا ہوتا رہا اور میں برابر اپنی مصروفیت کا عذر ان کے حضور پیش کرتا رہا مگر میرے اِس بیان سے قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ

"ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا"

یہ کتاب عربی کے درجۂ اولیٰ نصف آخر سے درجۂ سادسہ (مرحلۂ عالمیت سالِ آخر) تک کے طلبہ کے لیے تیار کی جا رہی ہے، اس کتاب کا پہلا حصّہ درجۂ اولیٰ اور ثانیہ کے ڈیڑھ سالہ نصاب پر مشتمل ہے، باقی آخر تک ہر درجے کے لیے ایک ایک حصّہ رکھا گیا ہے، اس طرح امید ہے کہ کتاب کے کل پانچ حصّے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کتاب کا پہلا حصّہ تیار ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ تھی اِس کتاب کی سرگزشت، اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کچھ خصوصیات کا بھی جائزہ لیتے چلیں۔

کتاب کی خصوصیات:

(۱) اس کتاب میں ترجمہ اور انشا کی مشقوں سے پہلے ضروری عربی قواعد بیان کیے گئے ہیں، پھر تمرینی جملوں میں انھیں اصول و قواعد کی مشق کرائی گئی ہے، تاکہ ایک طرف طلبہ کے ذہن میں نحوی وصرفی قواعد اچھی طرح سے راسخ ہوجائیں اور دوسری طرف صحیح عربی جملے لکھنے اور بصیرت کے ساتھ صحیح ترجمہ کرنے کی بھی عادت پڑ جائے۔ طلبہ کو نحوی کتابوں میں قواعد پڑھادیے جاتے ہیں پھر بھی اس کتاب میں ان کا اعادہ مزید رسوخ، مراجعت کی آسانی اور دیگر فوائد سے خالی نہ ہوگا۔

(۲) ابتدا میں عربی قواعد کی معتبر کتابوں کی روشنی میں ہر درس کے تحت تفصیل کے ساتھ نحوی وصرفی قواعد لکھے گئے، پھر درجے کے معیار کے مطابق ان میں سے ضروری اور اہم قواعد اِس کتاب کے لیے منتخب کیے گئے، تاکہ طلبہ کو یاد کرنے اور ان کی مشق و تمرین کرنے میں آسانی ہو، مگر تمام قواعد ''تمرین الانشاء'' نامی کتاب میں رکھے گئے ہیں تاکہ اگر کوئی صاحبِ ذوق تفصیل جاننا چاہے تو اس کی خواہش ''تمرین الانشاء'' سے پوری ہوسکے۔

(۳) عربی جملے عرب اُدبا اور قلم کاروں کی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ ہاں ضرورت کے مطابق بعض جگہوں پر کچھ مقامات یا اشخاص کے نامانوس نام بدل کر ان کی جگہ وہ نام رکھ دیے گئے ہیں جو یہاں کے لیے نامانوس نہ ہوں۔ ان کے علاوہ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ سے بھی کثیر اقتباسات شامل کیے گئے ہیں۔

کتاب کی تیاری میں یہ طریقہ اپنایا گیا کہ ہر درس کی عربی تمرین کے لیے عرب قلم کاروں کے چالیس سے پچاس جملے جمع کیے گئے، پھر ان میں سے حسبِ ضرورت مناسبِ حال جملے منتخب کر لیے گئے جن کی تعداد ابتدا میں عموماً بیس تک اور بعد میں چودہ، پندرہ تک ہی رکھی گئی تاکہ جملوں کی کثرت طلبہ کے لیے بوجھ نہ بن جائے اور وہ آسانی کے ساتھ ترجمہ کی مشق کرسکیں، اور باقی ماندہ جملوں کو ضائع نہیں کیا گیا، بلکہ انھیں نحوی قواعد کے ساتھ ایک الگ کتاب کی صورت میں جمع کر دیا گیا جو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ''تمرین الانشاء'' کے نام سے منظر عام پر آئے گی۔ یہ کتاب عربی قواعد اور جملوں کے متعلّق مزید علم و آگہی اور مشق و

تمرین چاہنے والوں کے لیے مفید و کارآمد ہوگی، اور ان کی علمی پیاس بجھانے کا سامان ہوگی۔

(۴) عربی اور اردو جملوں کے انتخاب میں اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ان سے اسلامی رنگ اور دینی رجحان جھلکتا ہو، اسی وجہ سے قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی سے بہت سے جملے شاملِ کتاب کیے گئے ہیں۔ یہ ایک طرح سے ضروری بھی تھا، کیوں کہ دینی مدارس کی تعلیم کا اصل مقصد طلبہ میں قرآن اور حدیث سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا اور انھیں دین کا داعی و مبلغ بنانا ہے۔ اس لیے بیش تر تمرینات میں دینی و دعوتی فکر و مزاج کی تربیت اور آئندہ ماحول کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے۔

مصادر و مراجع:

(۱) نحوی قواعد درج ذیل کتابوں کی مدد سے لکھے گئے ہیں:

(١) جامع الدروس العربية، للشيخ مصطفى الغلاييني (٢) نحو اللغة العربية، للدكتور محمد أسعد النادري (٣) قواعد اللغة العربية الأساسية، للسيد أحمد الهاشمي (٤) معاني النحو، للدكتور فاضل صالح السامرّائي (٥) كافية النحو، لكاتب هذه السطور (٦) شرح شذور الذهب (٧) مغني اللبيب (٧) أوضح المسالك إلى ألفية ابن مالك، كلّها للإمام النحوي جمال الدين المعروف بابن هشام الأنصاري المصري.

(۲) عربی جملے اور اقتباسات عموماً مصری معاہد و مدارس کی درسی کتابوں یا عالمِ عرب کے اُدبا اور علما کی کتابوں سے ماخوذ ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

● المطالعة الأزهرية ● قواعد اللغة العربية ● تيسير النحو ●النحو الواضح ● اللغة العربية: اقرأ و تعلَّم ● اللغة العربية : اقرأ و تواصل ● اللغة العربية: اقرأ و ناقش ● اللغة العربية: اقرأ و فكّر ● اللغة العربية: اقرأ و عَبِّر ● التربية الدينية الإسلامية (للصفوف الابتدائية) ● الأضواء، اللغة العربية ● مرجع الطلّاب في قواعد النحو ● مرجع الطلّاب في الإعراب ● مرجع الطّلّاب في تيسير الإنشاء.

(۳) اردو جملے متعلّقہ نحوی قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق عموماً خود تیار کیے ہیں، بعض مقامات پر کچھ مقطوعے دوسرے اہل علم اور اربابِ قلم کی

تحریروں سے بھی لیے گئے ہیں، جہاں ان کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔

● اس کتاب کی تیاری میں از اول تا آخر استاذ گرامی صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلّہ کی دعائیں اور رہ نمائی میری دست گیری کرتی رہیں، بلکہ در حقیقت یہ کتاب انھیں کے فیوض وبرکات کا نتیجہ ہے، آخری مرحلے میں حضرت نے کتاب پر نظر ثانی فرماکر اس کے پایۂ اعتبار کو اور بھی بلند کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ کرم اور بھی دراز فرمائے۔

● فاضل گرامی حضرت مولانا محمد عارف اللہ مصباحی مد ظلّہ، استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، ضلع مئو نے بھی اس کے مسوّدے کو گہری نظر سے دیکھا، اور بہت سے مقامات پر مفید اصلاحات اور وقیع مشوروں سے نوازا، حضرت موصوف عربی زبان و ادب کا بلند ذوق اور وسیع مطالعہ رکھتے ہیں۔

● مسوّدے کی نقل و تبییض مولانا قطب الدین رضا مصباحی اور مولانا توحید احمد مصباحی زیدت مکارمهم نے بڑی محنت اور ذمہ داری سے کی۔

● مشکل الفاظ کی فرہنگ ولد عزیز مولانا محمد رئیس اختر مصباحی (سلّمه الله و حفظه) نے تیار کی جو کتاب کے آخر میں "قاموس الكلمات الصعبة" کے نام سے شامل ہے۔ آخری مرحلے میں ان کے مشورے سے کچھ تمرینوں میں حذف واضافہ بھی ہوا۔

ربّ کریم ان حضرات کو ان کی محنتوں کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور انھیں دونوں جہان میں سربلندی و سرخ روئی مرحمت فرمائے۔

کتاب کی تصحیح کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، مگر انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے، اب بھی بہت سی غلطیاں رہ جانے کا امکان ہے؛ اس لیے اہلِ علم اور اربابِ اخلاص سے گزارش ہے کہ غلطیوں کی مناسب انداز میں نشان دہی فرمائیں تاکہ کسی مناسب موقع پر ان کی اصلاح ہو سکے۔

۱۵؍ رمضان، ۱۴۳۶ھ
۳؍ جولائی، ۲۰۱۵ء
شب جمعہ مبارکہ

نفیس احمد مصباحی
شیخن ٹولہ، سِدّھور، بارہ بنکی، یوپی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ○

الدرس الأوّل

لفظ موضوع اور اس کی قسمیں

مفرد اور مرکب

لفظ : انسان کے منھ سے جو آواز نکلتی ہے اسے ''لفظ'' کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ، اِنْسَانٌ، قُرْاٰنٌ، زَيْدٌ، دَيْز۔

موضوع اور مہمل : انسان کے منھ سے نکلنے والی آواز دو طرح کی ہوتی ہے، (۱) وہ جس کا کچھ معنیٰ ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد)، زَيْدٌ (زید) (۲) وہ جس کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا۔ جیسے دَيْزٌ کہ اس کا کوئی معنیٰ نہیں۔

پہلی قسم کو ''لفظِ موضوع'' کہتے ہیں اور دوسری کو ''لفظِ مہمل''۔

مختصر لفظوں میں ان کی تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ ''با معنیٰ لفظ'' کو موضوع کہتے ہیں، اور ''بے معنیٰ لفظ'' کو مہمل کہتے ہیں۔

لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد : وہ ایک لفظ ہے جس سے کوئی ایک معنیٰ سمجھ میں آئے۔ جیسے مَحْمُوْدٌ، محمّدٌ، عائشةُ، إِبْرِيْقٌ، مفرد ہی کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

مرکب : دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکّب کہتے ہیں، جیسے رسولُ اللهِ، رَجُلٌ فَاضِلٌ ، بَغْدَادُ عَاصِمَةُ العِرَاقِ.

مرکب اور اس کی قسموں کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

مفرد یعنی کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱)اسم (۲)فعل (۳)حرف

اسم : اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے الطَّاوِلَةُ (میز، تپائی، اسٹول)، السَّحَابُ (بادل)، الكُرَّاسَةُ (کاپی)، الحَدِيْدُ (لوہا)۔

علامتیں : اسم کی علامتیں بہت ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱- شروع میں "اَل" کا ہونا، جیسے المدينةُ ، القُدْسُ ، الصِّدْقُ.

۲- آخر میں جر کا ہونا، جیسے إلى المدرسةِ ، فِنَاءُ المسجِدِ.

۳- آخر میں تنوین کا ہونا، جیسے شُبَّاكٌ ، فَرَسٌ ، زَهْرَةٌ ، مَعْهَدٌ.

۴- آخر میں گول "تا" کا ہونا، جیسے خَدِيْجَةُ ، فَاطِمَةُ ، وَرْدَةٌ ، نَاقَةٌ.

۵- آخر میں یاے نسبت کا لگنا، جیسے حَنَفِيٌّ ، المَكِيُّ ، القَادِرِيُّ.

۶- تصغیر کا ہونا، جیسے قُرَيْشٌ ، عُبَيْدٌ ، أُسَيْدٌ ، هُرَيْرَةٌ.

۷- مضاف ہونا، جیسے دَرْسُ الكتابِ، ضَوءُ الشَّمْسِ، تَدْرِيْبُ التِّلْمِيْذِ.

۸- موصوف ہونا، جیسے وَرْدَةٌ مُفَتَّحَةٌ، الشارعُ الكبيرُ، الشُّبَّاكُ المفتوحُ.

۹- مسند الیہ ہونا، جیسے خالدٌ سيفُ الله ، الوَفَاءُ محبوبٌ.

۱۰- حرفِ ندا کا داخل ہونا، جیسے يَا عَفُوُّ ، يَا بُسْتَانِيُّ ، يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

فعل : اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی ایک زمانہ میں کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے۔ جیسے كَتَبَ (اس نے لکھا)، يَسْجُدُ (وہ سجدہ کرتا ہے، یا سجدہ کرے گا)، اِقْرَأْ (تو پڑھ)۔

علامتیں: فعل کی علامتیں بہت سی ہیں، ان میں سے کچھ مشہور علامتیں یہ ہیں:

(۱) مسند ہونا۔ جیسے طَلَعَ الهِلَالُ (۲) شروع میں "قَدْ" کا آنا۔ جیسے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نورٌ (۳) سین یا سَوْفَ کا آنا۔ جیسے سَيَفُوْزُ الـمُجْتَهِدُ، سَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ. (۴) آخر میں تاے تانیث ساکنہ[1] کا آنا۔ جیسے قَرَأَتْ تلميذةٌ (۵) نونِ تاکید کا آنا، جیسے لَتَدْخُلُنَّ المسجدَ الحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللهُ. (۶) امر ہونا، جیسے اِقْرَأْ بِاسمِ رَبِّكَ. (۷) نہی ہونا، جیسے لَا تَقْرَبُوا الزِنیٰ. (۸) آخر میں جزم آنا، جیسے اِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ۔

حرف: اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا پورا معنی خود نہ بتا سکے، بلکہ اس کے بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ جیسے اردو میں "سے"۔ "تک"۔ "پر"۔ "میں"، اور عربی میں مِنْ (سے)، عَلیٰ (پر)، فِيْ (میں)، اِلیٰ (تک)۔

نوٹ: اسم مسند بھی بنتا ہے اور مسند الیہ بھی، فعل صرف مسند بنتا ہے، مسند الیہ نہیں بن سکتا۔ اور حرف نہ مسند بن سکتا ہے اور نہ مسند الیہ[2]۔ اسی سے حرف کی علامتیں بھی معلوم ہو گئیں۔

---

(۱) تاے ساکنہ کے بعد جب تثنیہ کی ضمیر (الف) آجائے تو اس پر فتحہ آجاتا ہے جیسے قَالَتَا، قَامَتَا اور جب کوئی حرفِ ساکن آجائے تو اس پر کسرہ آجاتا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ، اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

(۲) یہ اس وقت ہے جب حرف سے حرف کا معنیٰ مراد ہو، اور جب اس سے حرف کا معنیٰ مراد نہ ہو بلکہ وہی لفظ مراد ہو تو اس وقت وہ مسند بھی بن سکتا ہے اور مسند الیہ بھی، کیوں کہ اس وقت وہ اسم معرفہ ہوتا ہے جیسے تَنْصِبُ "لَنْ" الـمُضَارِعَ، (لَنْ مضارع کو نصب دیتا ہے) "مِنْ" لِلتَّبْعِيضِ. (مِنْ تبعیض کے لیے ہے۔) حرفُ التبعيض "مِنْ" (حرف تبعیض مِنْ ہے) فعل بھی جب "اللفظ" کے معنی میں ہو تو مسند الیہ بن سکتا ہے جیسے: "ضَرَبَ" ثُلاثِيٌّ. "بَعْثَرَ" رُبَاعِيٌّ.

التَّمْرِيْنُ (۱)

درج ذیل جملوں میں اسم، فعل اور حرف کی نشان دہی کرو اور اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) سَافَرَ خالدٌ إلى مبارك فور.

(٢) رَكِبْتُ البَاخِرَةَ.

(٣) لَيْسَ الامتحانُ سَهْلًا.

(٤) القُرْآن يَهْدِيْ إِلَى الْحَقِّ

(٥) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ. [العنكبوت:٤٥]

التَّمْرِيْنُ (۲)

مندرجہ ذیل جملوں میں غور کرو اور اسم، فعل اور حرف کی تعیین کے ساتھ ان کی علامتیں بھی بتاؤ۔

(١) تَجَمَّلِيْ بالأَخْلاقِ الفَاضِلَةِ.

(٢) سَوفَ أَبْلُغُ غَايَتِيْ.

(٣) الأَمَانَةُ خُلُقٌ جَمِيْلٌ.

(٤) لَا تُخْلِفْ وَعْدَكَ.

(٥) إنَّ الـهَوَاءَ الطَّلْقَ مُفِيْدٌ.

(٦) مَنْ يُفْرِطْ فِي الأَكْلِ يَتْخَمْ.

(٧) قَدْ أَفْلَحَ الـمُؤْمِنُوْنَ.

(٨) لَنْ يَنْتَصِرَ الظَّالِمُ .

(٩) لَـمْ يُثْمِرِ الشَّجَرُ.

(١٠) وَضَعَتِ الخَادِمَةُ الأَطْبَاقَ عَلَى الـمَائِدَةِ.

الدرس الثاني

نکرہ، معرفہ اور اس کی قسمیں

اردو زبان کا ایک جملہ ہے ”محمود نے ایک مظلوم کی فریاد سنی“۔ اس مثال میں ”محمود“ ایک آدمی کا نام ہے جو خاص اور معیّن ہے، جب کہ ”ایک مظلوم“ خاص اور معیّن نہیں ہے۔ اس مثال سے سمجھ میں آ گیا کہ اسم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس سے کوئی معیّن اور خاص چیز سمجھی جاتی ہے اور دوسرا وہ جس سے کوئی عام اور غیر معیّن چیز سمجھ میں آتی ہے۔ پہلی قسم کو معرفہ اور دوسری کو نکرہ کہا جاتا ہے۔

نکرہ : وہ اسم ہے جو کسی عام اور غیر معیّن چیز کو بتائے۔ جیسے ضَيْفٌ (کوئی مہمان)، بَيْتٌ (کوئی گھر)، اِمرَأَةٌ (کوئی عورت)، کُتُبٌ (چند کتابیں، یا کچھ کتابیں)، وَلَدٌ (کوئی ایک لڑکا) وغیرہ۔

معرفہ : وہ اسم ہے جو کسی خاص اور معیّن چیز کو بتائے۔ جیسے حَامِدٌ (ایک خاص شخص کا نام)، مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام) هٰذا (یہ) ذٰلك (وہ) الرَّجُلُ (خاص آدمی) سَاكِنُ العِرَاقِ (عراق کا باشندہ) وغیرہ۔

فائدہ : اردو زبان میں نکرہ کا ترجمہ عام طور پر ”کوئی“، ”کوئی ایک“، ”ایک“، ”کچھ“ اور ”چند“ جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ نکرہ جمع ہو تو اس کا ترجمہ عموماً ”کچھ“ اور ”چند“ سے کیا جاتا ہے، جیسے قَلَمٌ ایک قلم یا کوئی قلم، ماءٌ کوئی پانی یا کچھ پانی، سمنٌ کوئی گھی یا کچھ گھی، کتبٌ کچھ کتابیں نِسْوَةٌ کچھ عورتیں یا چند عورتیں۔ جب کہ معرفہ کے ترجمہ میں لفظ ”خاص“، ”مخصوص“، ”معیّن“ وغیرہ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ خاص اور معیّن کا مفہوم ذہن میں ہوتا ہے اور بولنے والے کے ساتھ سننے والا بھی اسے سمجھتا ہے۔ جیسے ذهب الولد (لڑکا گیا۔) أَكَلَ الضَّيْفُ (مہمان نے کھایا۔)

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- عَلَم : وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، چیز، جگہ یا قبیلہ کا نام ہو۔ جیسے مُحَمّدٌ، الكعبةُ ، مكّةُ، المدينةُ ، الطائفُ ، الشَّامُ ، الهندُ ، قُرَيْشٌ۔

کنیت اور لقب عَلَم کی قسمیں ہیں۔ جیسے أبوهُريرةَ ، أُمُّ الفَضْلِ ، زينُ العابدينَ، الصِدِّيْقُ ، الفَارُوْقُ۔

۲- مُعَرَّف باللّام : وہ اسم ہے جس کے شروع میں "اَلْ" لگا کر اُسے معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے الإنسانُ ، القمرُ۔

"ال" کو حرفِ تعریف کہا جاتا ہے۔ اسے نکرہ پر داخل کر کے اسے معرفہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے وَلَدٌ سے الوَلَدُ ، كتابٌ سے الكتابُ۔ اسی لیے عَلَم یعنی نام پر یہ داخل نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ عَلَم خود ہی معرفہ ہوتا ہے، تو اُسے دوبارہ معرفہ بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ جن ناموں پر شروع ہی سے الف لام ہو اُسے باقی رکھا جاتا ہے، اور اب وہ تعریف کے لیے نہیں ہوتا بلکہ زائد ہوتا ہے۔ جیسے الحسنُ ، الحُسَيْنُ، المدينةُ، الشامُ ، العراقُ وغیرہ۔

ناموں پر الف لام زائد کا آنا سماعی ہے، لہٰذا جن ناموں پر عربوں سے اس کی زیادتی سنی گئی ہے انھیں ناموں کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے گا دوسرے ناموں پر اس کا اضافہ درست نہیں۔ اسی لیے المحمّدُ ، المحمودُ ، الزيدُ، العُمَرُ ، العثمانُ کہنا درست نہیں۔

الف لام اور تنوین ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی لیے جس اسم پر الف لام آجاتا ہے اس پر تنوین نہیں آتی۔

۳- ضمیر : وہ اسم ہے جو کسی متکلّم، مُخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا ذکر کسی بھی طرح پہلے ہو چکا ہو۔ متکلّم جیسے أَنا ، نَحْنُ ، مخاطب جیسے أَنْتَ ، أَنْتُمَا ، أَنْتُمْ ، غائب جیسے هُوَ ، هُمَا ، هُمْ وغیرہ۔

۴- اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی مخصوص اور متعیّن چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے هٰذا ، هٰذِه ، ذٰلِك ، تِلْكَ ، هٰؤ لاءِ ، أُولٰئِكَ وغیرہ۔

جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے ''مُشَار الیه'' کہتے ہیں۔

۵- اسم موصول :وہ اسم ہے جس کا مفہوم بعد میں آنے والے جملۂ خبریہ کے ملائے بغیر پورا نہ ہو۔ جیسے الَّذِي ، الَّتِي ، الَّذِيْنَ ، اللَّاتِي ، مَنْ ، مَا وغیرہ۔ اس کے بعد جو جملۂ خبریہ واقع ہوتا ہے اُسے ''صِلَہ'' کہتے ہیں۔

٦- مُنَادیٰ: وہ اسم ہے جس پر حرفِ ندا داخل ہو۔ جیسے يَا رَجُلُ ، يَا صَدِيْقُ۔

حروفِ ندا پانچ ہیں۔ (۱) يَا (۲) أَيَا (۳) هَيَا (٤) أَيْ (٥) همزۂ مفتوحه۔

خیال رہے کہ جب کسی غیر معیّن کو پکارا جاتا ہے تو اس صورت میں مُنادی معرفہ نہیں ہوتا، نکرہ ہی رہتا ہے۔ جیسے يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی آدمی! میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

۷- مُضَاف الی المعرفة :یعنی وہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ یہ اسم بھی معرفہ ہو جاتا ہے لیکن نکرہ کی طرف مضاف ہونے والا اسم، نکرہ ہی رہتا ہے، معرفہ نہیں ہوتا۔

خیال رہے کہ معرفہ کی پہلی پانچ قسموں کی طرف کسی بھی اسم کو مضاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چھٹی قسم (مُنادی) کی طرف کسی اسم کی اضافت نہیں ہو سکتی۔

مثالیں: رسولُ اللهِ (اللہ کا رسول) ، قَلَمُ الأُستاذِ (استاذ کا قلم) فَرَسِيْ (میرا گھوڑا) تِلْمِيْذُ هٰذا الأستاذِ (اس استاذ کا شاگرد) بيتُ الّذي ذَهَبَ (اس کا گھر جو چلا گیا)۔

التَّمْرِيْنُ (٣)

مندرجہ ذیل اسماءمیں معرفہ اور نکرہ کے درمیان تمیز کرو اور اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْبَابُ	(٨) النَّافِذَةُ	(١٥) هَزِيْلٌ
(٢) ضَعِيْفٌ	(٩) قَاعَةٌ	(١٦) اَلدِّيْكُ
(٣) سُعْدىٰ	(١٠) أُذُنٌ	(١٧) اَلْعَيْنُ
(٤) اَلْحَلِيْبُ	(١١) اَلسَّاعَةُ	(١٨) اَلسَّبُّوْرَةُ
(٥) اَلْمِرْسَمُ	(١٢) مِنْضَدَةٌ	(١٩) اَلْغُرْفَةُ
(٦) سَلْمىٰ	(١٣) اَلْكُرَّاسَةُ	(٢٠) مِحْفَظَةٌ
(٧) اَلْبِرْكَةُ	(١٤) بَرَّايَةٌ	(٢١) الجَوَّالُ

التَّمْرِيْنُ (٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ایک دوست	(۸) کچھ روشنائی	(۱۵) کوئی درس گاہ
(۲) کچھ برتن	(۹) ڈاکیہ	(۱۶) کوئی ایک مرغی
(۳) انگلی	(۱۰) ایک اخبار	(۱۷) چند کپڑے
(۴) اسباق	(۱۱) ٹکٹ	(۱۸) ریل گاڑی
(۵) لائبریری	(۱۲) چند ٹوپیاں	(۱۹) کچھ گھوڑے
(۶) پرندہ	(۱۳) پارک	(۲۰) میز
(۷) کچھ درخت	(۱۴) ایک چٹائی	(۲۱) ٹیلی فون

الدرس الثالث

مرّکب اور اس کی قسمیں

آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ انسان کے منھ سے نکلنے والی آواز کو "لفظ" کہتے ہیں، یہ کبھی ایک ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ۔ پہلی قسم کو مفرد اور کلمہ کہتے ہیں اور دوسری قسم کو مرکب۔

مرّکب: دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرّکب کہتے ہیں۔

مرکب کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) مرّکب تام (۲) مرّکب ناقص۔

مرّکب تام: اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے کوئی پوری بات سمجھ میں آئے۔ یعنی جب کہنے والا کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر، یا حکم یا کوئی خواہش معلوم ہو۔ جیسے طُلَّابُ المعهدِ مُؤَدَّبُوْنَ (ادارہ کے طلبہ باادب ہیں)، سَلِّمْ عَلٰی أَبِيْكَ (اپنے والد کو سلام کر) لَا تَمْشِ فِي الاَرْضِ مَرَحًا (زمین پر اتراتے ہوئے مت چل)۔

اس کو جملہ، جملۂ مفیدہ، کلام، مرکبِ مفید اور مرکبِ اسنادی بھی کہتے ہیں۔

مرّکب ناقص: اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے قِبْلَةُ المسلمينَ (مسلمانوں کا قبلہ)، الوَردَةُ المُفَتَّحَةُ (کھلا ہوا گلاب) سَبْعَةَ عَشَر (سترہ) بَعْلَبَكُّ (ایک شہر کا نام)۔ اس کو مرکب غیر تام اور مرّکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔

مرکب ناقص کی پانچ قسمیں ہیں:

۱-مرکب توصیفی -۲-مرکب اضافی -۳-مرکب منعِ صرف -۴-مرکب بنائی -۵-مرکبِ صوتی۔

(۱) مرّکب توصیفی: موصوف اور صفت کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جیسے

كِتَابٌ قَيِّمٌ (ایک گراں قدر کتاب)۔

(۲) مرکّب اضافی: جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے مِصباحُ الحجرةِ (کمرے کا چراغ)۔

(۳) مرکّب منع صرف: وہ ہے کہ دو اسموں کو ملا کر اس طرح ایک کر لیا گیا ہو کہ دونوں کے درمیان کوئی حرفِ عطف مقدّر نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكُّ۔ یہ "بَعْل" اور "بَكّ" سے مل کر بنایا گیا ہے۔ بَعْل: ایک بت کا نام ہے حضرت الیاس علیہ السلام کی قوم اس کی پوجا کرتی تھی۔ قرآنِ کریم میں اسی کے بارے میں آیا ہے: اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ۔ [الصّٰفّٰت: ۱۲۵][1] اور "بَكّ" ایک بادشاہ کا نام ہے جو اس بت کا پجاری تھا۔

اس کا پہلا جُز فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرے جز پر غیر منصرف کا اعراب آتا ہے۔

(۴) مرکّب بنائی: وہ ہے کہ دو اسموں کو ملا کر ایک بنا لیا گیا ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حرفِ عطف مقدّر ہو۔ جیسے ثَلاثَةَ عَشَرَ (تیرہ) یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ وَّ عَشَرٌ تھا۔، پھر دونوں کو ملا کر ایک بنا لیا گیا۔ صَبَاحَ مَسَاءَ (صبح و شام)، لیلَ نَهَارَ (شب و روز)۔ یہ اصل میں صَبَاحًا وَّ مَسَاءً اور لَيْلًا وَّ نَهَارًا تھا۔

اس کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں یعنی ان پر ہمیشہ فتحہ آتا ہے۔

نوٹ: عربی زبان میں أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ (گیارہ سے انیس) تک گنتیاں مرکبِ بنائی ہیں۔ مگر اس حکم میں اِثْنَا عَشَرَ (بارہ) شامل نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کا پہلا جُز معرب ہوتا ہے جو عامل کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔ اور دوسرا جز فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔[2]

---

(۱) ترجمہ: کیا بعل کو پوجتے ہو اور سب سے اچھے پیدا کرنے والے کو چھوڑتے ہو۔

(۲) گیارہ سے انّیس تک عربی گنتیاں یہ ہیں: اَحَدَ عَشَرَ ، اِثْنَا عَشَرَ ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ ، اَرْبَعَةَ عَشَرَ، خَمْسَةَ عَشَرَ ، سِتَّةَ عَشَرَ ، سَبْعَةَ عَشَرَ ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ ۔

(۵) مرکّب صوتی : وہ ہے جس کا آخری جز کلمۂ صوت ہو۔ جیسے سِيْبَوَيْهِ۔

اس کا پہلا جُز ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جز کسرہ پر۔ یعنی پہلے جز پر ہمیشہ زبر آتا ہے، اور دوسرے جز پر ہمیشہ زیر آتا ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٥)

نیچے لکھے ہوئے الفاظ میں مرکب تام اور مرکب ناقص کی تعیین کرو۔

(١) حُرِّيَةُ الْعَقِيْدَةِ
(٢) هٰؤُلَاءِ الْمَسَاكِيْنُ
(٣) اَلْحِصَانُ الْجَامِحُ
(٤) مَا بَرِحَ الْمَرِيْضُ
(٥) اَلْمَاءُ الْكَدِرُ
(٦) طَلَبُ الْعِلْمِ
(٧) لَيْسَ الإِنْسَانُ
(٨) مِصباحُ الكهرباءِ
(٩) لَنْ يَعْدُوَ الْحِصَانُ
(١٠) اَلْجَوُّ قَدِ اعْتَدَلَ
(١١) اَلْمَاءُ الْعَذْبُ
(١٢) اَلنُّوْرُ ضَئِيْلٌ
(١٣) نَجَحَ الْمُجْتَهِدُوْنَ
(١٤) ثَارَ الْغُبَارُ
(١٥) اَلسُّوْقُ مُزْدَحِمَةٌ
(١٦) هذه مدرسةٌ ثانويةٌ
(١٧) مَعَ صَدِيْقِيْ
(١٨) التَّاجِرُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ
(١٩) إنّ الإنسانَ
(٢٠) فَرَّ الْجَانِيْ

التَّمْرِيْنُ (٦)

درج ذیل مثالوں کے خط کشیدہ الفاظ میں مرکب ناقص کی قسموں کی تعیین کرو اور ترجمہ کرو۔

(١) بَعْلَبَكُّ بلدةٌ طيّبَةٌ
(٢) زُرْنِيْ صَبَاحَ مَسَاءَ

(۳) هٰذا خَاتَمُ فِضَّةٍ
(٤) سَافَرْتُ إِلى حَضْرَمَوْتَ
(٥) سَارَ القِطَارُ لَيْلَ نَهَار
(٦) أكلتُ الْفَاكِهَةَ النَّاضِجَةَ
(۷) رَأيتُ سِتَّةَ عَشَرَ طالِبًا
(۸) قرأتُ كتابَ سِيْبَوَيْهِ
(۹) فَازَ التِّلْمِيْذُ المجتهدُ
(۱۰) سكنتُ بيتَ لَحْمَ
(۱۱) أحْسَنْتُ إلى أَحَدَ عَشَرَ أَسِيْرًا
(۱۲) كتابُ التِّلْمِيْذِ جديدٌ
(۱۳) حِذَاءُ خالدٍ ثمينٌ
(١٤) بُخْتَ نَصَّرَ من الـمُلُوْكِ الظّالِمِيْنَ.

الدرس الرابع

مذکّر اور مؤنّث

اسم کی دوقسمیں ہیں: (۱) **مذکّر**: جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے الرَّجُلُ، أَسَدٌ ، كِتَابٌ۔(۲) **مؤنّث**: جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے۔جیسے اِمْرَأَةٌ، نَاقَةٌ ، حَمْرَاءُ ، حُبْلٰى۔

مذکّر اور مؤنّث میں سے ہر ایک کی دوقسمیں ہیں: (۱) حقیقی (۲) مجازی۔

مذکّر حقیقی: وہ ہے جس کے مقابل میں اُسی کی جنس سے کوئی مادہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) کہ اس کے مقابل میں امرأةٌ (عورت) ہے۔ اور جَمَلٌ (اونٹ) کہ اس کے مقابل میں نَاقَةٌ (اونٹنی) ہے۔

مذکّر مجازی: وہ اسم ہے جس کے مقابل میں کوئی مادہ نہ ہو۔ جیسے كِتَابٌ، بَيْتٌ۔

مؤنث حقیقی: وہ اسم ہے جو انسانوں یا جانوروں میں سے کسی مادہ کو بتائے۔ جیسے امْرَأَةٌ (عورت) ، نَاقَةٌ (اونٹنی)، اَتَانٌ (گدھی)۔

مؤنث مجازی: وہ اسم ہے جس کے ساتھ انسانوں یا جانوروں کی مادہ کے اسما جیسا معاملہ کیا جائے، جب کہ وہ ان میں سے نہ ہو۔ جیسے شمسٌ ، دَارٌ ، عَيْنٌ، خَيْمَةٌ۔

پھر دوسرے اعتبار سے مؤنّث کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظی (۲) معنوی

مؤنث لفظی: وہ ہے جس کے ساتھ علامتِ تانیث لگی ہوئی ہو، چاہے وہ کسی مؤنّث (مادہ) کو بتائے، جیسے فاطمةُ، خَدِيْجَةُ یا مذکر کو بتائے۔ جیسے طَلْحَةُ ، حَمْزَةُ، زَكَرِيَّاءُ، بُهْمَةٌ (بہادر مرد)۔ یا ان میں سے کسی کو نہ بتائے جیسے: ظُلْمَةٌ، قُوَّةٌ۔

مؤنث معنوی: وہ ہے جس کے ساتھ علامتِ تانیث نہ لگی ہو اور وہ کسی حقیقی یا مجازی مؤنّث (مادہ) کو بتائے۔ جیسے هِنْدٌ ، زَيْنَبُ ، دَارٌ۔

تانیث کی علامتیں تین ہیں: (۱) گول تا (ة) جو ٹھہرنے کے وقت "ہ" سے بدل جاتی ہے۔ جیسے عَالِمَةٌ، محمودةٌ (۲) الفِ مقصورہ۔ جیسے سَلْمیٰ، عُظْمیٰ (۳) الفِ ممدودہ۔ جیسے زَهْرَاءُ، حَسْنَاءُ۔

(۱) قیاسی طور پر تاے تانیث صرف اسم صفت کے ساتھ آتی ہے اور مذکر و مؤنث کے درمیان فرق کرتی ہے۔ جیسے بَائِعٌ و بَائِعَةٌ، عَالِمٌ و عَالِمَةٌ، محمودٌ و محمودةٌ۔ اور اسم ذات کے ساتھ اس کا آنا سَماعی ہے۔ لہٰذا یہ انھیں اسماے ذات کے ساتھ لگے گی جن کے ساتھ عربوں نے لگا کر استعمال کیا ہے۔ جیسے تمرٌ و تمرةٌ، غُلَامٌ و غلامةٌ، حِمَارٌ و حِمَارةٌ، فَتًى و فَتَاةٌ، ظَبْيٌ و ظَبْيَةٌ، نَمِرٌ و نَمِرَةٌ ـــــ ورنہ اسم ذات کے لیے عموماً دوسرے مادّے سے کوئی اسم مونّث وضع کیا گیا ہے۔ جیسے جَمَلٌ کے لیے نَاقَةٌ اور اَسَدٌ کے لیے لَبُؤَةٌ (شیرنی)۔ یا وہ اسم ذات مذکر اور مؤنّث دونوں کے لیے بولا جاتا ہے اور فرق کرنا ہوتا ہے تو اضافت کے ذریعہ اس طرح کرتے ہیں: نَمْلَةُ ذَكَرٍ (چیونٹا) نَمْلَةُ أنثیٰ (چیونٹی)، فَرسُ ذَكَرٍ (گھوڑا) فرسُ أنْثیٰ (گھوڑی)۔

(۲) مخلوقات میں واحد اور جنس کے درمیان فرق کرنے کے لیے زیادہ تر "تا" کا اضافہ ہوتا ہے۔ جیسے ثَمَرٌ و ثَمَرَةٌ، تَمرٌ و تمرَةٌ، نَخْلٌ و نَخْلَةٌ، شَجَرٌ و شَجَرَةٌ۔ جس کے ساتھ "تا" لگی ہوئی ہے وہ واحد ہے اور جو "تا" سے خالی ہے وہ اسم جنس ہے۔ اور مصنوعات میں دونوں کے درمیان فرق کرنے کے لیے یہ کم آتی ہے۔ جیسے جَرٌّ و جَرَّةٌ، لَبِنٌ و لَبِنَةٌ، سَفِيْنٌ و سَفِيْنَةٌ۔

(۳) یہ تا کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے۔ جیسے عَلَّامَةٌ، فَهَّامَةٌ، رَحَّالَةٌ (سیّاح)، دَاعِيَةٌ (مُبلغ)، رَاوِيَةٌ (بہت روایت کرنے والا)، نَسَّابَةٌ۔ (علمِ انساب کا ماہر) لیکن یہ تاے مبالغہ اللہ تعالیٰ کے اسماے صفات پر داخل نہیں ہوتی۔ اسی لیے اُسے عَلَّام کہتے ہیں، عَلَّامَةٌ نہیں کہتے۔

④ مؤنّث معنوی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(أ) عورتوں کے نام۔ جیسے زینبُ ، هندٌ ، سُعَادُ ، مَرْیَمُ وغیرہ۔

(ب) وہ اَسما جو عورتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ جیسے اُمٌّ ، بِنْتٌ ، اُخْتٌ۔

(ج) ملکوں، شہروں، قبیلوں اور جماعتوں کے نام۔ جیسے الشامُ ، مِصْرُ ، الهندُ ، دهلی ، حیدرآباد ، لکنؤ ، قریش ، هُذَیْل۔

(د) جسم کے وہ اعضا جو جوڑے جوڑے ہوں۔ جیسے عَیْنٌ ، رِجْلٌ ، أُذُنٌ ، یَدٌ۔

لیکن اِس قسمِ اخیر کا حکم، کلّی نہیں، بلکہ اکثری ہے، کیوں کہ اس میں درج ذیل اَسما، جفت ہونے کے باوجود مذکّر ہی استعمال ہوتے ہیں: الصُّدْغُ ، المِرْفَقُ، الحَاجِبُ، الخَدُّ ، اللَّحْیُ۔

(ہ) ہواؤں کے نام۔ جیسے صَبَا ، قَبُول ، دَبُور ، جَنُوب ، شَمال، هَیْف، حَرُور ، سَمُوم ، صَرْصَر وغیرہ۔

ان کے علاوہ کچھ اور اَسمائے مؤنث ہیں جو مذکورہ ضابطوں کے تحت نہیں آتے، انھیں ائمۂ لغت نے جمع کیا ہے۔ اس مختصر سی کتاب میں سب کا احاطہ دشوار ہے۔ بعض یہ ہیں:

اَرْضٌ، اَرْنَب، أَفْعَیٰ، بِئْرٌ، جَحِیْم، جَهَنَّم، سَقَر، حَرْب، دَار، رَحیٰ، شمس ، عُروض ، عصا ، فَأس ، فُلْك ، قَوْس ، كَأْس، نَار ، نَعْل وغیرہ۔[1]

---

(۱) اس سلسلے میں مزید تفصیل دیکھنا ہو تو میری کتاب ''تمرین الإنشاء'' حصّہ اول کا مطالعہ کیجیے۔

الدرس الخامس

واحد، تثنیہ، جمع

واحد : ایک کو کہتے ہیں جیسے کِتَابٌ ، کُرَّاسَةٌ۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو ایک طرح کی دو چیزوں کو بتائے اور اس کے آخر میں الف اور نون مکسور، یا یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہو۔ جیسے قَلَمٌ سے قَلَمَانِ ، قَلَمَيْنِ اور طِفْلٌ سے طِفْلَانِ، طِفْلَيْنِ ۔

اگر تثنیہ مرفوع ہو تو اس کے آخر میں الف و نون مکسور لگایا جاتا ہے اور اگر منصوب یا مجرور ہو تو یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور آتا ہے۔

خیال رہے کہ تثنیہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کا نون گِر جاتا ہے اور مضاف الیہ ہونے کے وقت باقی رہتا ہے۔ جیسے قَائِدَا السَّيَّارَتَيْنِ (دو موٹر گاڑیوں کے دو ڈرائیور)۔ قَاطِرَتَا القِطَارَيْنِ (دو ٹرینوں کے دو انجن)۔

جمع: وہ اسم ہے جو تین یا تین سے زیادہ کو بتائے اس بنا پر کہ اس کے واحد کے وزن میں کوئی تبدیلی کر دی گئی ہو، جیسے رِجَالٌ ، کُتُبٌ ، عُلَمَاء ، یا اس کے آخر میں کچھ مخصوص حروف کا اضافہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے کَاتِبُوْنَ ، کَاتِبِيْنَ ، کاتِباتٌ۔

جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مُکَسَّر (۲) جمع سَالِم۔

جمع مکسّر : وہ جمع ہے جس کے واحد میں جمع بناتے وقت کوئی تبدیلی کر دی گئی ہو، (بلفظ دیگر) جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہا ہو۔ جیسے قَلَم کی جمع أَقْلَام ، رَسُوْل کی جمع رُسُل ۔ اس کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

اس تبدیلی کی تین صورتیں ہیں:

(۱) واحد کے حروف میں کچھ اضافہ کر کے ۔ جیسے سَهْمٌ کی جمع سِهَامٌ،

قَلبٌ کی جمع قُلُوْبٌ، کَلْبٌ کی جمع کِلَابٌ ، مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِيْحُ ۔

(۲) واحد کے حروف میں کچھ کمی کرکے۔ جیسے سِدْرَة کی جمع سِدْرٌ ، تُخْمَةٌ کی جمع تُخَمٌ ، رَسُوْلٌ کی جمع رُسُلٌ۔

(۳) واحد کے حروف میں کمی بیشی نہ ہو، صرف حرکات میں تبدیلی ہو۔ جیسے أَسَدٌ کی جمع أُسْدٌ۔

جمع مکسّر کے کچھ اوزان یہ ہیں:

(۱) أَفْعَال۔ جیسے طِفْلٌ کی جمع أَطْفَالٌ ، نَبَأٌ کی جمع أَنْبَاءٌ، ثَوْبٌ سے أَثْوَابٌ ۔(۲) أَفْعُلٌ۔ جیسے نَهَرٌ سے أَنْهُرٌ ، بَحْرٌ سے أَبْحُرٌ۔ (۳) أَفْعِلَةٌ: جیسے رَغِيْفٌ سے أَرْغِفَةٌ، عَمُوْدٌ سے أَعْمِدَة ، طَعَام سے أَطْعِمَةٌ۔(۴) فِعْلَة : جیسے فَتیٰ سے فِتْيَة ، شَيْخٌ سے شِيْخَةٌ ، صَبِيّ سے صِبْيَة —— یہ چاروں جمع قلّت [۱] کے وزن ہیں۔ ان کے علاوہ جمع تکسیر کے باقی اوزان بھی جمع کثرت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

جمع سَالم : وہ ہے جس کے واحد کا وزن سلامت ہو۔ جیسے عَالِم کی جمع عَالِمُوْنَ اور عَالِمَةٌ کی جمع عَالِمَاتٌ۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنّث سالم۔

جمع مذکر سَالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نونِ مفتوح یا "یا" ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح لگے ہوئے ہوں —— واو ماقبل مضموم حالتِ رفعی میں آتا ہے اور "یا" ماقبل مکسور حالتِ نصبی اور جرّی میں۔ جیسے جَاءَنِيْ عَالِمُوْنَ ، رَأَيْتُ عَالِمِيْنَ ، مَرَرْتُ بِعَالِمِيْنَ۔

---

(۱) معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں، جمع قلّت، جمع کثرت —— **جمع قلّت**: وہ ہے جو تین سے دس تک کے لیے بولی جائے۔ اور **جمع کثرت** کی دو تعریفیں کی جاتی ہیں: (۱) وہ جمع ہے جو تین سے شروع ہو کر الی غیر النہایہ کے لیے استعمال ہو۔ (۲) جو دس سے لے کر الی غیر النہایہ کے لیے استعمال ہو۔

جمع مذکر سالم صرف مذکر عاقل کے ناموں اور صفات کے لیے آتی ہے۔
—— عَلَم کی جمع سالم کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ تاے تانیث اور ترکیب سے خالی ہو۔
جیسے مُحَمَّدٌ سے محمّدُوْنَ، أحْمَدُ سے أَحْمَدُوْنَ ، سَعِيْدٌ سے سَعِيْدُوْنَ۔
اور صفت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ تاے تانیث کی صلاحیت رکھتی ہو مگر اس سے خالی ہو۔ یا اسم تفضیل ہو۔ جیسے عَالِمٌ کی جمع عَالِمُوْنَ ، كَاتِبٌ کی جمع كَاتِبُوْنَ۔ أَفْضَلُ کی جمع أَفْضَلُوْنَ ، أَكْمَلُ کی جمع أَكْمَلُوْنَ۔ پہلی دونوں مثالیں ایسی صفت کی ہیں جو تاے تانیث کی صلاحیت رکھتی ہیں، کیوں کہ ان کی مؤنث عَالِمَةٌ اور كَاتِبَةٌ آتی ہے، مگر اس کے باوجود یہ دونوں (مذکر) "تا" سے خالی ہیں۔ اور آخری دونوں مثالیں اسم تفضیل کی ہیں۔
اور جن اسما و صفات میں مذکورہ بالا شرطیں نہ پائی جائیں ان کی جمع اس طرح نہیں آتی۔

فائدہ : جمع مذکر سالم جب مُضاف ہو تو اس کا نون گر جاتا ہے۔ جیسے مُسْلِمُو مِصْرَ (مصر کے مسلمان)۔

جمع مؤنّث سَالم: وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاے مطوّلہ کی زیادتی ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ ، ثَمَرَاتٌ ، شَجرَاتٌ وغیرہ۔[1]

(۱) جن اسما کی جمع قیاسی طور پر الف و تا کے ساتھ آتی ہے وہ نو قسموں میں منحصر ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی الفاظ ہیں جن کی جمع سماعی طور پر الف و تا کے ساتھ آتی ہے، ان کی تفصیل "تمرین الانشاء" حصۂ اول میں مذکور ہے۔

الدرس السادس

مرکب توصیفی

تم گزشتہ سبق میں پڑھ چکے ہو کہ مرکبِ توصیفی اس مرکبِ ناقص کو کہتے ہیں جو موصوف اور صفت سے مل کر بنا ہو۔ جیسے النَّجْمُ اللّامِعُ (روشن تارہ)، الماءُ العَذْبُ (میٹھا پانی)۔ ان مثالوں میں النجمُ اور الماءُ موصوف ہیں، اور اللّامِعُ اور العَذبُ صفت۔ موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

اس کے تعلّق سے چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

① اردو زبان میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے جیسے "روشن ستارہ"۔ اس میں "روشن" صفت اور "ستارہ" موصوف ہے۔ جب کہ عربی اور فارسی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اس لیے اردو زبان کے مرکب توصیفی کے عربی ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب الٹ جاتی ہے، مثلاً روشن ستارہ کا عربی ترجمہ "النجمُ اللامِعُ" ہے۔

② عربی زبان میں موصوف ہمیشہ اسم ظاہر بلکہ اسم ذات ہوتا ہے اور صفت عموماً اسم مشتق ہوتی ہے۔

ضمیروں کے علاوہ تمام اَسما، اسم ظاہر ہیں۔ اور اسم ذات سے مراد وہ اسم ہے جو صرف کسی ذات کو بتائے اس سے اس کی کوئی صفت سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے خالدٌ ، بَكْرٌ، الرَّجلُ ، الدّارُ ، الشّاة، کیوں کہ ان سے صرف ایک ذات سمجھ میں آتی ہے، کوئی صفت سمجھ میں نہیں آتی۔

اسم مشتق سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ ہیں۔ صفت عموماً انھیں کو بنایا جاتا ہے۔

③ ضمیر، نہ موصوف بنتی ہے، نہ صفت۔ البتہ اسم اشارہ کبھی موصوف بنتا ہے اور کبھی صفت۔ صفت کی مثال گزر چکی۔ موصوف بننے کی مثال: فَازَ هٰذا التلميذُ۔ (یہ طالب علم کامیاب ہوا)۔

④ عَلَم صرف موصوف بنتا ہے، صفت نہیں بنتا۔ اور اس کی صفت چار چیزیں بنتی ہیں:

۱- معرّف باللام، جیسے جَاءَ خليلٌ المجتهِدُ۔ ۲-وہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نَجَحَ عَلِيٌّ صَدِيْقُ خالدٍ۔ ۳-اسم اِشارہ۔ جیسے أُكْرِمُ خالِدًا هٰذا۔ ۴-وہ اسم موصول جس کے شروع میں الف لام ہو۔ جیسے فَرِحَ عَلِيٌّ الّذِي اجْتَهَدَ۔

اور جو اسم کسی عَلَم کی طرف مضاف ہو اس کی صفت بھی انھیں چار چیزوں میں سے کوئی ایک بنتی ہے۔

⑤ اسم اشارہ کی صفت اسم معرّف باللام بنتا ہے۔ جیسے تَعَلَّمَ هٰذا الوَلَدُ۔

⑥ لفظ "أيٌّ" کی صفت کبھی معرّف باللام ہوتی ہے جیسے يَاأَيُّهَا الإِنْسانُ، اور کبھی اسم اشارہ جیسے يَاأَيُّهٰذَا الرجُلُ۔

⑦ جب موصوف ایک سے زیادہ ہوں، چاہے وہ عطف کے طریقے پر لائے گئے ہوں یا تثنیہ وجمع کے صیغوں کے ساتھ۔ اگر ان کی صفات ایک ہی ہوں تو وہ تثنیہ یا جمع کے صیغہ کے ساتھ لائی جائیں گی، عطف کے طریقے پر لانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جیسے جَاءَ عَلِيٌّ و خالِدٌ الشَّاعِرَانِ، اشتَهَرَ عَلِيٌّ و خالدٌ و سعيدٌ الشُعَرَاءُ. ذَهَبَ الرجلانِ الفاضِلانِ، خَطَبَ الرجالُ الفضلاءُ۔

اور اگر ان کی صفتیں مختلف ہوں تو انھیں عطف کے طریقے پر لانا ضروری ہوگا۔ جیسے جَاءَنِيْ رَجُلانِ كاتبٌ و شاعِرٌ ، لَقِيَنِيْ رِجَالٌ كاتبٌ و شَاعِرٌ و فقيهٌ۔

⑧ موصوف اور صفت کے درمیان دس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔ جن میں سے چار چیزیں ہر موصوف اور صفت میں بیک وقت پائی جاتی ہیں جیسا کہ نیچے

دیے ہوئے نقشے سے ظاہر ہے:

۱	۲	۳	۴
(اعراب) ۱ ۲ ۳ رفع - نصب - جر	۴ ۵ ۶ واحد - تثنیہ - جمع	۷ ۸ تعریف - تنکیر	۹ ۱۰ تذکیر - تانیث

ہر کالم سے ایک چیز کا پایا جانا ضروری ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۷)

تعریف وتنکیر میں موصوف وصفت کی مطابقت

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْفَلَّاحُ التَّعْبَانُ
(٢) اَلْمُجْتَمَعُ الْمُتَعَاوِنُ
(٣) اَلْاِجْتِهَادُ الْمُتَوَاصِلُ
(٤) تِلْمِيْذٌ نَشِيْطٌ
(٥) اَلثَّعْلَبُ الْمَكَّارُ
(٦) القَانُوْنُ الدُّوَلِيُّ
(٧) صَوْتٌ جَهْوَرِيٌّ
(٨) اَلْمُسْتَوَى الْعَالَمِيُّ
(٩) اَلْجَمَالُ الطَّبِيْعِيُّ
(١٠) سَحَابٌ كَثِيْفٌ
(١١) اَلسِّكِّيْنُ الْحَادُّ
(١٢) اللَّوْنُ الزَّاهِرُ
(١٣) عَلَمٌ أَخْضَرُ
(١٤) اَلشَّارِعُ الرَّئِيْسِيُّ
(١٥) لَيْمُوْنٌ حَامِضٌ
(١٦) التُّفَّاحُ الْحُلْوُ
(١٧) قَلَمٌ أَسْوَدُ
(١٨) عِقْدٌ ثَمِيْنٌ
(١٩) قَفَصٌ صَغِيْرٌ
(٢٠) دَرْسٌ صَعْبٌ

التَّمْرِيْنُ (۸)

مندرجہ ذیل الفاظ سے مرکبِ توصیفی بناؤ۔

(١) اَلْهَاتِفُ
(٢) جَامُوْسٌ
(٣) اَلْجَوَّالُ
(٤) طَائِرٌ
(٥) اَلْفِرَاشُ
(٦) صَغِيْرٌ

(٧) الدُّوَلِيُّ (١٢) سِكِّيْنٌ (١٧) الرِّدَاءُ
(٨) حَادٌّ (١٣) قِطَارٌ (١٨) بَطِيءٌ
(٩) الـمُتَوَاصِلُ (١٤) اَلْجُهْدُ (١٩) سَرِيْعٌ
(١٠) الخَشِنُ (١٥) حَلُوْبٌ (٢٠) النَّاعِمُ
(١١) فَرَسٌ (١٦) اَلْـمَعْرِضُ

التَّمْرِيْنُ (٩)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کچھ میٹھا پانی
(۲) دبلا کتّا
(۳) الکٹرانک نظام
(۴) ایک ذمہ دار ملازم
(۵) کالا سُرمہ
(۶) کوئی مذہبی پیشوا
(۷) خوں ریز لڑائی
(۸) سربستہ راز
(۹) پرانا قلم
(۱۰) ایک بہتا ہوا دریا
(۱۱) ایک فرقہ وارانہ فساد
(۱۲) دبیز پردہ
(۱۳) کوئی روشن ستارہ
(۱۴) مدّھم روشنی
(۱۵) کوئی شان دار محل
(۱۶) کشادہ سڑک
(۱۷) ایک وفادار شہری
(۱۸) کوئی دھڑکتا ہوا دل
(۱۹) تازہ ٹماٹر
(۲۰) ایک راست باز تاجر

التَّمْرِيْنُ (١٠)

(تذکیر و تانیث میں موصوف وصفت کی مطابقت)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْـخَطِيْبُ الْـمُرْتَجِلُ (٣) اَلْعَامُ الدِّرَاسِيُّ
(٢) اَلْعَصِيْرُ الْـمُثَلَّجُ (٤) مُسْتَقْبَلٌ مُشْرِقٌ

(٥) اَلْحَضَارَةُ الْمِصْرِيَّةُ
(٦) ثَقَافَةٌ عَرِيقَةٌ
(٧) طَرِيْقٌ مُزْدَحِمٌ
(٨) جَرِيْمَةٌ بَشِعَةٌ
(٩) سَعِيْدٌ الْمُؤَدَّبُ
(١٠) اَلْحَيَاةُ الرَّغْدَةُ
(١١) رِحْلَةٌ مَدْرَسِيَّةٌ
(١٢) دَوْلَةٌ مُتَحَضِّرَةٌ
(١٣) اَلْحِيْلَةُ الْمُدَبَّرَةُ
(١٤) سَرِقَةٌ عَلَنِيةٌ
(١٥) نَظْرَةٌ ثَاقِبَةٌ
(١٦) اَلدَّعْوَةُ الْعَالَمِيَّةُ
(١٧) نُزْهَةٌ مُمَتِّعَةٌ
(١٨) لَافِتَةٌ إِرْشَادِيَّةٌ
(١٩) اَلْأُمَّةُ الْإِسْلَامِيَةُ
(٢٠) اَلْمُجْتَمَعُ الْإِنْسَانِيُّ

التَّمْرِيْنُ (١١)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ایک سفید گلاب
(۲) ٹوٹی ہوئی کھڑکی
(۳) ایک پکا ہوا سیب
(۴) رنگین تصویر
(۵) موٹی مرغی
(۶) وفادار دوست
(۷) سبز پرچم
(۸) ایک گہری ندی
(۹) محنتی طالبہ
(۱۰) ایک بھوکا کتّا
(۱۱) تنگ سڑک
(۱۲) ایک ہائر سکنڈری اسکول
(۱۳) مہربان استاذ
(۱۴) کوئی سستی کتاب
(۱۵) ایک چُست لڑکا
(۱۶) خوش مزاج شوہر
(۱۷) ایک مفید سبق
(۱۸) ایک ملی ادارہ
(۱۹) کوئی سیاسی لٹریچر
(۲۰) فحش تصویر

التَّمْرِيْنُ (١٢)

مناسب موصوف یا صفت لاکر خالی جگہیں پُر کرو۔

(١) ...... حَزِينَـــةٌ	(١٦) ...... العَـــذْبُ
(٢) العلاقـــة	(١٧) الحِيْلَـــةُ ......
(٣) ......زاهـــر	(١٨) ...... الـــمُلَوَّنَةُ
(٤) قصّـــة	(١٩) ......يَوْمِيَّـــةٌ
(٥) ......الشَّـــهِيُّ	(٢٠) الفـــارُ ....
(٦) ...... مُقْمِـــرَةٌ	(٢١) مدرســـة ......
(٧) ...... الْعَلِيْـــلُ	(٢٢) ...... السَّمِيْنَـةُ
(٨) التلميـــذُ	(٢٣) مُهِمَّـــة ......
(٩) ...... شـــهريّةٌ	(٢٤) ...... الخَرْقَـــاء
(١٠) القِطَّـــةُ	(٢٥) الحديقـــة ......
(١١) اللـــون	(٢٦) ...... نَشـــيطٌ
(١٢) ..... الناضـجة	(٢٧) نزهـــةٌ ......
(١٣) ...... النَّـزِيْـهُ	(٢٨) الـمَحْكَمَةُ ......
(١٤) ...... الصَّـــافِيَةُ	(٢٩) فتـــاةٌ ......
(١٥) الشجرة	(٣٠) .... ثـانـويـة

التَّمْرِيْنُ (١٣)

(تثنیہ اور جمع میں میں موصوف وصفت کی مطابقت)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْـمُهَنْدِسُوْنَ الْبَارِعُوْنَ (٣) أسْرةٌ هَانِئَةٌ

(٢) اَلْأَسْـمَاءُ الْـحُسْنىٰ (٤) الـمَنَاطِقُ الْـمُزْدَحِمَةُ

(٥) سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ
(٦) أَكْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ
(٧) عَيْنٌ جَارِيَةٌ
(٨) الطَّالِبَتَانِ النَّاجِحَتَانِ
(٩) هَجَمَاتٌ أُوْرُوْبِيَّةٌ
(١٠) الْمُسْتَشْفَيَاتُ الْجَدِيْدَةُ
(١١) الإِشَارَاتُ الضَّوْئِيَّةُ
(١٢) طَرِيْقٌ مُتْرَبٌ
(١٣) الْقُوَّاتُ الْإِيْطَالِيَةُ
(١٤) صَحِيْفَتَانِ شَهْرِيَّتَانِ
(١٥) الْجُنُوْدُ الْمُنْتَصِرُوْنَ
(١٦) الْمَنَارَتَانِ الطَّوِيْلَتَانِ
(١٧) هَجَمَاتٌ اسْتِعْمَارِيَّةٌ
(١٨) الصِّرَاعُ الدَّامِيْ
(١٩) مَتَاحِفُ رَسْمِيَّةٌ
(٢٠) الْمُوَظَّفُوْنَ الْجُدُدُ

التَّمْرِيْنُ (١٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) جگمگاتا ہوا سورج
(۲) دل فریب مناظر
(۳) تنگ سڑکیں
(۴) دو پھل دار درخت
(۵) خوں ریز لڑائیاں
(۶) بے پردہ عورتیں
(۷) خوب صورت پردے
(۸) گلاب کا سرخ پھول
(۹) یورپی تہذیب
(۱۰) پیہم کوششیں
(۱۱) دو قیمتی میزیں
(۱۲) دو بڑے روشندان
(۱۳) نیا ٹیلی ویژن
(۱۴) مغربی تمدّن
(۱۵) سرکاری چھٹیاں
(۱۶) قومی شُعَرا
(۱۷) میٹھے گیت
(۱۸) کئی خطرناک ڈاکو
(۱۹) دو نیلے پردے
(۲۰) پرانا ٹیلی فون

الدرس السابع

مرکّبِ اضافی

تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ مرکّب ناقص کی ایک قسم مرکبِ اضافی ہے۔ جو مضاف اور مضاف الیہ کا مجموعہ ہے۔ مثال کے طور پر تم اردو میں کہتے ہو: (۱) حامد کا مدرسہ (۲) گھر کا سامان (۳) درخت کی شاخ۔ ان سب مرکّبات میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ خاص کیا گیا۔ یا یوں کہہ لو کہ ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کی گئی ہے۔ اس نسبت کو "اضافت" کہتے ہیں، جس کی نسبت کسی کی طرف کی جاتی ہے اس کو "مُضاف" اور جس کی طرف نسبت کی گئی ہے اس کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا مثالوں کا عربی میں ترجمہ یہ ہے: (۱) مَدْرَسَةُ حامدٍ (۲) مَتَاعُ الْبَيْتِ، (۳) غُصْنُ الشَّجَرِ۔ ان مثالوں میں مَدْرَسَة ، مَتَاع اور غُصْن مضاف ہیں اور حَامِدٍ ، البَيْتِ ، الشَّجَرِ مضاف الیہ ہیں۔

① اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے جب کہ عربی میں اس کا اُلٹا ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

② مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مضاف الیہ زیادہ تر اسم ہی ہوتا ہے اور کبھی جملہ بھی۔

③ مضاف ہمیشہ اسم نکرہ ہوتا ہے۔ اور مضاف الیہ نکرہ اور معرفہ دونوں ہوتا ہے۔ لیکن معرفہ زیادہ ہوتا ہے۔

④ مضاف الیہ جب معرفہ ہو تو اس کا مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے اور مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف معرفہ نہیں بنتا، بلکہ اس میں تعریف کے بجائے تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً تم نے کہا شَاةٌ ، تو اس کا معنی ہے "کوئی بکری" ۔ کوئی خاص اور متعیّن بکری نہیں۔ لیکن جب اس کی اضافت سَعِيْد کی طرف کر دی اور کہا شَاةُ سَعِيْدٍ

(سعید کی بکری) تو اب یہ معرفہ ہوگئی اور اس سے مخصوص اور متعیّن بکری مراد ہوگی۔ اور اگر اسی "شاۃ" کی اضافت رجُل (نکرہ) کی طرف کر دی اور کہا: شَاۃُ رَجُلٍ (کسی مرد کی بکری) تو یہ معرفہ تو نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے عموم میں کچھ کمی ضرور آئی کہ کسی عورت کی بکری اس میں شامل نہیں ہو سکتی۔[1]

⑤ مضاف پر الف و لام اور تنوین نہیں آتی۔ جب کہ مضاف الیہ پر الف و لام اور تنوین دونوں آتے ہیں۔ جیسے لَوْنُ السَّمَاءِ (آسمان کا رنگ)، غُرْفَۃُ حَامِدٍ (حامد کا کمرہ)۔[2]

⑥ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے جب کہ مضاف کے لیے کوئی خاص اعراب متعیّن نہیں، وہ عامل کے اعتبار سے کبھی مرفوع، کبھی منصوب اور کبھی مجرور ہوتا ہے۔

⑦ اضافت کے وقت مضاف سے جس طرح تنوین گر جاتی ہے، اسی طرح نونِ تثنیہ اور نونِ جمع بھی گر جاتے ہیں۔ جیسے مُھَنْدِسَا الھندِ (ہندستان کے دو انجینیر)، مُعَلِّمَتَا المَدْرَسَۃِ (مدرسہ کی دو استانیاں)، سَائِقُو السَّیَّارَۃِ (موٹر کے ڈرائیور)، مُعَلِّمُو الْأَطْفَالِ (بچوں کے اساتذہ)۔

⑧ کبھی مضاف الیہ کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کر دی جاتی ہے تو اس میں دو اضافتیں ہو جاتی ہیں۔ ایک پہلے مضاف کی دوسرے اسم کی طرف، اور دوسری اِس مضاف الیہ کی اپنے بعد والے اسم کی طرف۔ اس طرح درمیان میں آنے والا اسم اپنے ماقبل کا مضاف الیہ ہوتا ہے اور مابعد کا مضاف۔ ترکیب نحوی میں اس کو مضاف الیہ مضاف کہتے ہیں۔ للہٰذا مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر الف لام، تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ

---

(۱) تخصیص کا مطلب ہے، شُیُوع کا میں کمی پیدا کرنا۔ اس کو یوں سمجھو کہ جب تم نے "شَاۃٌ" کہا تو اس کا معنیٰ ہوا "کوئی بکری" یہ اتنی عام ہے کہ ہر بکری کو شامل ہے خواہ وہ لڑکے کی بکری ہو یا لڑکی کی، عورت کی یا مرد کی، جوان کی، بوڑھے کی یا ادھیڑ عمر والے کی۔ لیکن جب اس کی اضافت "طفل" نکرہ کی جانب کر کے کہا: شَاۃُ طِفْلٍ (کسی کم سن لڑکے کی بکری) تو اور جتنی بھی بکریاں اس میں شریک تھیں سب نکل گئیں۔ اور اس کے شُیُوع کا میں کمی آگئی۔ اسی کو تخصیص کہتے ہیں۔

(۲) مضاف لفظی جیسے "الحَسَنُ الوجْہِ" اس سے مستثنیٰ ہے کہ یہاں "الحسن" پر الف لام آیا ہے۔

جمع نہیں آتے اور مضاف الیہ ہونے کے سبب اس پر جر آتا ہے۔ آنے والی مثالوں کو غور سے دیکھو: لَوْنُ سَمَكَةِ الْبِرْكَةِ (تالاب کی مچھلی کا رنگ)، سُوْرُ حَدِيْقَةِ المدينةِ (شہر کے باغ کی چہار دیواری) بَابَا غُرْفَتَيْ محمودٍ (محمود کے دونوں کمروں کے دو دروازے)، مَهَارَةُ سَائِقِيِ الحَافِلَاتِ (بسوں کے ڈرائیوروں کی مہارت)۔

ایک مرکب اضافی میں دو سے زیادہ بھی اضافتیں ہو سکتی ہیں۔ جیسے ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ (تیرے پروردگار کی رحمت کا ذکر)۔

⑨ ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول مضاف نہیں بنتے، مضاف الیہ بن سکتے ہیں۔ جیسے سَيَّارَتُهُ، سَيَّارَةُ هٰذا، سَيَّارَةُ الّذي ذَهَبَ۔

⑩ خاص کی طرف عام کی اضافت جائز ہے۔ جیسے يَوْمُ الْجُمُعَةِ، شَهْرُ رَمَضَانَ۔ لیکن عام کی طرف خاص کی اضافت جائز نہیں۔ لہٰذا جُمُعَةُ اليَوْمِ، رَمضانُ الشَّهْرِ نہیں کہا جا سکتا۔

⑪ کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان ذرا سا تعلّق ہوتا ہے، کوئی گہرا رشتہ نہیں ہوتا۔ ایسی اضافت کو "اضافت بہ ادنیٰ ملابست" اور "اضافت بہ ادنی تعلّق" کہتے ہیں۔ جیسے سَمَاءُنا (ہمارا آسمان)، أَرْضُنَا (ہماری زمین)، مُجْتَمَعُنَا (ہمارا سماج)۔

التَّمْرِيْنُ (١٥)

(واحد کی اسم ظاہر کی طرف اضافت)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اِيْتِلَافُ النُّفُوْسِ
(٢) تَقَدُّمُ الْبَشَرِيَّةِ
(٣) قِيْمَةُ الْوَطَنِ
(٤) جِهَازُ التِّلِيْفِزِ يُوْنِ
(٥) عِنَانُ الْحِصَانِ
(٦) قِبْلَةُ الْمُسْلِمِيْنَ
(٧) هَدَفُ الصَّيَّادِ
(٨) قِمَّةُ الْجَبَلِ
(٩) عَسَلُ النَّحْلِ
(١٠) كَثْرَةُ الْمَعَاذِيْرِ
(١١) ذَاتُ الْبُرُوْجِ
(١٢) اِسْتِخْدَامُ الْحَاسِبِ

(۱۳) دَاءُ السَّرَطَانِ
(۱٤) نَاقِلُ الصَّوْتِ
(۱٥) مَكْتَبَةُ الْمَعْهَدِ
(۱٦) عَالِمُ الْأَسْمَاكِ
(۱۷) عُشُّ الْيَمَامَةِ
(۱۸) مَلْعَبُ الْمَدْرَسَةِ
(۱۹) رَبَّةُ الْبَيْتِ
(۲۰) حَوْلَ الْكَعْبَةِ

التَّمْرِيْنُ (۱٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) بس کا ٹکٹ
(۲) کسی کوئیں کا پانی
(۳) یونیورسٹی کا طالب علم
(۴) کسی تالاب کی مچھلی
(۵) تاروں کا جھلملانا
(۶) دروازے کا بازو
(۷) پرندوں کا چہچہانا
(۸) کھیتوں کی سرسبزی و شادابی
(۹) فون کا ریسیور
(۱۰) فاطمہ کی گڑیا
(۱۱) ہندہ کی سہیلی
(۱۲) ٹرین کا ڈبّہ
(۱۳) اسٹیشن کا پلیٹ فارم
(۱۴) ندی کا کنارہ
(۱۵) پہاڑ کی چوٹی
(۱۶) کارخانے کا مزدور
(۱۷) مالداروں کی شان و شوکت
(۱۸) دیوار کی گھڑی
(۱۹) قلم کا نب
(۲۰) زینب کا قلم تراش

التَّمْرِيْنُ (۱۷)

(تثنیہ اور جمع کی اسم ظاہر کی طرف اضافت)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) مُوَظَّفُوا الْمَكْتَبَةِ
(۲) مَشَاعِرُ الْأُمِّ
(۳) فَلَّاحُو مِصْرَ
(٤) حَدِيْقَتَا الْمَدِيْنَةِ
(٥) نَاجِحُوْ الْمَدْرَسَةِ
(٦) جَنَاحَا الطَّائِرِ
(۷) شَجَرَتَا بُسْتَانٍ
(۸) أَحَادِيْثُ الْفَتَيَاتِ

(٩) مُدَرِّسُو الْمَعْهَدِ
(١٠) ضَفَّتَا النَّهْرِ
(١١) سَوَاعِدُ الْأَبْنَاءِ
(١٢) نَابَا الْفِيْلِ
(١٣) مَعَاهِدُ الْعِلْمِ
(١٤) دُمْيَتَا عَائِشَةَ
(١٥) جَائِزَتَا التَّفَوُّقِ
(١٦) مَسْئُوْلِيَّاتُ الْمُعَلِّمِ
(١٧) صَدِيْقَتَا الْبِنْتِ
(١٨) سَفِيْنَتَا الْبَحْرِ
(١٩) غُرْفَتَا الْإِنْتِظَارِ
(٢٠) شَرِكَاتُ الْهِنْدِ

التَّمْرِيْنُ (١٨)

عربی بناؤ۔

(۱) کشمیر کے باغات
(۲) خالد کی دو چھتریاں
(۳) لڑکے کی دو پنسلیں
(۴) چھٹی کے پروگرام
(۵) طلبہ کے بستے
(۶) انگلینڈ کی سڑکیں
(۷) چائے کی پیالیاں
(۸) شادی کے اخراجات
(۹) منافقوں کی چالیں
(۱۰) سونے کی دو بالیاں
(۱۱) ہاتھی کے دو کان
(۱۲) امتحان کے پرچے
(۱۳) اسلاف کے کارنامے
(۱۴) مسجد کے دو منارے
(۱۵) مغربی تہذیب کے نقصانات
(۱۶) سائیکل کے دونوں پہیے
(۱۷) ہندوستان کے سائنس داں
(۱۸) جیل خانے کے دو پہرے دار
(۱۹) درجے کے طلبہ
(۲۰) کامیابی کے انعامات

التَّمْرِيْنُ (١٩)

(جب مضاف الیہ متعدّد ہوں)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) رَصَاصُ بُنْدُقِيَّةِ الصَّيَّادِ
(٢) أَحَادِيْثُ عُلَمَاءِ الدِّيْنِ

(۳) دَوْرُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ
(٤) هَجَمَاتُ قُوَّاتِ أَمْرِيْكَا
(٥) لِسَانُ مُسْلِمِيْ فَرَنْسا
(٦) رِيْشَةُ قَلَمِ خَالِدٍ
(٧) قِصَّةُ طُمُوْحِ جَارِيَةٍ
(٨) حَفْحَفَةُ أَجْنِحَةِ الطُّيُوْرِ
(٩) سُرْعَةُ خَاطِرِ التِّلْمِيْذِ
(١٠) صِيْتُ أَجْوَادِ الْعَرَبِ
(١١) صَوْتُ ضَفَادِعِ الْبِرْكَةِ
(١٢) جَوْلَةُ رَئِيْسِ مِصْر
(١٣) صَرِيْرُ قَلَمِ مَحْمُوْدٍ
(١٤) عُمَّالُ مَصَانِعِ اليَابَانِ
(١٥) ثَمَنُ أَسْوِرَةِ الْمَلِكَةِ
(١٦) زُوَّارُ رَوْضَةِ النَّبِيِّ
(١٧) عَقْرَبَا سَاعَةِ خَالِدٍ
(١٨) طُوْلُ رِجْلَيِ الْقَنْغَرِ
(١٩) تَفَقُّدُ أَحْوَالِ السُّجَنَاءِ
(٢٠) سُفُوْرُ فَتَيَاتِ أورُبَّا

التَّمْرِيْنُ (٢٠)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) گھر کے کمرے کی کھڑکیاں
(۲) فلسطین کے مظلوموں کی فریاد
(۳) رمضان کی چھٹی کے دن
(۴) عورت کے پازیب کی قیمت
(۵) چڑیا گھر کے جانوروں کی آوازیں
(۶) ملک کے لیڈروں کا اثر و رسوخ
(۷) فوجیوں کی بندوقوں کے فائر
(۸) سوئزرلینڈ کی گھڑیوں کی مقبولیت
(۹) سفر کی منسوخی کی اطلاع
(۱۰) پرائمری اسکول کی گھنٹیوں کی تعداد
(۱۱) حج کے سفر کی تیاریاں
(۱۲) عرب کے حکمرانوں کی بے حسی
(۱۳) امتحان کی کاپیوں کی جانچ
(۱۴) کالج کی لڑکیوں کی بے حیائی
(۱۵) بچیوں کے رونے کا اثر
(۱۶) جنگل کے شیر کی گرج
(۱۷) ہاتھ کی گھڑی کا ڈائل
(۱۸) شتر مرغ کی دونوں ٹانگوں کی لمبائی
(۱۹) کتاب کی مشقوں کی تعداد
(۲۰) یونیورسٹی کے امتحان کے پرچے

الدرس الثامن

ضمیراوراس کی قسمیں

تم گزشتہ سبق میں پڑھ چکے ہو کہ معرفہ کی سات قسموں میں سے ایک قسم "ضمیر" بھی ہے۔ اسے "اسم مُضْمَر" بھی کہتے ہیں۔

ضمیر: وہ اسم معرفہ ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے أنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، أَنْتَ (تو مذکر)، أَنْتُمْ (تم کئی مذکر)، هُوَ (وہ ایک مذکر) وغیرہ۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) متّصل (۲) منفصل۔

ضمیر متّصل: اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو۔ —— دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ جو کلام کی ابتدا میں نہ آسکے اور نہ إلّا کے بعد استعمال ہوتی ہو۔ جیسے أَكْرَمْتُكَ میں "تُ" اور "كَ"۔ لہٰذا مَا أَكْرَمْتُ إِلَّاكَ کہنا صحیح نہیں۔

ضمیر منفصل: اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے الگ ہو کر استعمال ہوتی ہو۔ — یا یوں کہہ لیجیے کہ جو کلام کی ابتدا میں آسکے اور "إلّا" کے بعد آنا بھی صحیح ہو۔ جیسے أَنَا مُجْتَهِدٌ، مَا اجْتَهَدَ إِلَّا أَنَا۔ ان دونوں مثالوں میں لفظ "أَنَا" ضمیر منفصل ہے۔ پہلی مثال میں وہ کلام کی ابتدا میں ہے اور دوسری مثال میں "إلّا" کے بعد ہے۔

ضمیر متّصل کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مرفوع متّصل (۲) منصوب متّصل (۳) مجرور متّصل۔

اور ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرفوع منفصل (۲) منصوب منفصل —— مجرور منفصل کا استعمال اہل زبان سے نہیں سنا گیا۔ اس لیے ضمیر مجرور منفصل نہیں ہوتی۔

مرفوع متّصل : وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ عام طور سے فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔

مرفوع منفصل : وہ ضمیر ہے جو حالتِ رفع میں ہو اور اپنے عامل سے علاحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ عموماً مبتدا یا خبر بنتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل نیچے کے نقشہ سے معلوم کرو۔

مرفوع منفصل

نمبر	غائب			مخاطب			متکلّم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ و جمع
مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنَا	نَحْنُ
مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	أَنَا	نَحْنُ

یہ کل بارہ ضمیریں ہیں۔ ان میں "هُمَا" تثنیہ مذکر غائب اور تثنیہ مؤنّث غائب دو صیغوں کے لیے آتی ہے۔ اور "أَنْتُمَا" بھی دو صیغوں (تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنّث حاضر) کے لیے آتی ہے جب کہ "أَنَا" واحد مذکر متکلّم اور واحد مؤنّث متکلّم کے لیے ہے اور "نَحْنُ" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلّم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

اور ضمیر مرفوع متّصل درج ذیل ہیں:

ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا- ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ - ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ- ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ - ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا۔

اس میں صیغوں کے لحاظ سے وہ تفصیل ہے جو ضمیر منفصل میں گزری۔

ضمیر منصوب متّصل : وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ درج ذیل ہیں:

ضَرَبْتُهُ، ضَرَبْتُهُمَا، ضَرَبْتُهُمْ - ضَرَبْتُهَا، ضَرَبْتُهُمَا، ضَرَبْتُهُنَّ - ضَرَبْتُكَ، ضَرَبْتُكُمَا، ضَرَبْتُكُمْ - ضَرَبْتُكِ، ضَرَبْتُكُمَا، ضَرَبْتُكُنَّ- ضَرَبْتَنِيْ، ضَرَبْتَنَا۔

ان میں "ضَرَبْتَهُ" کے بعد جو ضمیر لگی ہوئی ہے وہی ضمیر منصوب متّصل ہے۔ یہ مفعول بہ بنتی ہے۔ اسی لیے اس کو "ضمیر مفعولی" بھی کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل : وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے علاحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ بھی عموماً مفعول بہ بنتی ہے۔

یہ درج ذیل ہیں:

إِيَّاهُ ، إِيَّاهُمَا ، إِيَّاهُمْ — إِيَّاهَا ، إِيَّاهُمَا ، إِيَّاهُنَّ — إِيَّاكَ ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ — إِيَّاكِ ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ — إِيَّایَ، إِيَّانَا۔

ضمیر مجرور متّصل :وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر ہی استعمال ہوتی ہو۔ جیسے لَهُ ۔یا جو اسم مضاف کے بعد آتی ہے اور مضاف الیہ بنتی ہے۔ جیسے غُلَامُهُ۔

اس کی دونوں صورتیں درج ذیل ہیں:

(۱) لَهُ ، لَهُمَا ، لَهُمْ — لَهَا ، لَهُمَا ، لَهُنَّ — لَكَ ، لَكُمَا، لَكُمْ — لَكِ ، لَكُمَا ، لَكُنَّ — لِيْ ، لَنَا۔

(۲) غُلَامُهُ ، غُلَامُهُمَا ، غُلَامُهُمْ — غُلَامُهَا ، غُلَامُهُمَا غُلَامُهُنَّ - غُلَامُكَ ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُمْ — غُلَامُكِ ، غُلَامُكُمَا ، غُلَامُكُنَّ — غُلَامِيْ ، غُلَامُنَا۔

نوٹ : ضمیر مرفوع متّصل اور منصوب متّصل کے بقیہ احکام جملہ فعلیہ کے بیان میں آئیں گے۔

التَّمْرِيْنُ (۲۱)

(ضمیر کی طرف اضافت)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) مَآرِبُهُمْ　　(۳) رَسُوْلُ دَوْلَتِكُمْ

(۲) حَدِيْقَتُهُ　　(٤) جَمَالُهَا

(٥) بَهَاؤُهَا
(٦) نُبَاحُ كِلَابِهِمْ
(٧) حَاكِمُ مُدِيْرِيَّتِنَا
(٨) قَوَائِمُ مِنْضَدَتِكَ
(٩) اِنْبِسَاطُ أَيْدِيْهِمْ
(١٠) مُسْتَشْفَيَاتُ مَدِيْنَتِكُمْ
(١١) أَوْضَاعُ صِغَرِهِنَّ
(١٢) غِطَاءُ إِبْرِيْقِه
(١٣) أُسْتَاذُكَ
(١٤) سَاعَةُ غُرْفَتِكَ
(١٥) وَاجِبُكَ
(١٦) فِنَاءُ مَدْرَسَتِهِمَا
(١٧) مُعَلِّمُوْ مَعْهَدِنَا
(١٨) بِيْئَةُ أُسْرَتِكَ
(١٩) قُوَّةُ انْتِبَاهِكُمَا
(٢٠) رِقَّةُ ثِيَابِهِنَّ

التَّمْرِيْنُ (٢٢)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میری شاعری کا شہرہ
(۲) اس کے لڑکے کی سائیکل
(۳) تیری گھڑی کا ڈائل
(۴) تیری بیوی کا دوپٹہ
(۵) اس (مرد) کا تولیہ
(۶) ان کے اسلاف کی خدمات
(۷) ہماری مسجد کے دو منارے
(۸) تیرے شوہر کی شہادت
(۹) ان دو کی بیویوں کے زیور
(۱۰) اس (عورت) کا دستانہ
(۱۱) تیرے پازیب کی قیمت
(۱۲) ان دو کے گھر کی دیواریں
(۱۳) ان (عورتوں) کی چستی کے فوائد
(۱۴) اس (عورت) کے بچوں کی چیخ و پکار
(۱۵) تم دو کی تیر اندازی
(۱۶) تمھارے کھیتوں کا منظر
(۱۷) ان (مردوں) کی کاہلی کے نقصانات
(۱۸) ان دو کی کھڑاؤں کی کھٹ پٹ
(۱۹) ان دو کی مہمان نوازی
(۲۰) تم دونوں کے ہاتھ کی صفائی

الدرس التاسع

اسم اشارہ

گفتگو کے دوران جب کسی مخصوص اور معیّن چیز کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے، تو اس کے لیے مخصوص الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ انھیں کو اسم اشارہ کہا جاتا ہے اور وہ خاص چیز ''مُشار الیہ'' کہلاتی ہے۔ جیسے وہ بکری بیٹھی ہے۔ یہ آدمی کھڑا ہے، اُس عورت نے کھانا پکایا، اِس لڑکے نے کتاب پڑھی۔ —— ان جملوں میں ''یہ، وہ، اِس، اُس'' اسم اشارہ ہیں اور ''بکری، آدمی، عورت، لڑکا'' مُشار الیہ ہیں۔ اِسی طرح عربی زبان میں بھی اشارہ کے لیے کچھ مخصوص الفاظ آتے ہیں جنھیں اسماے اشارہ کہا جاتا ہے۔ اور ان سے جن چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ انھیں مُشار الیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے هٰذَا التِّلْمِيْذُ (یہ طالب علم)، ذٰلِكَ الكِتَابُ (وہ کتاب)، هٰذِهِ الْمَحَطَّةُ (یہ اسٹیشن)، تِلْكَ البَرَّادِيَّةُ (وہ واٹر کولر)۔ ان مثالوں میں هٰذا، ذٰلِكَ، هٰذِهٖ اور تِلْكَ اسم اشارہ ہیں، اور التلميذُ، الكتابُ، المحطَّةُ، البَرَّادِيَّةُ مُشار الیہ ہیں۔

عربی زبان میں اسماے اشارہ کی تفصیل درج ذیل نقشے سے واضح ہوتی ہے:

جمع	تثنیہ	واحد	
أُولَاءِ، أُولٰی	ذَانِ، ذَيْنِ	ذَا	مذکر
أُولَاءِ، أُولٰی	تَانِ، تَيْنِ	تَا، تِيْ، تِهٖ، ذِيْ، ذِهٖ	مؤنث

ان میں ذَانِ اور تَانِ حالتِ رفع میں استعمال ہوتے ہیں اور ذَيْنِ، تَيْنِ حالتِ نصب و جر میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ —— أُولَاءِ اور أُولٰی جمع کے لیے آتے ہیں، خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنّث، یوں ہی عاقل کی جمع ہو جیسے أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ:۵) یا غیر عاقل کی جمع۔ جیسے: اِنَّ السَّمْعَ وَ

الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾ (الاسراء:۳۶) ۔ لیکن زیادہ تر اس سے عُقلا کی طرف اشارہ ہوتا ہے، اور غیر عُقلا کے لیے "تِلْكَ" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران:۱۴۰)۔

تنبیہ: اُولاءِ اور اُولیٰ کا واو صرف لکھنے میں آتا ہے، پڑھنے بولنے میں نہیں آتا ہے۔ جیسے فارسی میں خُورْداور خواجہ کا واو۔

① یہ اصل اسماے اشارہ ہیں۔ ان کے ساتھ تین حروف استعمال کیے جاتے ہیں: (۱) هَا ، اس کو ہاے تنبیہ کہتے ہیں۔ (۲) کاف۔ یہ کافِ خطاب کہلاتا ہے۔(۳) لام۔ اس کو لامِ تبعید کہا جاتا ہے۔

② اسم اشارہ، مشارٌ الیہ کی حالت بتاتا ہے، اس لیے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنّث ہونے میں وہ مشار الیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اور کافِ خطاب مخاطب کی حالت بتاتا ہے اس لیے وہ مخاطب کی حالت کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنّث ہوتا ہے۔[1]

③ اسم اشارہ معرفہ کی ایک قسم ہے۔ اس لیے یہ ترکیب میں مبتدا بھی ہوتا ہے اور فاعل، نائبِ فاعل اور مفعول بہ بھی ——— پھر کبھی اسم اشارہ تنہا مبتدا بنتا ہے اور کبھی اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا بنتا ہے۔ اس صورت میں اسم اشارہ موصوف اور مشار الیہ صفت واقع ہوتا ہے، پھر یہ دونوں مل کر مرکّبِ توصیفی کی صورت میں مبتدا بنتے ہیں۔

درج ذیل جملوں میں غور کر کے فرق سمجھنے کی کوشش کرو:

(۱) هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے۔)

(۲) هٰذَا ، كِتَابٌ جَدِيْدٌ (یہ، ایک نئی کتاب ہے۔)

(۳) هٰذَا الْكِتَابُ ، جَدِيْدٌ (یہ کتاب، نئی ہے۔)

---

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے "تمرین الانشاء" حصّہ اول، الدرس التاسع۔

(۴) هٰذَا الْكِتَابُ ، كِتَابٌ جَدِيْدٌ (یہ کتاب، ایک نئی کتاب ہے۔)

پہلے اور دوسرے جملے میں "هٰذا" اسم اشارہ تنہا مبتدا ہے، اور تیسرے اور چوتھے جملے میں "هٰذَا الكِتَابُ" اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا ہیں — اسی طرح خبر پہلے اور تیسرے جملے میں مفرد ہے اور دوسرے اور چوتھے جملے میں مرکب توصیفی (كِتَابٌ جَدِيْدٌ) ہے۔

اس سے ظاہر ہو گیا کہ جملہ اسمیہ میں مشار الیہ کبھی خبر بنتا ہے اور کبھی مبتدا کی صفت۔ جب اُسے خبر بنائیں تو نکرہ لائیں اور جب مبتدا کی صفت بنائیں تو اس کو معرفہ لائیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۲۳)

(اسم اشارہ اور مشار الیہ جب مرکب توصیفی ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) هٰذَا الطَّرِيْقُ
(٢) هَاتَانِ الْحُجْرَتَانِ
(٣) هٰؤلاءِ الطُّلَّابُ
(٤) ذَانِكَ السَّائِحَانِ الْأَمْرِيكِيَّانِ
(٥) تِلْكَ الْمِرْوَحَةُ الْكَهْرَبَائِيَّةُ
(٦) أُوْلٰئِكَ الْمُؤْمِنُوْنَ الصَّالِحُوْنَ
(٧) تَانِكَ الدَّوْلَتَانِ الْمُنَافِسَتَانِ
(٨) هٰذِهِ الْحُرُوْبُ الدَّامِيَةُ
(٩) هَاتَانِ السِّلْسِلَتَانِ الْكَبِيْرَتَانِ
(١٠) هٰذِهِ الصَّحْرَاءُ الْكُبْرٰى
(١١) ذَانِكَ الطَّائِرَانِ
(١٢) ذٰلِكَ الشَّارِعُ
(١٣) تِلْكَ النَّافِذَةُ
(١٤) هٰؤلاءِ الْمُؤَدَّبَاتُ
(١٥) هٰذِهِ الْحَدِيْقَةُ
(١٦) أُوْلٰئِكَ الْفَتَيَاتُ
(١٧) تِلْكَ الأُغْنِيَةُ الْجَمِيْلَةُ
(١٨) أُوْلٰئِكَ الْمُهَذَّبُوْنَ
(١٩) ذَانِكَ الْفَتَيَانِ النَّشِيْطَانِ
(٢٠) تِلْكَ الْبِنْتُ الْمُطِيْعَةُ

التَّمْرِيْنُ (٢٤)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) وہ دو سیٹیاں
(۲) وہ دو ڈرائیور
(۳) وہ دو ہرے بھرے کھیت
(۴) یہ دو خوب صورت مرغے
(۵) وہ بڑی پلیٹیں
(۶) یہ دو پلیٹ فارم
(۷) یہ دو گیندیں
(۸) وہ دو دراز قامت گھوڑے
(۹) یہ دو قلم تراش
(۱۰) وہ دو روزنامے
(۱۱) یہ استانی
(۱۲) یہ قُلی
(۱۳) یہ ڈرامے
(۱۴) وہ دو پنجرے
(۱۵) یہ نفع بخش تجارت
(۱۶) وہ خوب صورت گڑیا
(۱۷) وہ دو پکے ہوئے پھل
(۱۸) وہ دو ہفت روزے
(۱۹) یہ موٹی مرغی
(۲۰) یہ دو بڑے ہال

الدرس العاشر

مرکبِ تام اور اس کی قسمیں

تم الدرس الثالث میں پڑھ چکے کہ مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکبِ ناقص (۲) مرکبِ تام۔

مرکّب تام: اس مرکّب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات سمجھ میں آئے۔

دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لو کہ جب بولنے والا بول کر چپ ہو تو سننے والے کو کوئی خبر، یا حکم، یا خواہش معلوم ہو۔ جیسے مَكْتَبَةُ الْجَامِعَةِ مَفْتُوْحَةٌ (یونیورسٹی کی لائبریری کھلی ہوئی ہے) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (زمین پر اتراتے ہوئے مت چل)۔

مرکّب تام کو مرکّبِ اسنادی، کلام، جملۂ مفیدہ اور مرکّب مفید بھی کہتے ہیں۔

جملۂ مفیدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملۂ اسمیہ (۲) جملۂ فعلیہ۔

جملۂ اسمیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا جُز اسم ہو۔ جیسے الطَّرِيْقُ نَظِيْفٌ. الْحُجْرَتَانِ فَسِيْحَتَانِ۔

جملۂ فعلیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا جُز فعل ہو۔ جیسے اِنْتَصَرَ الْجَيْشُ ، اِنْفَتَحَتِ النَّافِذَةُ۔

ہر جملۂ مفیدہ کے دو بنیادی جُز ہوتے ہیں: (۱) مُسند الیہ (۲) مُسند۔ ان کو ارکانِ جملہ کہا جاتا ہے۔ جملۂ اسمیہ میں پہلا جُز مسند الیہ ہوتا ہے اس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا جُز مُسند ہوتا ہے، اس کو خبر کہتے ہیں۔ آسانی کے لیے اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ مبتدا اور خبر کے مجموعہ کو جملۂ اسمیہ کہتے ہیں۔

مبتدا: وہ اسم ہے جو مسند الیہ ہو اور عاملِ لفظی غیر زائد سے خالی ہو۔

”غیر زائد“ اس لیے کہا کہ کبھی زائد عامل لفظی، مبتدا پر آتا ہے۔ جیسے بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ۔ پہلی مثال میں ”بائے جارّہ“ اور دوسری مثال

میں "مِنْ" عاملِ لفظی زائد ہیں۔ یعنی اصل معنی ان کے بغیر بھی ادا ہو سکتے ہیں۔ تو مبتدا ان مثالوں میں لفظاً مجرور اور تقدیراً مرفوع ہے۔

خبر: وہ ہے جو مسند ہو اور عامل لفظی سے خالی ہو۔ جیسے الشَّوَارِعُ نَظِيْفَةٌ (سڑکیں صاف ستھری ہیں) اس مثال میں "الشَّوَارِعُ" مسند الیہ ہے اور "نَظِيْفَةٌ" مسند ہے اور دونوں عاملِ لفظی سے خالی ہیں۔ اس لیے "الشَّوَارِعُ" مبتدا ہے اور "نَظِيْفَةٌ" خبر ہے۔

① مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ اور ان کو رفع دینے والا عامل "ابتدا" ہے جو عاملِ معنوی ہے۔

② مبتدا میں اصل یہی ہے کہ وہ معرفہ ہو۔ لیکن کبھی وہ نکرہ بھی ہوتا ہے جب کہ وہ "نکرۂ مفیدہ" ہو۔ [1]

③ مبتدا عموماً خبر سے پہلے آتا ہے۔ لیکن کبھی خبر مبتدا سے پہلے آ جاتی ہے۔ جیسے عِنْدَكَ ضَيْفٌ ، اور "وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ"۔ (البقرہ:۷)

④ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، یا دونوں نکرہ ہوں اور وہاں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو ان میں سے کسی کی تعیین کرے تو مبتدا کو خبر سے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ، أَفْضَلُ مِنْكَ أَفْضَلُ مِنِّيْ۔

⑤ خبر میں اصل یہی ہے کہ وہ نکرہ ہو، لیکن کبھی وہ معرفہ بھی ہوتی ہے۔ جیسے زُهَيْرٌ شَاعِرُ الْجَاهِلِيَّةِ۔

⑥ اسی طرح خبر میں اصل یہی ہے کہ وہ اسم مشتق ہو۔ لیکن کبھی وہ اسم جامد بھی ہوتی ہے۔ جیسے هٰذا حَجَرٌ۔

اسم جامد سے مراد وہ اسم ہے جو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنے، اور وصف کے معنی سے خالی ہو۔ اسم مشتق وصفی میں بھی مبتدا کی طرف لوٹنے والی

(۱) نکرۂ مفیدہ کی بارہ صورتیں ہیں جنھیں "تمرین الإنشاء" حصّہ اول، الدرس العاشر میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔

ضمیر ہوتی ہے، جیسے التِّلْمِیْذُ مُجْتَهِدٌ ، التِّلْمِیْذَةُ مُجْتَهِدَةٌ . "مجتھدٌ" میں "هُوَ" اور "مُجْتَهِدَةٌ" میں "هِيَ" ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جب کہ اسم جامد میں عموماً مبتدا کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر نہیں ہوتی۔ لیکن وہ جب مشتق کے معنی میں ہوتا ہے تو اس میں بھی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جیسے عَلِيٌّ أَسَدٌ۔ اس مثال میں أَسَدٌ میں مبتدا کی ضمیر "هُوَ" پوشیدہ ہے؛ کیوں کہ وہ "شُجَاعٌ" کے معنی میں ہے۔

⑦ جس خبر میں مبتدا کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہوتی ہے وہ افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے : عَلِيٌّ مُجْتَهِدٌ ، فَاطِمَةُ مُجْتَهِدَةٌ ، التِّلْمِیْذَانِ مُجْتَهِدَانِ ، التِّلْمِیْذَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ ، التَّلَامِیْذُ مُجْتَهِدُوْنَ ، التِّلْمِیْذَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ۔

اور جس خبر میں وہ ضمیر نہیں ہوتی اس کا مبتدا کے مطابق ہونا اور نہ ہونا دونوں جائز ہے۔ جیسے الشَّمْسُ و القَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ. النَّاسُ قِسْمَانِ : عَالِمٌ و مُتَعَلِّمٌ ، وَ لَا خَيْرَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا۔

⑧ مبتدا و خبر اور موصوف و صفت میں لفظ کے اعتبار سے صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے، اور موصوف و صفت دونوں ہی معرفہ یا دونوں ہی نکرہ ہوتے ہیں۔ جیسے التَّلَامِیْذُ مُجْتَهِدُوْنَ (طلبہ محنتی ہیں) مبتدا اور خبر ہیں، اور "التَّلَامِیْذُ الْمُجْتَهِدُوْنَ (محنتی طلبہ) یوں ہی تَلَامِیْذُ مُجْتَهِدُوْنَ (کچھ محنتی طلبہ) موصوف وصفت ہیں۔

اور دونوں میں معنوی فرق یہ ہے کہ پہلا مرکّب تام ہے جس سے ایک خبر معلوم ہوتی ہے اور دوسرا مرکبِ ناقص ہے جس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہوتی۔

⑨ ایک مبتدا کی کئی خبریں آسکتی ہیں۔ جیسے خَلِیْلٌ كَاتِبٌ، شَاعِرٌ، خَطِيْبٌ۔

التَّمْرِيْنُ (٢٥)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْأَغْصَانُ مُوْرِقَةٌ
(٢) اَلرَّأيُ سَدِيْدٌ
(٣) اَلْعُمّالُ مُتْعَبُوْنَ
(٤) التَّمرُ شَرِسٌ
(٥) اَلْأَنْهَارُ فَائضَةٌ
(٦) الضَّبَابُ كَثِيْفٌ
(٧) الجُنْدِيُّ بَاسِلٌ
(٨) اَللَّعِبُ مُنَشِّطٌ
(٩) اَلْمَنَاظِرُ خَلَّابَةٌ
(١٠) الْحُصُوْنُ مَنِيْعَةٌ
(١١) الرِّيْحُ عَاصِفَةٌ
(١٢) الْأَرْضُ مُجْدِبَةٌ
(١٣) الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ
(١٤) الحافِلةُ جميلةٌ
(١٥) عَلِيٌّ مُهَذَّبٌ
(١٦) اَلتَّلامِيْذُ فَاهِمُوْنَ
(١٧) الْقُصُوْرُ شَاهِقَةٌ
(١٨) الْفَرَسَانِ جَامِحَانِ
(١٩) الْمَدْرَسَتَانِ جَمِيْلَتَانِ
(٢٠) الْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ

التَّمْرِيْنُ (٢٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ماں غمگین ہے
(۲) ستارے چمک دار ہیں
(۳) دونوں باغ گھنے ہیں
(۴) لوٹے صاف ستھرے ہیں
(۵) گھڑی کا ڈائل خوبصورت ہے
(۶) دونوں روشندان بند ہیں
(۷) لڑکیاں غم زدہ ہیں
(۹) درس گاہیں کشادہ ہیں
(۱۰) پھول خوشنما ہیں
(۱۱) عورتیں دراز قامت ہیں
(۱۲) شاخیں ہری ہیں
(۱۳) دونوں لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں
(۱۴) استانیاں تربیت یافتہ ہیں
(۱۵) انبیا سچے ہیں

(٨) لڑکی پست قد ہے
(١٦) دونوں گڑیا خوبصورت ہیں
(١٧) طالبات محنتی ہیں
(١٩) تجارت نقصان دہ ہے
(١٨) بچے بھوکے ہیں
(٢٠) دونوں گائیں دودھاری ہیں

التَّمْرِيْنُ (٢٧)

مناسب خبریں لکھ کر خالی جگہیں پُر کرو پھر اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) الرَّاكِبُــوْنَ ....
(٢) اَلْــمُتَسَارِعَانِ......
(٣) اَلْغَوَّاصَــاتُ.......
(٤) اَلثَّلَّاجَتَـــانِ ....
(٥) الْــمُمَرِّضَاتُ ......
(٦) الْبَبْغَـــاءُ ....
(٧) اَلْجَـانِيْ ....
(٨) اَلْبَـائِعُوْنَ ....
(٩) اَلْحَارِسَـــانِ ....
(١٠) الْقِمَطْرَتَانِ ....
(١١) السَّـــــبُّوْرَتَانِ ......
(١٢) الْـــــمَحَارِيْثُ .....
(١٣) الْـــــمِرْوَحَةُ ....
(١٤) الاٰنِيَــــةُ ....
(١٥) النَّوَافِــــــذُ ....
(١٦) السُّــــلَحْفَاةُ ......
(١٧) السُّـــــكَّرُ ....
(١٨) الْـــمَائِدَتَانِ ....
(١٩) الشِّـــــتَاءُ ....
(٢٠) الْكُمَّثْرى ....

التَّمْرِيْنُ (٢٨)

خالی جگہوں میں مناسب مبتدا لاکر اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) .... عَامِرَةٌ
(٢) .... فَائِزُوْنَ
(٣) .... سَهْلَةٌ
(٦) .... صَــــافٍ
(٧) .... وَاثِقُـــوْنَ
(٨) .... كَـدِرَةٌ

(٤) .... أَبْرِ يَاءُ	(٩) .... لَامِعَـاتٌ
(٥) ....أَحْمَرُ	(١٠) .... مَـذْبُوْحَتَانِ
(١١) .... مُعَاقَبُوْنَ	(١٦) .... عَمِيْقَـــةٌ
(١٢) .... أَذْكِيَاءُ	(١٧) .... نَادِمَـــانِ
(١٣) .... يَانِعَةٌ	(١٨) .... مُتَسَـــلِّقٌ
(١٤) ....بَيْضَاءُ	(١٩) .... بَاكِيَـاتٌ
(١٥) .... نَاعِمَانِ	(٢٠) .... مَمْلُوْءَتَانِ

التَّمْرِيْنُ (٢٩)

(اسم اشارہ جب مبتدا ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) هٰذا تَنُّوْرٌ وَ ذٰلك خَبَّازٌ.
(٢) تَانِكَ مُعَلِّمَتَانِ و هٰؤلآءِ طالِبَاتٌ.
(٣) هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ و ذٰلِك لَوْحٌ.
(٤) أولٰئِكَ تِلْمِيْذاتٌ مُسْلِمَاتٌ.
(٥) هٰؤلآءِ تَلَامِيذُ و تِلْكَ فُصُوْلٌ.
(٦) هٰذِهٖ بَقَرَةٌ حَلُوْبٌ.
(٧) تِلْكَ أَوَانِي الْبَيْتِ.
(٨) هٰذِهٖ سَيَّارَةٌ وَ تِلْكَ حَافِلَاتٌ.
(٩) هٰذِهٖ صُحُفٌ أَسْبُوْعِيَّةٌ.
(١٠) أولٰئِكَ طُهَاةُ الْمَطْبَخِ.
(١١) تِلْكَ شِيَاهٌ سَوْدَاءُ.

(١٢) تِلْكَ صُحُوْنٌ و هٰذِهٖ أبَارِ يْقُ.
(١٣) هٰذَا مَسْجِدٌ وَّ هَاتَانِ مَنَارَتَانِ.
(١٤) ذٰلِكَ مَوْقِدٌ وَّ هٰذِهٖ قُدُوْرٌ.
(١٥) هٰذِهٖ رَوْضَةُ الْأَطْفَالِ.
(١٦) هٰذانِ أسْتَاذَا الْـمَدْرَسَةِ الْاِبْتِدَائِيَّةِ.
(١٧) ذَانِكَ مِصْرَاعَا الْبَابِ.
(١٨) تِلْكَ دَرَّاجَةٌ و هَاتَانِ عَجَلَتَانِ.
(١٩) تِلْكَ مَجَلَّاتٌ شَهْرِيَّةٌ.
(٢٠) هٰؤلآءِ سَائِقُو السَّيَّارَاتِ.

التَّمْرِيْنُ (٣٠)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ سڑکیں ہیں اور وہ چوراہا ہے۔
(۲) یہ دونوں کشادہ سڑکیں ہیں۔
(۳) وہ نیلا آسمان ہے اور یہ گھنے بادل ہیں۔
(۴) یہ ریلوے اسٹیشن ہے اور وہ پلیٹ فارم ہے۔
(۵) یہ ہال ہے اور وہ گیلری ہے۔
(۶) وہ واشنگ مشین ہے اور یہ پنکھا ہے۔
(۷) یہ سب لڑکوں کے مدرسے کے اساتذہ ہیں۔
(۸) یہ پبلک لائبریری کا ملازم ہے۔
(۹) یہ سب ہندوستانی پارلیمنٹ کے ارکان ہیں۔
(۱۰) یہ بہادر شیر ہے اور وہ ڈرپوک بکری ہے۔

(۱۱) یہ سچے واقعات ہیں اور وہ جھوٹے افسانے۔
(۱۲) یہ دو چکنے پتے ہیں اور وہ کھردری شاخیں ہیں۔
(۱۳) یہ دونوں فریج ہیں، اور وہ دونوں الماریاں ہیں۔
(۱۴) وہ پرائمری اسکول کا منیجر ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٣١)

(جب اسم اشارہ اور مشار الیہ کا مجموعہ مبتدا ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) هٰذِهِ الْقُضْبَانُ حَدِيْدِيَّةٌ.
(٢) أُوْلٰئِكَ الْمُهَنْدِسُوْنَ بَارِعُوْنَ.
(٣) أولٰئِكَ الْقُضَاةُ عَادِلُوْنَ.
(٤) تَانِكَ الْمَجَلَّتَانِ شَهْرِيَّتَانِ.
(٥) تِلْكَ السُّحُبُ مُتَرَاكِمَةٌ.
(٦) هٰذِهِ الشَّرِكَاتُ دُوَلِيَّةٌ.
(٧) هٰؤُلَآءِ الْأَشْرَارُ مُشَاغِبُوْنَ.
(٨) هٰذِهِ الْأَخْطَاءُ شَائِعَةٌ.
(٩) هٰؤُلَاءِ الْجُنُوْدُ شُجْعَانٌ.
(١٠) هٰذَانِ الطَّرِيْقَانِ فَسِيْحَانِ.
(١١) هٰذَا النَّبَأُ سَارٌّ.
(١٢) ذٰلِكَ النَّمُوْذَجُ رَائِعٌ.
(١٣) هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ أُسْبُوْعِيَّةٌ.
(١٤) هٰذَانِ الْمُوَظَّفَانِ نَشِيْطَانِ.
(١٥) تَانِكَ الْقِصَّتَانِ رِوَائِيَّتَانِ.
(١٦) هٰذِهِ الْمُنَظَّمَاتُ فِدَائِيَّةٌ.
(١٧) تِلْكَ الْمُصْطَلَحَاتُ مُفِيْدَةٌ.
(١٨) هٰذَا الشَّاعِرُ مُرْتَجِلٌ.
(١٩) ذٰلِكَ الْبَحْرُ زَاخِرٌ.
(٢٠) هٰؤُلَاءِ الطَّالِبَاتُ مُهَذَّبَاتٌ.

التَّمْرِيْنُ (٣٢)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ پھول کھلے ہوئے ہیں۔
(۲) یہ نئی گھڑیاں قیمتی ہیں۔
(۳) یہ دونوں انجینئر ماہر ہیں۔
(۹) یہ دونوں پختہ سیب میٹھے ہیں۔
(۱۰) وہ دونوں لمبی شاخیں پتّے دار ہیں۔
(۱۱) وہ دونوں مسجدیں کشادہ ہیں۔

(۴) یہ تلخ دوا مفید ہے۔
(۵) یہ طاقت ور قلبی ایمان دار ہے۔
(۶) یہ جاپانی ٹوپی سیاہ ہے۔
(۷) یہ دونوں کلرک محنتی ہیں۔
(۸) یہ اچھی گھڑیاں قیمتی ہیں۔
(۱۲) وہ دو افسردہ لڑکیاں کھڑی ہیں۔
(۱۳) یہ تازہ گوشت لذیذ ہے۔
(۱۴) یہ پلیٹ فارم کشادہ ہے۔
(۱۵) وہ جج منصف ہے۔
(۱۶) وہ دونوں ہندوستانی فوجی طاقت ور ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٣٣)

(مبتدا مرکب توصیفی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اَلْبِيْئَةُ النَّظِيْفَةُ مَطْلُوْ بَةٌ.
(٢) اَلْكَلِمَاتُ الْجَدِيْدَةُ صَعْبَةٌ.
(٣) الْقِصَّةُ الرِوَائِيَّةُ طَرِ يْفَةٌ.
(٤) الْوَسَائِلُ الْحَدِيْثَةُ نَافِعَةٌ.
(٥) أَلْجُنْدِيَّانِ الْقَوِيَّانِ حَاضِرَانِ.
(٦) الْخَلِيْفَةُ الأَوَّلُ أَبُوْ بَكْرٍ.
(٧) هٰذِهٖ تَدْرِ يْبَاتٌ أَدَبِيَّةٌ.
(٨) اَلْمُجْتَمَعُ الْغَرْبِيُّ فَاسِدٌ.
(٩) الْمَنْظَرُ الْبَهِيْجُ سَارٌّ.
(١٠) الرِّ يَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ مُنَشِّطَةٌ.
(١١) اَلْمُسْتَشْفَيَاتُ الْحُكُوْمِيَّةُ نَظِيْفَةٌ.
(١٢) الكُتُبُ الْمَاجِنَةُ مُفْسِدَةُ .
(١٣) الشَّجَرَةُ الْمُوْرِقَةُ مُظِلَّةٌ.

(١٤) الْجُنُوْدُ الْـمُنْتَصِرُوْنَ عَائِدُوْنَ.

(١٥) الْـمَنْهَجُ الدِّرَاسِيُّ جَدِيْدٌ.

(١٦) الدَّوَاءُ الْـمُرُّ مُفِيْدٌ.

التَّمْرِيْنُ (٣٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) محنتی طلبہ کامیاب ہیں۔

(۲) چاندنی راتیں دلکش ہیں۔

(۳) سفید بکری دودھاری ہے۔

(۴) زیادہ مذاق نقصان دہ ہے۔

(۵) دو نئی موٹریں تیز رفتار ہیں۔

(۶) میل ٹرین لیٹ ہے۔

(۷) نیا موبائل قیمتی ہے۔

(۸) چھوٹے کمرے تاریک ہیں۔

(۹) پرانی فریج خراب ہے۔

(۱۰) کھلاڑی طلبہ غیر حاضر ہیں۔

(۱۱) دو نئے جوتے قیمتی ہیں۔

(۱۲) ہندوستانی سائنس داں ماہر ہیں۔

(۱۳) خوب صورت چڑیا چہچہانے والی ہے۔

(۱۴) دونوں گلیاں صاف ستھری ہیں۔

(۱۵) دو بڑے حوض بھرے ہوئے ہیں۔

(۱۶) خوب صورت پردے لٹکے ہوئے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٣٥)

(مبتدا مرکب اضافی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) رِجَالُ الشُّرْطَةِ وَاقِفُوْنَ.
(٢) ظِلُّ الشَّجَرَةِ مُمْتَدٌّ.
(٣) حَدَائِقُ الْمَدِيْنَةِ مُنَسَّقَةٌ.
(٤) وَسَائِلُ النَّقْلِ مُرِيْحَةٌ.
(٥) أُسْرَةُ خَالِدٍ هَانِئَةٌ.
(٦) يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ.
(٧) دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُجَابَةٌ.
(٨) مُصَاحَبَةُ الْكَذَّابِ عَارٌ.
(٩) خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ و دَلَّ.
(١٠) أَلْوَانُ الْأَزْهَارِ زَاهِيَةٌ.
(١١) حَيَاةُ الْإِنْسَانِ ظِلٌّ زَائِلٌ.
(١٢) تَارِيْخُ الْأُمَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ مُشْرِقٌ.
(١٣) تَنْشِيْطُ السِّيَاحَةِ مَسْئُوْلِيَّةُ الْحُكُوْمَةِ.
(١٤) وِلَايَةُ كَشْمِيْر مِنْطَقَةٌ سِيَاحِيَّةٌ.
(١٥) طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ.
(١٦) صَاحِبُ الشَّرِكَةِ تَاجِرٌ مَشْهُوْرٌ.
(١٧) اقْتِصَادُ الْهِنْدِ مُعْتَمِدٌ عَلى الزِّرَاعَةِ.

(۱۸) إِمَاطَةُ الْأَذىٰ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.
(۱۹) أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللهِ.
(۲۰) حَقُّ الطَّرِيْقِ غَضُّ الْبَصَرِ وَ كفُّ الأَذىٰ وَ رَدُّ السَّلَامِ.

التَّمْرِيْنُ (۳٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کمرے کا چراغ روشن ہے۔
(۲) کرسی کا پایہ ٹوٹا ہوا ہے۔
(۳) سڑک کی بھیڑ سخت ہے۔
(۴) طالب علم کا چال چلن اچھا ہے۔
(۵) دو بجلی کے بلب روشن ہیں۔
(٦) کپڑے کی تجارت فائدہ مند ہے۔
(۷) رسالے کی قیمت کم ہے۔
(۸) اللہ کے رسول غیب داں ہیں۔
(۹) ملک کا قانون اچھا ہے۔
(۱۰) خالد کی نوکرانی ایمان دار ہے۔
(۱۱) سُعَاد کی سہیلیاں تعلیم یافتہ ہیں۔
(۱۲) رمضان کا مہینہ بابرکت ہے۔
(۱۳) گیند کا رنگ سرخ ہے۔
(۱۴) اسلام کا شعار امن و سلامتی ہے۔
(۱۵) جامعہ کی عمارتیں کشادہ ہیں۔
(۱٦) اللہ کے ولی پرہیزگار ہیں۔
(۱۷) یورپ کی تہذیب لعنت ہے۔
(۱۸) موسمِ بہار خوش گوار ہے۔
(۱۹) اسکول کی بس پرانی ہے۔
(۲۰) اسٹیشن کے دونوں پلیٹ فارم صاف ستھرے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٣٧)

(خبر مرکب توصیفی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) الكَذِبُ عَادَةٌ قَبِيْحَةٌ.
(٢) الـمُعَلِّمَاتُ نِسَاءٌ مُثَقَّفَاتٌ.
(٣) القِطَّةُ حَيَوَانٌ أَلِيْفٌ.
(٤) النُّوْرُ سَاطِعٌ مُرِيْحٌ.
(٥) التِّلِفِزْيُوْنُ مُخْتَرَعٌ عَجِيْبٌ.
(٦) رَشَادٌ شَابٌّ عَابِثٌ.
(٧) الهِنْدُ بِلَادٌ خَصِبَةٌ.
(٨) الأَدَبُ حِلْيَةٌ جَمِيْلَةٌ.
(٩) اَلْـهِنْدُ بَلَدٌ دِيْـمُقَرَاطِيٌّ.
(١٠) الطَّائِرَةُ مُخْتَرَعٌ جَدِيْدٌ.
(١١) نِظَامُ الْإِسْلَامِ نِظَامٌ عَادِلٌ.
(١٢) تَارِيْخُ الْإِسْلَامِ تَارِيْخٌ مَجِيْدٌ.
(١٣) البَارِيْس مَدِيْنَةٌ مَشْهُوْرَةٌ.
(١٤) البُوْصِيْرِيُّ شَاعِرٌ إِسْلَامِيٌّ.
(١٥) أَبُوْهُرَيْرَةَ صَحَابِيٌّ مَشْهُوْرٌ.
(١٦) اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ.
(١٧) تِلْكَ أَقْمِشَةٌ ثَمِيْنَةٌ.
(١٨) الـمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ وَّ عَارِيَةٌ مُسْتَرَدَّةٌ.

(۱۹) اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَ الفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ.
(۲۰) الأَزْهَرُ الشَّرِيْفُ مَسْجِدٌ عَرِيْقٌ بِالْقَاهِرَةِ.

التَّمْرِيْنُ (۳۸)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) زندگی ڈھلتی چھاؤں ہے۔
(۲) ایشیا ایک عظیم برّاعظم ہے۔
(۳) عمّار سرکاری ملازم ہے۔
(۴) یہ دونوں جاپانی پریس ہیں۔
(۵) ٹرین تیز رفتار سواری ہے۔
(۶) سونا قیمتی دھات ہے۔
(۷) شہد قدرتی دوا ہے۔
(۸) کشمیر ایک سیاحتی مقام ہے۔
(۹) لال قلعہ تاریخی عمارت ہے۔
(۱۰) جاپان ایک صنعتی ملک ہے۔
(۱۱) احیاء العلوم مفید کتاب ہے۔
(۱۲) فتاوی رضویہ ایک علمی خزانہ ہے۔
(۱۳) محمود کے دونوں ماموں ماہر ڈاکٹر ہیں۔
(۱۴) بیت المقدس مسلمانوں کا قبلۂ اول ہے۔
(۱۵) اتر پردیش بہت بڑا صوبہ ہے۔
(۱۶) جامعہ اشرفیہ ایک عظیم تعلیمی ادارہ ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۳۹)

(خبر مرکب اضافی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ.
(۲) الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ.
(۳) الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ.
(٤) الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.

(٥) الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ.
(٦) حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ.
(٧) خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ.
(٨) العُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ.
(٩) السَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ.
(١٠) اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْإِثْمِ.
(١١) الجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ.
(١٢) النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ.
(١٣) حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ.
(١٤) الْغِيْبَةُ فَاكِهَةُ النِّسَاءِ.
(١٥) الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الفَرَجِ.
(١٦) رَأْسُ الْعَقْلِ مُدَارَاةُ النَّاسِ.
(١٧) الحِلْمُ سَيِّدُ الْأَخْلاقِ.
(١٨) الجَمَلُ سَفِيْنَةُ الصَّحْرَاءِ.
(١٩) الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.
(٢٠) الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤمِنِ و جَنَّةُ الْكَافِرِ.

التَّمْرِيْنُ (٤٠)

(خبر مرکب اضافی کی صورت میں)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) تباہی کا سبب ہتھیاروں کا پھیلاو ہے۔
(۲) یہ نوجوان، غنڈوں کے ساتھی ہیں۔

(۳) مدارس علوم کا سرچشمہ ہیں۔

(۴) کتاب البخلاء جاحظ کی تصنیف ہے۔

(۵) وہ دونوں جاپان کے ہوائی جہاز ہیں۔

(۶) ہمارا شہر امن و آشتی کا گہوارہ ہے۔

(۷) یہ عمارتیں ملازمین کی رہائش گاہیں ہیں۔

(۸) امام احمد رضا گزشتہ صدی کے مجدّد ہیں۔

(۹) عبدالرحمن ایک کمپنی کا مالک ہے۔

(۱۰) یہ دونوں، مسجد کے دروازے ہیں۔

(۱۱) مغربی دوشیزائیں پردے کی دشمن ہیں۔

(۱۲) قربانی حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔

(۱۳) چین اور ہندوستان ایشیا کے دو ملک ہیں۔

(۱۴) یہ محل صدر جمہوریہ کی رہائش گاہ ہے۔

(۱۵) ساجد، گورنمنٹ اسکول کا ٹیچر ہے۔

(۱۶) دہشت گرد، انسانیت کے دشمن ہیں۔

(۱۷) شیخ عبدالحق ایک عظیم محدّث ہیں۔

(۱۸) دونوں عورتیں پرائمری اسکول کی استانیاں ہیں۔

(۱۹) وہ کھڑکیاں لکڑی کی ہیں اور یہ دروازے لوہے کے ہیں۔

(۲۰) مفتی شریف الحق امجدی، صحیح بخاری کے شارح ہیں۔

الدرس الحادي عشر

جملۂ فعلیہ (فعل اور فاعل)

گزشتہ سبق میں بتایا جا چکا ہے کہ جملۂ مفیدہ اور مرکب تام کی دو قسموں میں سے ایک جملۂ فعلیہ بھی ہے۔ اور جملۂ فعلیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا جُز "فعل" ہو۔ جملۂ اسمیہ کی طرح جملۂ فعلیہ کے بھی دو بنیادی جُز ہوتے ہیں (۱) مُسْنَد (۲) مُسند الیہ۔ اس کا پہلا جُز مُسند ہوتا ہے جس کو "فعل" کہتے ہیں اور دوسرا جُز مسند الیہ ہوتا ہے جس کو فاعل یا نائب فاعل کہتے ہیں۔ فعلِ معروف کے مسند الیہ کو " فاعل" اور فعل مجہول کے مسند الیہ کو "نائب فاعل" کہتے ہیں۔ جیسے نَجَحَتْ فَاطِمَة (فاطمہ کامیاب ہوئی) ، بِيْعَ الْقُطْنُ (روئی بیچی گئی) پہلی مثال میں "نَجَحَتْ" فعل معروف اور مسند ہے اور "فَاطِمَةُ" مسند الیہ اور فاعل ہے۔ اور دوسری مثال میں "بِيْعَ" فعل مجہول اور مسند ہے اور "الْقُطْنُ" مسند الیہ اور نائب فاعل ہے۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) لازم (۲) متعدّی

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف اپنے فاعل سے مل کر پورا مطلب ظاہر کر دے۔ جیسے اِنْفَتَحَ الْبَابُ۔ (دروازہ کھلا) ، تَتَبَسَّمُ الْمَرْأَةُ (عورت مسکراتی ہے)۔

فعل متعدّی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل سے مل کر اپنا پورا مطلب ظاہر نہ کرے، بلکہ مفعول بہ کو بھی چاہے۔ جیسے فَتَحَ طَارِقٌ الْأَنْدَلُسَ (طارق نے اندلس فتح کیا) ، يُحِبُّ الْأَغْنِيَاءُ السُّمْعَةَ (مال دار شہرت کو پسند کرتے ہیں)۔ فعلِ متعدّی کو عربی زبان میں "فعلِ واقع" اور "فعلِ مُجاوِز" بھی کہا جاتا ہے۔

① فعلِ لازم فاعل کو مرفوع کرتا ہے ، اور فعل متعدّی فاعل کو مرفوع اور مفعول بہ کو منصوب کرتا ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ میں پہلے فعل، پھر فاعل، پھر مفعول لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

(۳) مفعول بہ کبھی فاعل سے پہلے اور کبھی اپنے فعل سے بھی پہلے آتا ہے۔ جیسے أَخَذَتِ الْجَائِزَةَ سُعَادُ (سُعاد نے انعام پایا) ، إِيَّاكَ نَعْبُدُ و إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد مانگیں) پہلی مثال میں مفعول بہ "الجَائِزَة " اپنے فاعل سے پہلے آیا ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ "إِيَّاكَ" اپنے فعل سے بھی پہلے آیا ہے۔

لیکن عربی زبان میں فاعل کبھی بھی اپنے فعل سے پہلے نہیں آسکتا، ہمیشہ فعل کے بعد ہی آتا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح ذہین نشیں کرلو، کیوں کہ مبتدی طلبہ کو اس میں بہت غلط فہمی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک جملہ ہے نَجَحَتْ فَاطِمَةُ۔ اس میں "فَاطِمَةُ" نَجَحَتْ کا فاعل ہے۔ اور اسی مفہوم کا دوسرا جملہ ہے فَاطِمَةُ نَجَحَتْ۔ اس میں "فَاطِمَةُ" فاعل نہیں، مبتدا ہے، "نَجَحَتْ" کا فاعل ضمیر "هِيَ" ہے جو اس میں پوشیدہ ہے۔ اور اس طرح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر "فَاطِمَةُ" مبتدا کی خبر ہے۔

اب فاعل اور مفعول بہ کی اصطلاحی تعریفیں خوب اچھی طرح یاد کرلو۔

فَاعِل: وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی فعل معروف یا شبہِ فعل[1] ہو اور اس فعل یا شبہِ فعل کی اِسناد اُس اسم کی طرف اس طور پر ہو کہ وہ فعل یا شبہِ فعل اس اسم سے واقع ہو یا اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا اور عَلِمَ زَيْدٌ. پہلی مثال میں زید سے ضرب واقع ہوئی ہے، اور دوسری مثال میں علم اس کے ساتھ قائم ہے۔ جیسا کہ تم مذکورہ بالا مثالوں میں دیکھ چکے ہو۔

---

(۱) **شبہِ فعل** : اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبّہ، مصدر، اسم تفضیل، اسم مبالغہ، اسم فعل اور اسم منسوب کو کہتے ہیں۔ لیکن فاعل کی تعریف میں اسم مفعول، مصدر مجہول اور اسم مبالغہ برائے اسم مفعول کے علاوہ اَسما مراد ہیں، کیوں کہ ان تینوں کے لیے نائب فاعل ہوتا ہے، فاعل نہیں ہوتا۔

اس تعریف سے یہ سمجھ میں آیا کہ فاعل ہونے کے لیے درج ذیل باتیں ضروری ہیں:

(الف) فاعل کا اسم ہونا، فعل یا حرف فاعل نہیں بنتا۔

(ب) اُس اسم کا فعل معروف یا شبہِ فعل کے بعد ہونا۔

(ج) فعل یا شبہ فعل کا اُس اسم کی جانب وقوع یا قیام کے طریقے پر مُسنَد ہونا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی نہ پائی جائے تو وہ کلمہ فاعل نہیں ہو سکتا۔

مفعول بہ: اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی ایسی چیز کو بتائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو، اور اس کی وجہ سے فعل کی صورت میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہو۔ جیسے فَتَحَ خَالِدٌ الحِيْرَةَ (حضرت خالد نے حیرہ فتح کیا) اس مثال میں ''الحِيْرَةَ'' مفعول بہ ہے، کیوں کہ وہ اس شہر ''حیرہ'' کو بتا رہا ہے جس پر ''خالد'' کا فعل ''فتح کرنا'' واقع ہوا ہے۔

④ فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اسم ضمیر۔ ضمیر ہونے کی صورت میں زیادہ تر ضمیر متّصل ہوتا ہے اور کبھی ضمیر منفصل۔ مثالیں بالترتیب یہ ہیں: (۱) نَزَلَ الْمَطَرُ (۲) يَسُرُّنِي أن تَحْفَظَ الْقُرآنَ۔ (۳) سَافَرْتُ إلى المَدِيْنَةِ المُنَوَّرَةِ (۴) مَا اجْتَهَدَ إِلَّا أَنَا۔

اسی طرح مفعول بہ بھی ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں بالترتیب یہ ہیں: (۱) أَخْرَجَ الْمُؤْمِنُ الزَّكَاةَ. (۲) عَلِمْتُ أَنَّكَ مُجْتَهِدٌ (۳) أَكْرَمْتُكَ (۴) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

⑤ فعل کا فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد استعمال ہوگا۔ فاعل چاہے واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ جیسے

قَرَأَ تِلْمِيذٌ	قَرَأَ تِلْمِيْذَانِ	قَرَأَ تَلَامِيْذُ
قَرَأَتْ تِلْمِيْذَةٌ	قَرَأَتْ تِلْمِيْذَتَانِ	قَرَأَتْ تِلْمِيْذَاتٌ

اور فعل کا فاعل جب اسم ضمیر ہو تو فعل، واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے التِّلْمِيْذُ قَرَأَ ، التِّلْمِيْذَانِ قَرَءَا ، التَّلَامِيْذُ قَرَؤُوْا۔

ان تینوں افعال میں بالترتیب واحد، تثنیہ، جمع کی ضمیر فاعل ہے۔[1]

التَّمْرِيْنُ (٤١)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) ذَهَبْتُ إِلَى الـمَلْعَبِ وَ اسْتَمْتَعْتُ بِمُبَارَاةٍ جَيِّدَةٍ.

(٢) اِسْتَقْبَلْنَا الضُّيُوْفَ وَ رَحَّبْنَا بِكُلٍّ مِنْهُمْ.

(٣) سَارَ الْقِطَارُ عَلى قُضْبَانٍ حَدِيْدِيَّةٍ وَ وَصَلَ عَلى الْـمَوْعِدِ.

(٤) أَدَانَ مَجْلِسُ الأَمْنِ الْعُدْوَانَ الْإِسْرَائِيْلِيَّ.

(٥) تَحَفَّظَ الْـمُتَعَلِّمُ مَسَائِلَ الْعُلُوْمِ وَ تَبَحَّرَ فِيْهَا.

(٦) تَوَارَدَتِ الْوُفُوْدُ وَ تَتَابَعَتْ.

(٧) حَصَلَ طَالِبَانِ عَلى بِطَاقَةٍ عُضْوِيَّةٍ فِي النَّادِيْ وَ فَرِحَا.

(٨) غَضِبَ الْـمُوَظَّفَانِ وَ اسْتَقَالَا مِنْ مَنَاصِبِهِمَا.

(٩) اسْتَمَعَتِ التِّلْمِيْذَتَانِ الْـمُحَاضَرَةَ وَ فَهِمَتَا.

(١٠) قَبَضَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ وَ ذَهَبَ بِهٖ إِلى الْـمَحْكَمَةِ.

(١١) اهْتَدىٰ الْبَاحِثَانِ إِلَى الصَّوَابِ فَأَرْضَيَا طُمُوْحَهُمَا.

(١٢) سَعَى الرِّجَالُ إِلى الْخَيْرِ وَ دَعَوْا إِلَيْهِ.

(١٣) دَعَتِ الطَّالِبَةُ زَمِيْلَتَهَا إِلى حَفْلٍ وَسَعَتْ لِإِقْنَاعِهَا .

(١٤) أَتْقَنَ الْعَامِلَانِ عَمَلَهُمَا وَ أَجَادَا.

(١٥) سَاهَمَتْ مِصْرُ فِي الْـمُؤتَمَرِ وَ قَدَّمَتِ اقْتِرَاحًا لِوَقْفِ الْقِتَالِ.

(١٦) دَوَى صَوْتُ الْقَنَابِلِ فِيْ أَرْجَاءٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ لُبْنَانَ وَأَرْهَبَ السُّكَّانَ.

---

(۱) کن صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے اور کن صورتوں میں مؤنث لانا ضروری ہے، اور کن صورتوں میں دونوں جائز ہے، اس کی تفصیل کے لیے دیکھیں "تمرین الانشاء" الدرس الحادي عشر.

(۱۷) هَجَمَتِ الْقُوَّاتُ الْعَسْكَرِيَّةُ وَ أَسَرَتْ عَدَدًا مِنَ الْجُنُوْدِ الْمُرْتَزِقَةِ.

(۱۸) اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا. [البقرة: ۲۷۵]

التَّمْرِيْنُ (٤٢)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) حق آیا اور باطل مٹ گیا۔

(۲) آسمان ابر آلود ہوا اور برسا۔

(۳) لڑکے کتّے سے ڈرے اور بھاگے۔

(۴) طلبہ جمع ہوئے اور اپنا صدر منتخب کیا۔

(۵) عورتوں نے آٹا گوندھا اور روٹی پکائی۔

(۶) تیز ہوا چلی اور درختوں کو اکھاڑ دیا۔

(۷) سُعَاد نے چراغ جلایا اور اپنا سبق یاد کیا۔

(۸) دو لڑکوں نے پھول توڑے اور انھیں سونگھا۔

(۹) تم سب بازار گئے اور ضرورت کے سامان خریدے۔

(۱۰) خالد اور سعید نے نعت شریف یاد کی اور لوگوں کو سنایا۔

(۱۱) خوں خوار بھیڑیوں نے بکریوں پر حملہ کیا اور انھیں کھالیا۔

(۱۲) دو طالب علم مسجد گئے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۱۳) عرب علما نے الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا اور اس کی تائید کی۔

(۱۴) پرائمری اسکول کے طلبہ نے تقریریں کیں اور انعامات پائے۔

(۱۵) وزیر تعلیم نے مدارس کا دورہ کیا اور تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔

الدرس الثاني عشر

فعل کی قسمیں

فعل ماضی

فعل کی بنیادی قسمیں تین ہیں:

(۱) فعل ماضی (۲) فعلِ مضارع (۳) فعل امر۔

فعلِ ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)، اِسْتَمَعَ (غور سے سنا)، اِنْکَسَرَ (ٹوٹ گیا)۔ ان تینوں افعال سے یہ سمجھ میں آیا کہ لکھنے، سننے اور ٹوٹنے کا کام گزرے ہوئے زمانے میں ہوا۔

فعلِ ماضی کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں تاے تانیث ساکنہ آتی ہے، اور تاضمیر بارز بھی۔ جیسے کَتَبَتْ، کَتَبْتِ، کَتَبْتَ، کَتَبْتُ وغیرہ۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)، یَسْتَمِعُ (وہ غور سے سنتا ہے یا سنے گا)، یَنْکَسِرُ (وہ ٹوٹتا ہے یا ٹوٹے گا)۔

اس کی علامت یہ ہے کہ یہ سین ، سَوْفَ ، لَمْ یا لَنْ کو قبول کرتا ہے۔ جیسے سَیَقُوْلُ ، سَوْفَ یَجِيْءُ ، لَمْ أَكْتُبْ ، لَنْ أَتَأَخَّرَ ۔

فعلِ امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فاعلِ مخاطب سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ ہو، اور وہ لام امر سے خالی ہو۔ جیسے اُكْتُبْ (تو لکھ)، اِذْهَبْ (تو جا)، اِجْتَهِدْ (تو کوشش کر)۔

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حقیقت میں فعل امر صرف امر حاضر معروف ہے۔ اس کے علاوہ امر غائب، امر متکلّم معروف اور امر مجہول اصطلاحی طور پر امر نہیں ہیں، بلکہ مضارع مجزوم ہیں جن پر لامِ امر داخل ہوتا ہے۔

فعل امر کی علامت یہ ہے کہ لامِ امر کے بغیر خود اس کا صیغہ طلب کا معنیٰ بتائے، اور وہ یاے مخاطبہ کو قبول کرے۔ جیسے اِجْتَهِدِيْ (تو ایک عورت کوشش کر)، قُوْمِيْ (تو کھڑی ہو)۔

فعل ماضی کے چودہ صیغے آتے ہیں جو مندرجہ ذیل نقشے میں لکھے گئے ہیں۔ انھیں خوب اچھی طرح یاد کرکے ذہن نشیں کرلو۔

صیغہ	غائب			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ وجمع
مذکر	ذَهَبَ	ذَهَبَا	ذَهَبُوْا	ذَهَبْتَ	ذَهَبْتُمَا	ذَهَبْتُمْ	ذَهَبْتُ	ذَهَبْنَا
مؤنّث	ذَهَبَتْ	ذَهَبَتَا	ذَهَبْنَ	ذَهَبْتِ	ذَهَبْتُما	ذَهَبْتُنَّ		

فاعل کی جو ضمیر فعل یا شبہِ فعل کے ساتھ متّصل ہوتی ہے وہ "ضمیر مرفوع متّصل" کہلاتی ہے۔ ضمیر مرفوع متّصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) بارِز (۲) مُستتر۔

پھر ضمیر مُستتر کی دو قسمیں ہیں: (۱) جائز الاستتار (۲) واجب الاستتار۔

جائز الاستتار: وہ ضمیر ہوتی ہے جو اسم ظاہر کے فاعل نہ بننے کی صورت میں فعل کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور جب اسم ظاہر فاعل ہو تو وہ فعل میں پوشیدہ نہیں ہوتی۔ اس طرح اس کا پوشیدہ ہونا جائز ہوتا ہے، واجب اور لازم نہیں ہوتا۔ جیسے ذَهَبَ اور ذَهَبَتْ۔

واجب الاستتار: وہ ضمیر ہوتی ہے جس کا فعل میں پوشیدہ ہونا متعیّن اور لازم ہوتا ہے۔ اسم ظاہر کبھی بھی اس کی جگہ آکر فاعل نہیں بن سکتا۔

یاد رکھو کہ فعلِ ماضی کے صرف دو صیغوں میں ضمیر مُستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے

اور بقیہ صیغوں میں بارز ہوتی ہے۔ وہ دو صیغے یہ ہیں۔(۱) ذَهَبَ، واحد مذکر غائب، کہ اس میں "هُوَ" ضمیر پوشیدہ ہے۔ (۲) ذَهَبَتْ۔ واحد مؤنث غائب، کہ اس میں "هِيَ" ضمیر پوشیدہ ہے۔ اور یہ دونوں ضمیریں "جائز الاستتار" ہیں، یعنی ان صیغوں میں ضمیریں اس وقت پوشیدہ ہوتی ہیں جب اسم ظاہر فاعل نہ ہو۔ اور اسم ظاہر کے فاعل بننے کی صورت میں یہ پوشیدہ نہیں ہوتیں۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ ، ذَهَبَتْ سُعَادُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا۔

اور فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے اور بقیہ نو صیغوں میں بارز۔ اور اسم صفت کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ ان میں ضمیر بارز بالکل نہیں ہوتی۔

مثالوں کے ساتھ بقیہ تفصیل فعل مضارع کے بیان میں آئے گی۔

اوپر کی تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ فعل ماضی کا فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اسم ضمیر۔ ان دونوں کی کچھ مثالیں تم گزشتہ سبق کی تمرینوں میں پڑھ چکے ہو، مزید کچھ اور مثالیں آگے آ رہی ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٤٣)

(فعل ماضی جب کہ فاعل اسم ظاہر ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اِغْتَرَّ الْفَتى بِقُوَّتِهٖ.
(٢) رَفَعَ الْجُنْدِيُّ الرَّايَةَ.
(٣) بَعْثَرَ الْهَوَاءُ الْوَرَقَ.
(٤) اِسْتَرَاحَ لَاعِبُوْ الْكُرَةِ.
(٥) أَنْشَأَ وَالِدِيْ مُسْتَشْفًى .
(٦) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌ بِالْقَارِعَةِ.

(۷) وَصَلَ الصَّارُوْخُ إلى الْقَمَرِ.
(۸) أَعَدَّتِ السَّيِّدَاتُ لِلسَّفَرِ عُدَّتَهٗ.
(۹) اِزْدَهَرَتِ الْحَيَاةُ فِي دُوَلِ النَّفْطِ.
(١٠) قَبَضَ رِجَالُ الشُّرْطَةِ عَلى الجُنَاةِ.
(١١) شَهِدَ الجميعُ بِنَزَاهَةِ الاِنْتِخَابَاتِ.
(١٢) إِزْدَانَتِ الشَوَارِعُ في العِيْدِ الوَطَنِيّ.
(١٣) سَمِعَ مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ حِوَارَ الطُّلَّابِ.
(١٤) سَارَ الجُنُوْدُ فِي الْعَرْضِ العَسْكَرِيّ.
(١٥) لَبِسَتْ هَاتَانِ الفَتَيَتَانِ أَسَاوِرَ مِنَ الذَّهَبِ.
(١٦) أَحَبَّ السَّائِحُوْنَ مِصْرَ لِجَمَالِ طَبِيْعَتِهَا.
(١٧) اِزدَهَتِ الطَّبِيْعَةُ بِأَجْمَلِ الْأَلْوَانِ في الرَّبِيْعِ.
(١٨) دَعَانِي صَدِيْقي إلى مُسَاعَدَةِ الْمَنْكُوْبِيْنَ.
(١٩) اِشْرَأَبَّتِ الْأعنَاقُ فى الحفْلِ لرؤ يةِ الخَطِيْبِ.
(٢٠) أَدَانَتِ الأُمَمُ المتّحدَةُ الممَارَسَاتِ الإسرائيليةَ.

التَّمْرِيْنُ (٤٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) چاند نکلا اور تاریکی دور ہوئی۔
(۲) سعید نے ریڈیو سے خبریں سنیں۔
(۳) خالد کی بہنوں نے فجر کی نماز ادا کی۔
(۴) استاذ نے بلیک بورڈ پر سوالات لکھے۔
(۵) نوکروں نے بکریوں کا دودھ دوہا۔

(۶) ٹیلی ویژن نے فحش پروگرام نشر کیے۔
(۷) سویت یونین کے حصّے بخرے ہو گئے۔
(۸) بچوں نے گلاب کا ایک سرخ پھول توڑا۔
(۹) بموں کی آواز سے میدان جنگ گونج اٹھا۔
(۱۰) دو ملکوں نے ہتھیاروں کی خریداری میں مقابلہ کیا۔
(۱۱) زوردار بارش ہوئی اور موسم خوش گوار ہو گیا۔
(۱۲) صوفیہ کرام نے ہندوستان میں اسلام پھیلایا۔
(۱۳) ابن خلدون نے زبردست عالمانہ مقدمہ لکھا۔
(۱۴) امریکی صدر نے وہائٹ ہاؤس میں ایک میٹنگ کی۔
(۱۵) سرکاری اسپتال کھلا اور ڈاکٹروں نے مریضوں کا علاج کیا۔
(۱۶) رمضان کی آمد سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔
(۱۷) ہندوستان کے سفیر نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں تقریر کی۔
(۱۸) مجلس شرعی نے جامعہ اشرفیہ میں فقہی سیمینار منعقد کیا۔
(۱۹) شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے برصغیر میں علم حدیث پھیلایا۔

التَّمْرِيْنُ (٤٥)

(فعل ماضی جب کہ فاعل اسم ضمیر ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) مَشَيْتُ فِي شَوَارِعِ الْمَدِيْنَةِ.
(٢) اِشْتَرَيْتُ سَجَاجِيْدَ جَمِيْلَةً.
(٣) اِحْتَفَلْنَا بِالْعُظَمَاءِ لِمَآثِرِهِمْ.
(٤) التِّلْمِيْذَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.

(٥) الْأَوْلَادُ رَكِبُوا الْقِطَارَ.
(٦) فُزْتُ بِالْجَائِزَةِ الْأُوْلىٰ.
(٧) خَلَّفْتُم فِي الدُّنْيَا آثَارًا خَالِدَةً.
(٨) الطِّفْلَانِ اصْطَلَحَا وَ لَعِبَا مَعًا.
(٩) الْمُتَقَدِّمَةُ أَخَذَتْ وِسَامَ النَّجَاحِ.
(١٠) طَبَخْتُنَّ طَعَامًا لَذِيْذًا لِلضُّيُوْفِ.
(١١) الطَّالِبَتَانِ قَطَفَتَا الْأَزْهَارَ وَ هَرَبَتَا.
(١٢) الطِّفْلُ جَرَى وَرَاءَ الْكُرَةِ.
(١٣) اقْتَدَيْنَا فِي حَيَاتِنَا بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ.
(١٤) خَرَجْنَا لِلنُّزْهَةِ إِلَى الْحُقُوْلِ وَ الْبَسَاتِيْنِ.
(١٥) اَلْأَطِبَّاءُ يُعَالِجُوْنَ الْمَرْضىٰ فِي الْمُسْتَشْفَى الْحُكُوْمِيِّ.
(١٦) الْأُمُّ اسْتَقْبَلَتِ ابْنَهُ الْعَائِدَ مِنَ الرِّحْلَةِ بِشَوْقٍ وَّ لَهْفَةٍ.
(١٧) الْمِيَاهُ غَطَّتِ الشَّوَارِعَ وَ كَوَّنَتِ الْوَحْلَةَ.
(١٨) ذَهَبْتُ إِلى صَدِيقِي وَ قُمْتُ بِوَاجِبِ الْعَزَاءِ.
(١٩) أَبُوْ لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوْسِيُّ طَعَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.
(٢٠) الْمُحَامِيْ طَلَبَ التَّأْجِيْلَ مِنَ الْقُضَاةِ.

التَّمْرِيْنُ (٤٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔
(۱) ہم سبزی خریدنے کے لیے بازار گئے۔
(۲) تم (عورتوں) نے اپنے بچوں کی تربیت کی۔
(۳) میں نے وحشت ناک جنگل میں رات گزاری۔

(۴) ان (عورتوں) نے لذیذ کھانا کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔
(۵) سعاد اور فاطمہ نے سونے کے کنگن خریدے۔
(۶) ٹرین اپنے وقت سے لیٹ ہو گئی۔
(۷) نوح علیہ السلام کے زمانے میں خطرناک طوفان آیا۔
(۸) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے مصر کو فتح کرنے کا حکم دیا۔
(۹) میں نے ایک ماہنامہ خریدا اور اسے پڑھا۔
(۱۰) میں نے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی۔
(۱۱) جج نے مجرموں کو سزا دی اور بے قصوروں کو چھوڑ دیا۔
(۱۲) وزیر خارجہ نے خلیجی ممالک کا دورہ کیا۔
(۱۳) آسمان ابر آلود ہوا اور خوب برسا۔
(۱۴) شکاریوں نے بندوق چلائی اور دو نیل گایوں کا شکار کیا۔
(۱۵) خوشی کے دن حیرت انگیز تیزی کے ساتھ گزر گئے۔
(۱۶) تم سب محفل میلاد میں شریک ہوئے۔
(۱۷) درجۂ پنجم کے طلبہ نے مقالے لکھے اور تقریریں کیں۔
(۱۸) تم لوگ ندی گئے اور تیراکی سیکھی۔
(۱۹) میں نے مجبور و پریشاں حال لوگوں کی خبر گیری کی۔
(۲۰) اللہ تعالیٰ نے انبیا کو غیب کا علم دیا۔

الدرس الثالث عشر

فعل مضارِع

گزشتہ سبق میں تم فعل مضارع کی تعریف اور اس کی علامتیں پڑھ چکے ہو، انھیں اچھی طرح ذہن نشیں کر لو۔ فعل ماضی ہی کی طرح فعل مضارع کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں۔ جو نیچے کے نقشے میں لکھ دیے گئے ہیں۔ انھیں غور سے پڑھو اور اچھی طرح یاد کر لو۔

صیغہ	غائب			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ و جمع
مذکر	يَنْصُرُ	يَنْصُرَانِ	يَنْصُرُوْنَ	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرُوْنَ	أَنْصُرُ	نَنْصُرُ
مؤنّث	تَنْصُر	تَنْصُرَانِ	يَنْصُرْنَ	تَنْصُرِيْنَ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرْنَ		

(۱) فعل مضارع، فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی کے شروع میں مضارع کی کوئی علامت لگا دو، اور آخر میں ضمہ دے دو۔ مُضَارع کی علامتیں چار حرف ہیں۔ (۱) يَا (۲) تَا (۳) همزه (۴) نون ۔ ان حروف کا مجموعہ "أَتَيْنَ" یا "نَأَيْتُ" ہے۔

"**يَا**" : چار صیغوں میں آتی ہے۔ (۱) واحد مذکر غائب، يَنْصُرُ (۲) تثنیہ مذکر غائب، يَنْصُرَانِ ۔ (۳) جمع مذکر غائب، يَنْصُرُوْنَ (۴) جمع مؤنّث غائب، يَنْصُرْنَ۔

"**تَا**" : آٹھ صیغوں میں آتی ہے۔ ان میں سے چھ صیغے حاضر کے ہیں: (۱) واحد مذکر حاضر، تَنْصُرُ (۲) تثنیہ مذکر حاضر، تَنْصُرَانِ (۳) جمع مذکر حاضر، تَنْصُرُوْنَ (۴) واحد مونّث حاضر، تَنْصُرِيْنَ (۵) تثنیہ مونّث حاضر، تَنْصُرَانِ (۶) جمع مونث حاضر، تَنْصُرْنَ ــــ اور دو صیغے مؤنّث غائب کے ہیں: (۷) واحد

مؤنّث غائب، تَنْصُرُ (۸) تثنیہ مؤنّث غائب، تَنْصُرَانِ۔

''**همزه**'' : یہ صرف واحد متکلّم میں آتا ہے۔ جیسے أَنْصُرُ۔

''**نون**'' : یہ صرف متکلّم مع الغیر کے صیغے میں آتا ہے۔ جیسے نَنْصُرُ۔ تثنیہ وجمع متکلّم کو ''متکلّم مع الغیر'' کہتے ہیں۔

مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں نونِ اعرابی آتا ہے۔ چار تثنیہ کے صیغے: ① يَنْصُرَانِ (تثنیہ مذکر غائب)، ② تَنْصُرَانِ (تثنیہ مؤنث غائب) ③ تَنْصُرَانِ (تثنیہ مذکر حاضر)، ④ تَنْصُرَانِ (تثنیہ مؤنّث حاضر)۔ ان چاروں صیغوں میں نونِ اعرابی مکسور ہوتا ہے۔ اور ⑤ يَنْصُرُوْنَ (جمع مذکر غائب) ⑥ تَنْصُرُوْنَ (جمع مذکر حاضر) ⑦ تَنْصُرِيْنَ (واحد مؤنّث حاضر) ان تینوں صیغوں میں نونِ اعرابی مفتوح ہوتا ہے۔

اور جمع مؤنّث غائب اور جمع مؤنّث حاضر کے صیغوں میں نونِ ضمیر جس طرح ماضی میں آتا ہے اسی طرح مضارع میں بھی آتا ہے۔ اس نون کو نونِ جمع مؤنّث اور نون بنائی بھی کہتے ہیں۔

② فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے اور بقیہ نو صیغوں میں بارز ہوتی ہے۔

جن صیغوں میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

(۱) يَنْصُرُ (واحد مذکر غائب)، اس میں ''هُوَ'' ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۲) تَنْصُرُ (واحد مؤنّث غائب)، اس میں ''هِيَ'' ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۳) تَنْصُرُ (واحد مذکر حاضر)، اس میں ''أَنْتَ'' ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۴) أَنْصُرُ (واحد متکلّم)، اس میں ''أَنَا'' ضمیر پوشیدہ ہے۔

(۵) نَنْصُرُ۔ (متکلّم مع الغیر) اس میں ''نَحْنُ'' ضمیر پوشیدہ ہے۔

پہلے دونوں صیغوں میں ضمیر جائز الاستتار ہے کہ جب اسم ظاہر فاعل نہیں بنتا تو ان میں ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جیسے زَيْدٌ يَنْصُرُ ، زَيْنَبُ تَنْصُرُ۔ اور جب اسم

ظاہر فاعل بنتا ہے تو ان میں کوئی ضمیر پوشیدہ نہیں ہوتی۔ جیسے يَنْصُرُ خَالِدٌ، تَنْصُرُ فَاطِمَةُ ـــــ اور آخر کے تین صیغوں میں ضمیر واجبُ الاستتار ہے، کیوں کہ اسم ظاہر کبھی بھی ان صیغوں میں فاعل نہیں بنتا، اس لیے ان میں ضمیر کا پوشیدہ ہونا لازم ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٤٧)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) يَقُوْدُ رَجُلٌ سَيَّارَتَهُ وَ يَسْمَعُ صَوْتَ سَيَّارَةِ الْإِسْعَافِ.
(٢) يُعْجِبُنِيْ الطَّالِبُ الْمُخْلِصُ فِي عَمَلِهِ.
(٣) يَرْمِيْ الصَّيَّادُ الشَّبَكَةَ فِي الْبَحْرِ.
(٤) يُحَذِّرُنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ.
(٥) يَتَجَمَّعُ الصَّائِمُوْنَ عَلىٰ مَوَائِدِ الرَّحْمٰنِ وَقْتَ الْإِفْطَارِ.
(٦) تَتَنَوَّعُ الْمَحَاصِلُ الزِّرَاعِيَّةُ عَلىٰ أَرْضِ الْهِنْدِ.
(٧) يَجِبُ اقْتِرَانُ الْإِيْمَانِ بِالعَمَلِ الصَّالِحِ.
(٨) تُعَبِّرُ هٰذِهِ الْأَبْيَاتُ عَنْ مَشَاعِرِ الْإِنْسَانِ الْمِصْرِيِّ.
(٩) يَشْتَرِكُ الْجَيْشُ وَ الشَّعْبُ فِي الدِّفَاعِ عَنِ الْوَطَنِ.
(١٠) تَبْدَأُ النَّدْوَةُ الْفِقْهِيَّةُ فِي قَاعَةِ الْجَامِعَةِ.
(١١) تَسِيْرُ السَّفِيْنَةُ فِي الْبَحْرِ بِهُدُوْءٍ.
(١٢) يَتَوَسَّلُ الْمُؤْمِنُوْنَ إِلَى اللهِ بِعِبَادِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ.
(١٣) يُعِيْدُ النَّاشِئَةُ مَجْدَ الْبِلَادِ.
(١٤) نَبْلُغُ الْحَيَاةَ الْجَمِيْلَةَ بِالْعِلْمِ.
(١٥) تَتَحَلَّى الْفَتَاةُ بِالْأَخْلَاقِ الْكَرِيْمَةِ.

التَّمْرِيْنُ (٤٨)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) جہاز بندر گاہ پر لنگر انداز ہوتا ہے۔
(۲) محمود مدرسہ پہنچنے میں تاخیر کرتا ہے۔
(۳) بجلی چمکتی ہے اور نگاہوں کو اچک لیتی ہے۔
(۴) دونوں فوجی اپنے آفیسر کو سلام کرتے ہیں۔
(۵) سُویت یونین کی فوجیں حملہ آور ہوتی ہیں۔
(۶) مسافر ٹرین سے اترتا ہے اور ہوٹل جاتا ہے۔
(۷) زیادہ کھانا معدے کو خراب کر دیتا ہے۔
(۸) سورج صبح کو طلوع ہوتا ہے اور دنیا کو روشن کرتا ہے۔
(۹) سپہ سالار، فوج کی قیادت کرتا ہے اور فتح یاب ہوتا ہے۔
(۱۰) طلبہ کھیل کے میدان میں فٹ بال کھیلتے ہیں۔
(۱۱) دو لڑکیاں آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکاتی ہیں۔
(۱۲) دو عورتیں کھانا پکاتی ہیں اور مسکینوں کو کھلاتی ہیں۔
(۱۳) دونوں طلبہ سائیکل پر سوار ہوتے ہیں اور اسکول جاتے ہیں۔
(۱۴) خدیجہ چراغ جلاتی ہے اور اپنا سبق یاد کرتی ہے۔
(۱۵) لوگ عید گاہ جاتے ہیں اور نماز عید ادا کرتے ہیں۔
(۱۶) استانی درس گاہ میں آتی ہے اور اسباق پڑھاتی ہے۔
(۱۷) محمود نعت شریف پڑھتا ہے اور لوگوں کو سناتا ہے۔
(۱۸) آندھیاں چلتی ہیں اور درختوں کو اکھاڑ دیتی ہیں۔
(۱۹) پولس والے غنڈوں کو پکڑتے ہیں اور تھانے لے جاتے ہیں۔
(۲۰) زید اپنے مہمانوں کے لیے ایک مجلس استقبالیہ منعقد کر رہا ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٤٩)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) يُحِبُّ خَالِدٌ السِّبَاحَةَ وَ يُمَارِسُهَا.
(٢) تَصِلَانِ الرَّحِمَ وَ تُسَاعِدَانِ الضُّعَفَاءَ وَ تُسَامِحَانِ الْـمُسِيْءَ.
(٣) يُحِبُّ النَّاسُ زَيْدًا وَ يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ.
(٤) نَنْتَظِرُ مِنَ اللهِ رَحْمَةً وَ غُفْرَانًا.
(٥) يُلْقِي الْأَطْفَالُ عَلىٰ أَبَوَيْهِمْ تَبِعَاتِ الْحَيَاةِ وَ يُتْعِبُوْنَهُمْ.
(٦) تَذْهَبُ فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ إِلىٰ لَكْنَو وَ تُعَزِّيَانِ صَدِيْقَتَهُمَا.
(٧) يَتَحَسَّرُ الطَّالِبَانِ الرَّاسِبَانِ وَ يَتَأَسَّفَانِ.
(٨) تَسْعىٰ هٰؤُلاءِ فِي الْخَيْرِ وَ يَدْعُوْنَ لِلْفَضِيْلَةِ وَ يُرْضِيْنَ رَبَّهُنَّ.
(٩) تَسْتَغْفِرْنَ اللهَ لِذُنُوْبِكُنَّ.
(١٠) تُحْدِقُ الْمَخَاطِرُ بِمِنْطَقَةِ الشَّرْقِ الْأَوْسَطِ.
(١١) أَخْرُجُ إِلىٰ قِمَّةِ الْجَبَلِ وَ أُمَتِّعُ نَفْسِيْ بِمَنْظَرِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.
(١٢) أُهَنِّئُكَ بِالنَّجَاحِ فِي الاِخْتِبَارِ السَّنَوِيِّ بِالدَّرَجَةِ الْأُوْلىٰ.
(١٣) نَتَحَمَّلُ الصِّعَابَ فِي سَبِيْلِ الْمَجْدِ.
(١٤) يُحِبُّ الْهِنْدِيُّوْنَ وَطَنَهُمْ وَ يُضَحُّوْنَ بِالنَّفْسِ وَ النَّفِيْسِ فِيْ سَبِيْلِ حُرِّيَّتِهٖ.
(١٥) يَصْعَدُ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ يَخْطُبُ حَوْلَ الْمَوْضُوْعِ الْمُحَدَّدِ.
(١٦) تَبْنِي الْحُكُوْمَةُ مَلَاجِئَ كَثِيْرَةً وَ تَحْفَظُ شُعُوْبَهَا مِنَ الْغَارَاتِ الْجَوِّيَّةِ.

التَّمْرِيْنُ (۵۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں مرغی ذبح کرتا ہوں اور مہمانوں کو کھلاتا ہوں۔
(۲) ہم اساتذہ کا احترام کرتے ہیں اور ان کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔
(۳) تو چراغ جلاتی ہے اور ہوم ورک کرتی ہے۔
(۴) تم لوگ صبح کو بیدار ہوتے ہو اور نماز کے بعد جسمانی ورزش کرتے ہو۔
(۵) تم سب کوشش کرتی ہو اور اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہو۔
(۶) ہم آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور آپ سے دعا کی امید کرتے ہیں۔
(۷) تم لوگ اپنے خاندان کے وقار کی حفاظت کرتے ہو۔
(۸) تم دونوں مظلوموں کی مدد کرتے ہو اور پیاسوں کو پانی پلاتے ہو۔
(۹) لوہا آگ میں نرم ہوتا ہے اور پگھل جاتا ہے۔
(۱۰) کمرے کی کھڑکیاں کھلتی ہیں اور خراب ہوا باہر کرتی ہیں۔
(۱۱) میں ندی میں جال ڈالتاں ہوں اور مچھلیوں کا شکار کرتا ہوں۔
(۱۲) چیتا چھلانگ لگاتا ہے اور شکار پر قابو پالیتا ہے۔
(۱۳) لوگ ایمان دار تاجر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔
(۱۴) وزیر خارجہ بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کرتا ہے اور خارجی امور پر بات کرتا ہے۔
(۱۵) ہندوستان کے وزیر اعظم جاپان کا دورہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرتے ہیں۔

الدرس الرابع عشر

فعل مستقبل

عربی زبان میں فعل مستقبل کے لیے علاحدہ کوئی مستقل صیغہ نہیں آتا۔ بلکہ فعل مضارع کے صیغوں ہی سے مستقبل کا معنی ادا کیا جاتا ہے، کیوں کہ فعلِ مضارع حال اور استقبال دو زمانوں کو بتاتا ہے۔ ہاں! کبھی فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ داخل ہوجاتا ہے تو وہ مستقبل کے لیے خاص ہوجاتا ہے۔ اور زمانۂ حال سے خالی ہوجاتا ہے۔ سین مستقبل قریب کا معنی دیتی ہے۔ اور سَوْفَ مستقبل بعید کا۔ جیسے:

- سَنَذْهَبُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ (جلد ہی ہم مدینہ منوّرہ جائیں گے)
- سَأُهْدِيْ إِلَيْكُمْ أَقْلَامًا ثَمِيْنَةً (عنقریب میں تم لوگوں کو چند قیمتی قلم ہدیہ کروں گا)
- سَوْفَ تَتَفَوَّقُ عَلٰى أَقْرَانِكَ (کچھ مدت کے بعد تو اپنے ہم عمروں پر برتری حاصل کرے گا)
- سَوْفَ يُثْمِرُ الْبُسْتَانُ فِي نِهَايَةِ الصَّيْفِ (گرمی کے اختتام پر باغ پھل دے گا)

سین کا اردو میں ترجمہ ”جلد ہی“ ”عنقریب“ جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے جو مستقبلِ قریب کو بتاتے ہیں۔ جب کہ سَوْفَ کو حرفِ تسویف کہتے ہیں، اور دونوں کو حروفِ استقبال کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں فعل سے جدا نہیں ہوتے، اور ان کے اور فعل کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے ”سَوْفَ لَايَفْعَلُ“ کہنا درست نہیں۔

التَّمْرِيْنُ (٥١)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) سَوْفَ نَشْتَرِيْ بَقَرَةً حَلُوْبًا فِي الْعَامِ الْقَابِلِ.

(٢) سَأَجِدُّ فِي تَحْقِيْقِ غَايَتِيْ.

(٣) سَوْفَ تَعْفُوْ عَنْ قُدْرَةٍ وَ تَحْظىٰ بِتَقْدِيْرِ النَّاسِ.

(٤) سَتَقُوْمُ مِصْرُ بِتَطْهِيْرِ قَنَاةِ السُّوَيْسِ مِنْ جَمِيْعِ الْعَوَائِقِ.

(٥) سَيُبَكِّرُ الْفَلَّاحَانِ فِي الذَّهَابِ إِلَى الحَقْلِ.

(٦) سَوْفَ تَرْسُوْ السُّفُنُ عَلَى الْـمَوَانِى.

(٧) سَيُلَوِّحُ الْـمُوَدِّعُوْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ بِأَيْدِيْهِمْ.

(٨) سَتُكَرِّمُ الدَّوْلَةُ الْـمُتَفَوِّقِيْنَ.

(٩) سَوْفَ نَسْتَنْشِقُ فِي هٰذِهِ الْحَدِيْقَةِ الْجَمِيْلَةِ رَوائِحَ الْأزهَارِ الْعَطِرَةِ.

(١٠) سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ. [الشعراء: ٢٢٧]

(١١) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ أَقَلُّ عَدَدًا. [الجن: ٢٤]

(١٢) سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي. [يوسف: ٩٨]

(١٣) وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ. [الضحى: ٥]

(١٤) فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهُ. [المائدة: ٥٤]

(١٥) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [البقرة: ١٣٧].

التَّمْرِيْنُ (۵۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں جلد ہی اکسپریس ٹرین سے دہلی جاؤں گا۔
(۲) میرے والدین آئندہ سال حج وزیارت کے لیے حرمین شریفین کا سفر کریں گے۔
(۳) میرے دو دوست عنقریب جامعہ اشرفیہ میں داخلہ لیں گے۔
(۴) خالد اور رشاد ایک جال خریدیں گے اور پرندوں کا شکار کریں گے۔
(۵) بھلائی کرنے والے قیامت کے دن اپنی نیکیوں کا صلہ پائیں گے۔
(٦) میں عنقریب وہ کھلا ہوا گلاب توڑوں گا اور اسے سونگھوں گا۔
(۷) عورتیں آج شام کو اکٹھا ہوں گی اور مہمانوں کے لیے کھانا پکائیں گی۔
(۸) صدر المدرسین اگلے مہینے میں سالانہ امتحان کے نتیجے کا اعلان کریں گے۔
(۹) تم دونوں اپنے خاندان کے وقار کی حفاظت کرو گے۔
(۱۰) میں آج اسپتال جاؤں گا اور اپنے بیمار دوست کی عیادت کروں گا۔
(۱۱) جامعہ کے یہ فرزند عالمی پیمانے پر دین کی خدمت کریں گے۔
(۱۲) یہ چرواہے اپنی مویشیوں کو نہر پر لے جائیں گے اور انھیں پانی پلائیں گے۔
(۱۳) یہ ہوائی جہاز تھوڑے سے وقت میں لمبی مسافت طے کرے گا۔
(۱۴) میں آج ہی پہاڑ پر جاؤں گا اور قدرتی مناظر کا مشاہدہ کروں گا۔
(۱۵) مسلمان حج کے بعد مدینہ منورہ جائیں گے اور روضۂ نبوی کی زیارت کریں گے۔

الدرس الخامس عشر

فعل مجہول اور نائب فاعل

مسندالیہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) معروف (۲) مجہول۔

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل کلام میں موجود ہو۔ جیسے مَصَّرَ الْمَنْصُوْرُ بَغْدَادَ (خلیفہ منصور نے بغداد بسایا) اس مثال میں "مَصَّرَ" (بسایا) فعل معروف ہے، کیوں کہ اس کا فاعل کلام میں مذکور ہے۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کے فاعل کو کسی وجہ سے کلام میں ذکر نہ کیا گیا ہو اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔ جیسے أُعْطِيَ الْفَقِيْرُ رُوْبِيَةً (فقیر کو ایک روپیہ دیا گیا)۔ اس مثال میں أُعْطِيَ (دیا گیا) فعل مجہول ہے، کیوں کہ اس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہے اور مفعول "فقیر" کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہے —— فعل مجہول میں جس مفعول کو فاعل کی جگہ رکھا جاتا ہے اس کو "نائب فاعل" اور "مفعولُ ما لم يُسَمَّ فاعِلُه" کہتے ہیں۔

نائب فاعل: وہ اسم ہے جو فعل مجہول کے بعد فاعل کی جگہ آئے۔

اب نائب فاعل سے متعلق چند چیزیں یاد رکھنی ضروری ہیں:

(۱) فاعل ہی کی طرح نائب فاعل بھی ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اور مرفوع ہوتا ہے۔

(۲) زیادہ تر مفعول بہ نائب فاعل بنتا ہے اور کبھی دوسرے اسماے منصوبہ بھی۔

(۳) نائب فاعل کے وہی سب احکام ہیں جو فاعل کے ہیں۔ تفصیل تم سبق نمبر گیارہ میں پڑھ چکے ہو۔

(۴) **ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ**:

ماضی مجہول اگر ثلاثی مجرّد سے بنانا ہو تو پہلے حرف کو ضمہ اور آخر سے پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے۔ جیسے فَتَحَ سے فُتِحَ ، نَصَرَ سے نُصِرَ۔

اور اگر ثلاثی مزید یا رباعی سے بنانا ہو تو اس کے ماضی معروف میں آخر سے پہلے حرف کو کسرہ اور بقیہ متحرک حروف کو ضمّہ دیا جائے۔ اور ماضی مجہول کا آخری حرف ماضی معروف ہی کی طرح ہر حال میں مفتوح رہتا ہے۔ جیسے أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ ، بَعْثَرَ سے بُعْثِرَ۔ ماضی مجہول کے چودہ صیغے یہ ہیں:

تعداد	غائب			حاضر			متکلم	
مذکر	نُصِرَ	نُصِرَا	نُصِرُوْا	نُصِرْتَ	نُصِرْتُمَا	نُصِرْتُمْ	نُصِرْتُ	نُصِرْنَا
مؤنث	نُصِرَتْ	نُصِرَتَا	نُصِرْنَ	نُصِرْتِ	نُصِرْتُمَا	نُصِرْتُنَّ		

⑤ مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ :

مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع معروف میں علامتِ مضارع کو ضمّہ دیا جائے اور آخر سے پہلے حرف کو فتحہ دیا جائے۔ جیسے يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ ، اور يُبَعْثِرُ سے يُبَعْثَرُ۔ مضارع مجہول کے چودہ صیغے یہ ہیں:

تعداد	غائب			حاضر			متکلم	
مذکر	يُنْصَرُ	يُنْصَرَانِ	يُنْصَرُوْنَ	تُنْصَرُ	تُنْصَرَانِ	تُنْصَرُوْنَ	أُنْصَرُ	نُنْصَرُ
مؤنث	تُنْصَرُ	تُنْصَرَانِ	يُنْصَرْنَ	تُنْصَرِيْنَ	تُنْصَرَانِ	تُنْصَرْنَ		

⑥ فعل مجہول عموماً فعل متعدّی سے بنتا ہے چاہے وہ بذاتِ خود متعدّی ہو جیسے أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ ، یا کسی حرفِ جر کے واسطے سے متعدّی بنا ہو۔ جیسے ذَهَبَ بِهٖ زَيْدٌ (زید اُسے لے گیا) سے ذُهِبَ بِهٖ (وہ لے جایا گیا)، اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا) سے مُرَّ بِزَيْدٍ (زید کے پاس سے گزرا گیا)۔

اور لازم سے عموماً فعل مجہول نہیں بنتا، کیوں کہ فعلِ مجہول کے لیے نائب فاعل ہوتا ہے۔ اور فعل لازم سے مفعول بہ آتا ہی نہیں کہ اس کو نائبِ فاعل بنایا جائے۔ —— ہاں! چند صورتیں ایسی ہیں جن میں فعل لازم سے بھی مجہول کا صیغہ بنتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) اس کا نائبِ فاعل مصدر ہو۔ جیسے: سُهِرَ سَهَرٌ طَوِيْلٌ (لمبی شب

بیداری کی گئی)۔

(۲) نائب فاعل ظرف ہو، جیسے: صِيْمَ رَمَضَانُ (رمضان کا روزہ رکھا گیا)۔

(۳) نائب فاعل جار و مجرور ہو۔ جیسے: فُرِحَ بِحُضُوْرِكَ (آپ کی موجودگی سے خوشی ہوئی)۔

⑦ کچھ افعال ایسے ہیں جو مجہول کی صورت میں آتے ہیں لیکن وہ فعل معروف کے معنی میں ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والا اسم مرفوع ان کا فاعل[1] ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) عُنِيَ بِه : بمعنی اِهْتَمَّ بِهٖ (۲) جُنَّ : بمعنی ذَهَبَ عَقْلُهُ

(۳) سُلَّ : بمعنی أَصَابَهُ السِّلُّ (٤) غُمَّ الْهِلَالُ: بمعنی اِحْتَجَبَ

(۵) شُدِهَ : بمعنی تَحَيَّرَ (٦) اُمْتُقِعَ لَوْنُهٗ : بمعنی تَغَيَّرَ

(۷) حُمَّ : بمعنی أَصَابَتْهُ الْحُمّٰى (۸) زُهِيَ عَلَيْنَا : بمعنی تَكَبَّرَ

(۹) طُلَّ دَمُهٗ : بمعنی هَدَرَ وَ بَطَلَ (۱۰) زُكِمَ : بمعنی أَصَابَهُ الزُّكَامُ

التَّمْرِيْنُ (۵۳)

(ماضی مجہول)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) شُذِّبَتِ أَشْجَارُ الْحَدِيْقَةِ.

(۲) لِيْمَ الْمُذْنِبَانِ عَلٰى سُوْءِ تَصَرُّفِهِمَا.

(۳) صُفَّتْ الْمَقَاعِدُ فِي الْفَصْلِ بِنِظَامٍ.

(٤) كُوْفِئَ أَخُوْكَ عَلَى اجْتِهَادِهٖ.

(۵) طُهِّرَتِ الْقُدْسُ مِنْ رِجْسِ الصَّهْيُوْنِيَّةِ.

(٦) قُضِيَ يَوْمٌ كَامِلٌ فِي الْمَحْكَمَةِ الْعَالِيَةِ.

(۱) کچھ لوگ اس اسم مرفوع کو ترکیب میں نائب فاعل ہی بناتے ہیں۔

(٧) شُرِحَتِ الْمَسْأَلَةُ فِي الْمُلْتَقَى الْعِلْمِيِّ.
(٨) هُزِمَ الْإِسْرَائِيْلِيُّوْنَ فِي لُبْنَانَ عَلىٰ يَدِ الْمُنَظَّمَاتِ الْفِدَائِيَّةِ.
(٩) قُوْبِلَ الزَّائِرُ بِالتَّرْحَابِ.
(١٠) أُقْتِيْدَ الْجُنَاةُ إِلَى الْمُحَاكَمَةِ.
(١١) عُنِيَ مَجْلِسُ الْبَرَكَاتِ بِطَبْعِ هٰذَا الْكِتَابِ.
(١٢) سُجِّلَ الْهَدَفَانِ فِي الدَّقَائِقِ الْأَخِيْرَةِ.
(١٣) بُوْيِعَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وسلم.
(١٤) أُصِيْبَ الْجُنْدِيُّ بِرَصَاصَةٍ فِي فَخِذِهِ الْيُسْرَى.
(١٥) زِيْدَ مُرَتَّبِيْ أَلْفَ رُوْبِيَةٍ.
(١٦) إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ.

التَّمْرِيْنُ (٥٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔
(۱) کپڑے واشنگ مشین میں دھوئے گئے۔
(۲) مجرموں کوان کے جرم کی سزادی گئی۔
(۳) یتیموں کی مدد کی گئی اور مظلوموں کی دادرسی کی گئی۔
(۴) سڑکیں کشادہ کی گئیں اور راستے پختہ کیے گئے۔
(۵) کتابیں وی پی کے ذریعہ بھیجی گئیں۔
(۶) دکانیں دس بجے کھولی گئیں۔
(۷) مسلمانوں پر سود خوری حرام کی گئی اور انھیں رشوت ستانی سے روکا گیا۔
(۸) مسلمان لڑکیوں کو پردے کا حکم دیا گیا اور بے پردگی سے روکا گیا۔
(۹) فتح مکہ کے دن خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا۔
(۱۰) خطوط چھانٹے گئے اور انھیں تھیلے میں ترتیب سے رکھا گیا۔

(۱۱) بقرعید کے موقع پر فربہ گائے کی قربانی کی گئی۔
(۱۲) حضرت حمزہ غزوۂ احد میں شہید کیے گئے۔
(۱۳) ہم کو اچھی باتوں کا حکم دیا گیا اور برائیوں سے روکا گیا۔
(۱۴) مدارس بند کیے گئے اور ان پر پابندیاں لگائی گئیں۔
(۱۵) کمرے کھولے گئے اور ان میں جھاڑو لگائی گئی۔

التَّمْرِيْنُ (٥٥)

(مضارع مجہول)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) تُزَارُ الْمَتَاحِفُ وَ الآثَارُ.
(٢) تُضَاءُ شَوَارِعُ الْمَدِيْنَةِ بِالْكَهْرَبَاءِ.
(٣) تُكْتَشَفُ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ بِسُهُوْلَةٍ.
(٤) تُسْتَخْدَمُ التَّعْبِيْرَاتُ الْجَيِّدَةُ فِي الْمَقَالَةِ.
(٥) يُعَدُّ الْعَصْرُ الرَّاهِنُ عَصْرَ التَّقَدُّمِ الْعِلْمِيِّ.
(٦) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ.
(٧) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ.
(٨) يُنَالُ الْمَجْدُ بِالْعَمَلِ الدَّائِبِ وَ السَّعْيِ الْمُتَوَاصِلِ.
(٩) يُخْتَبَرُ الصَّدِيْقُ عِنْدَ بَلِيَّةٍ.
(١٠) يُزْرَعُ الْقَمْحُ فِي الْخَرِيْفِ وَ يُحْصَدُ فِي الرَّبِيْعِ.
(١١) تُغْلَقُ الْمَدَارِسُ الدِّيْنِيَّةُ بِالْهِنْدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.
(١٢) تُفْرَضُ الْقُيُوْدُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ.
(١٣) تُعْرَفُ مَوَاهِبُ الرَّجُلِ بِحُسْنِ اخْتِيَارِهِ.
(١٤) يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ.
(۱۵) عِنْدَ الاِمْتِحَانِ، يُكْرَمُ الْمَرْءُ أَوْ يُهَانُ.

التَّمْرِيْنُ (٥٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) بچوں کو نہلایا جائے گا اور ان کے کپڑے بدلے جائیں گے۔
(۲) جوتے کارخانوں میں چمڑے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
(۳) گرمی میں ہلکے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔
(۴) ٹرین سے سامان بھیجے اور منگائے جاتے ہیں۔
(۵) درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔
(۶) عید میلاد النبی کے موقع پر مذہبی جلسے منعقد کیے جاتے ہیں۔
(۷) کھجور کا مغز کھایا جاتا ہے اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے۔
(۸) گنّے کی کھیتی ہندوستان میں کی جاتی ہے۔
(۹) جسمانی ورزش کے ذریعہ اعصاب کو مضبوط کیا جاتا ہے۔
(۱۰) فسادات بھڑکائے جاتے ہیں اور دکانیں اور مکانات جلائے جاتے ہیں۔
(۱۱) اللہ تعالیٰ سے خیر کی توفیق مانگی جاتی ہے۔
(۱۲) بڑوں کا احترام کیا جاتا ہے اور چھوٹوں پر شفقت کی جاتی ہے۔
(۱۳) درس گاہیں جھاڑی جاتی ہیں اور ان میں فرش بچھائے جاتے ہیں۔
(۱۴) لفافے پر ڈاک ٹکٹ چپکائے جاتے ہیں اور انھیں لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے۔
(۱۵) خوں ریز جنگوں میں فوجی مارے جاتے ہیں اور انھیں وطن کی سرزمین پر دفن کیا جاتا ہے۔

الدرس السادس عشر

فعل منفی

عربی زبان کے دو جملے ہیں ان کے ترجمہ پر غور کرو۔(۱) مَا سَافَرْتُ إِلَى الْوِلَايَاتِ الْمُتَّحِدَةِ الْأَمِيرِيكِيَةِ (میں نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سفر نہیں کیا)۔(۲) غَيَّرَ الْأَطْفَالُ مَلَابِسَهُمْ۔(بچوں نے اپنے کپڑے بدلے)۔

پہلے جملہ سے امریکہ کا سفر نہ کرنا معلوم ہوتا ہے، جب کہ دوسرے جملہ سے بچّوں کا کپڑے تبدیل کرنا سمجھ میں آتا ہے۔اس سے پتہ چلا کہ کچھ فعل ایسے ہیں جن سے کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہوتا ہے، اور کچھ فعل وہ ہیں جن سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا سمجھ میں آتا ہے۔ پہلی قسم کے فعل کو فعلِ مثبت کہتے ہیں، اور دوسری قسم کے فعل کو فعل منفی کہتے ہیں۔

اب تک فعل ماضی اور مضارع کے ''مثبت'' جملوں کی مشقیں دی گئیں، اب اس سبق میں منفی کے بارے میں بیان کیا جارہا ہے۔

① ماضی منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی کے شروع میں لفظ ''مَا'' بڑھادیا جائے۔ جیسے كَتَبَ سے مَا كَتَبَ ،اور ذَهَبَ سے مَا ذَهَبَ۔

اس ''مَا'' کو ''مائے نافیہ'' کہتے ہیں۔ یہ ماضی کے لفظ میں کوئی عمل اور کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔ہاں! معنی میں یہ تبدیلی ضرور کرتا ہے کہ مثبت کو منفی بنادیتا ہے۔ماضی منفی کے صیغے ماضی مثبت ہی کی طرح ہوتے ہیں۔

② مضارع منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں ''لَا'' بڑھادیا جائے۔ جیسے يَفْتَحُ سے لَا يَفْتَحُ۔اس کو ''مضارع منفی بہ لا'' کہتے ہیں ''مَا'' ہی کی طرح ''لَا'' بھی فعل مضارع کے لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔منفی

کی گردان مثبت ہی کی گردان کی طرح ہوتی ہے۔

(۳) "مَا" زیادہ ترفعل ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے اور کبھی مضارع کی نفی کے لیے بھی آتا ہے، جیسے وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ. (لقمان:۳۴) جب کہ "لَا" زیادہ ترفعل مضارع کی نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کبھی فعل ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن اس کے لیے دو باتوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے: (۱) فعل ماضی کے ساتھ ہی "لَا" دوبارہ آئے۔ جیسے فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى (۲) ماضی، دُعا کے معنی میں ہو، جیسے لَانَامَتْ أَعْيُنُ الْجُبَنَاءِ۔ (بزدلوں کی آنکھیں نہ سوئیں)۔

التَّمْرِيْنُ (٥٧)

(ماضی منفی)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ الْيَوْمَ عَلَى الْمِئْذَنَةِ.

(٢) مَا قَرَأَ هٰذَا التِّلْمِيْذُ الْقُرْاٰنَ الْكَرِيْمَ بِتَرْتِيْلٍ جَيِّدٍ.

(٣) مَا تَدَارَسَ هٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانُ فُنُوْنَ الْحَرْبِ.

(٤) مَا قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ النِّسَاءَ وَ الصِّبْيَانَ وَ الشُّيُوْخَ بَعْدَ فَتْحِ الْمُدُنِ قَطُّ.

(٥) مَا نَجَحَتِ الْمُؤَامَرَاتُ الْمُدَبَّرَةُ ضِدَّ الْمُسْلِمِيْنَ.

(٦) مَا سَارَتْ سِيَاسَتُنَا الْإِقْتِصَادِيَّةُ فِي الْإِتِّجَاهِ السَّلِيْمِ.

(٧) مَا خَطَرَتْ فِي ذِهْنِيْ هٰذِهِ الْخَوَاطِرُ الرَّائِعَةُ.

(٨) مَا أَقْلَقَ قَائِدَ الْجَيْشِ كَثْرَةُ أَعْدَائِهِ.

(٩) مَا جَعَلَ اللهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ.

(١٠) مَا عَابَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ.

(١١) مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. [الأنعام: ٩١]

(١٢) وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ. [الحج: ٧٨]

(١٣) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. [الأنبياء: ١٠٧]

(١٤) وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ. [النحل: ١١٨]

(١٥) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ. [الأنبياء: ٣٤]

التَّمْرِيْنُ (٥٨)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) دونوں شریک کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوئے۔
(۲) خالد اور محمود نے جھوٹوں کی بات پر کان نہیں دھرا۔
(۳) گزشتہ سال ہماری تجارت فائدہ مند نہ رہی۔
(۴) میری لاٹھی گم ہوگئی اور میں نے اسے نہیں پایا۔
(۵) ممتحن نے پرائمری اسکول کے طلبہ سے سخت سوال نہیں کیے۔
(۶) ہوا چلی اور بارش نہیں ہوئی۔
(۷) ان دونوں جوانوں نے ندی میں تیرنا نہیں سیکھا۔
(۸) ان دونوں طالبات نے نہ اپنے سبق یاد کیے اور نہ ہوم ورک کیا۔
(۹) میں نے اس سال اپنے باغ میں آم کے درخت نہیں لگائے۔
(۱۰) محنتی لڑکے نے اپنے اسباق سے جی نہیں چرایا۔
(۱۱) عرب حکومت نے عازمین حج کو تجارتی لین دین کی اجازت نہیں دی۔
(۱۲) اِن کاریگروں نے اپنا کام بحسن وخوبی انجام نہیں دیا۔
(۱۳) وہ دونوں سیّاح فرانس کی راجدھانی پیرس سے واپس نہیں ہوئے۔
(۱۴) اُن دونوں ملازمین نے اپنی ذمہ داری پورے اخلاص کے ساتھ نہیں نبھائی۔
(۱۵) میں نے یہ دوا سرکاری اسپتال سے لی، میڈیکل اسٹور سے نہیں خریدی۔

التَّمْرِيْنُ (٥٩)

(مضارع منفی)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لَا تَسْبَحُ الْحَمَامَةُ فِي الْمَاءِ.

(٢) لَا تُمْطِرُ السَّمَاءُ ذَهَبًا وَ لَا فِضَّةً.

(٣) لَا يَذْهَبُ الطُّلَّابُ خِلَالَ التَّعْلِيْمِ إِلَى السُّوْقِ.

(٤) أَنْتَ لَا تَبِيْعُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ بِأَكْثَرَ مِنَ السِّعْرِ الْمُحَدَّدِ.

(٥) لَا يَعْرِفُ قِيْمَةَ الصِّحَّةِ إِلَّا الْمَرِيْضُ.

(٦) لَا يَحْرُثُ الْفَلَّاحُوْنَ الْأَرْضَ الْقَاحِلَةَ.

(٧) تَجْرِي الرِّيَاحُ بِمَا لَا تَشْتَهِيْ السُّفُنُ.

(٨) لَا تَدُوْمُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ.

(٩) لَا يَعِيْبُ الْمُسْلِمُ طَعَامًا وَّ شَرَابًا.

(١٠) لَا يَأْمَنُ الْعَجُوْلُ مِنَ الْعِثَارِ.

(١١) لَا أَسْمَعُ النَّمِيْمَةَ.

(١٢) لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

(١٣) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

(١٤) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

(١٥) لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ أَخِيْهِ إِلَّا عَنْ طِيْبِ نَفْسِهٖ.

(١٦) لَا يُضِيْعُ اللّٰهُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ. [......]

(١٧) لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ. [النساء: ١٤٨]

(١٨) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا. [البقرة: ٢٨٦]

(١٩) لَا يَسْتَوِيْ أَصْحٰبُ النَّارِ وَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ. [الحشر: ٢٠]

(٢٠) مَا تَرىٰ فِي خلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ. [الملك: ٣]

التَّمْرِيْنُ (٦٠)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ میوہ فروش سنترہ نہیں بیچتا ہے۔

(۲) وہ دونوں طلبہ اپنے روشن مستقبل کے لیے کوشش نہیں کرتے۔

(۳) ظالم کبھی بھی فلاح نہیں پائیں گے۔

(۴) یہ دونوں استانیاں آج پڑھانے کے لیے پرائمری اسکول نہیں جائیں گی۔

(۵) یہ لاری اسٹیشن نہیں جارہی ہے۔

(۶) یہ خادمہ مشکل کام کرتی ہے اور نہیں تھکتی۔

(۷) یہ طلبہ پڑھتے ہیں اور کھیل میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

(۸) یہ دونوں کھلاڑی اس کشادہ میدان میں فٹ بال نہیں کھیلتے۔

(۹) یہ دونوں لڑکیاں باغوں کی سیر کرتی ہیں اور پھول نہیں توڑتیں۔

(۱۰) یہ طلبہ لائبریری کی کتابوں کی حفاظت نہیں کرتے۔

(۱۱) خالد ریڈیو سے خبریں سنتا ہے اور ٹیلی ویژن کے پروگرام نہیں دیکھتا۔

(۱۲) کالج کے طلبہ عصری علوم کی کتابیں پڑھتے ہیں اور دینی تعلیم حاصل نہیں کرتے۔

(۱۳) وہ اکسپریس ٹرین اِس اسٹیشن سے نہیں گزرتی۔

(۱۴) کبوتر دانہ چنتا ہے اور گوشت نہیں کھاتا۔

(۱۵) یہ دونوں کسان گیہوں بوتے ہیں اور گنّے کی کھیتی نہیں کرتے۔

الدرس السابع عشر

ماضی بعید اور ماضی استمراری

فارسی زبان میں فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی احتمالی (۶) ماضی تمنائی۔ اِن سب کی تعریف تم فارسی قواعد کی کتابوں میں پڑھ چکے ہو۔ فارسی ہی سے اردو زبان میں بھی ماضی کی یہ چھ قسمیں آئی ہیں۔

لیکن عربی زبان میں فعل ماضی کی یہ باضابطہ قسمیں نہیں ہیں، اسی لیے عربی قواعد کی کتابوں میں ان قسموں کا باضابطہ کوئی بیان نہیں ملتا۔ ہر زبان کے اپنے کچھ خصائص و امتیازات ہوتے ہیں جن کا دوسری زبانوں میں پایا جانا ضروری نہیں۔ اسی طرح ہر زبان کے کچھ قواعد اور کچھ اصطلاحات ہوتی ہیں جن کو دوسری زبان پر مسلّط نہیں کیا جاسکتا۔

بہر حال اگر عربی زبان میں ماضی بعید کا معنی ادا کرنا ہو تو لفظ "كَانَ" فعل ماضی کے شروع میں بڑھا دیا جائے، جیسے سَمِعَ سے كَانَ سَمِعَ (اس نے سنا تھا)، لَقِيَ سے كَانَ لَقِيَ (اس نے ملاقات کی تھی۔)

اور اگر ماضی استمراری کا معنی ادا کرنا ہو تو لفظ "كَانَ" فعلِ مضارع کے شروع میں بڑھا دیا جائے، جیسے يَكْتُبُ سے كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا، وہ لکھ رہا تھا)، يَذْهَبُ سے كَانَ يَذْهَبُ (وہ جاتا تھا، یا وہ جا رہا تھا۔)

تنبیہ: خیال رہے کہ "كَانَ" فعل ناقص ماضی متصرّف ہے، اور ہر ماضی متصرّف کی طرح اس کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں، یہ بھی ہر فعلِ ناقص کی طرح ایک اسمِ مرفوع چاہتا ہے جسے نحویوں کی اصطلاح (خاص بولی) میں "كَانَ کا اسم" کہتے ہیں۔ وہ اسمِ ضمیر بھی ہوتا ہے اور اسمِ ظاہر بھی۔ اور اس کے بعد آنے والا ماضی یا مضارع کا صیغہ

واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اس اسم کے مطابق ہوتا ہے، کیوں کہ اس ماضی اور مضارع کے صیغے میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس اسم کی طرف لوٹتی ہے، پھر یہ فعل (ماضی یا مضارع) اپنے فاعل یا نائب فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر "کَانَ" کی خبر بنتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ "کَانَ" کا اسم مرفوع اس کے بعد ہی لایا جاتا ہے، اُس فعلِ ماضی و مضارع کے بعد نہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ● وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ. [البقرہ: ٣٤] ● اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۝ . [یوسف:٢٦] ● قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ [المائدۃ:٧٥] ● اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ۝ [المائدۃ:١٠٤] ● قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ [المؤمنون:٦٦] ● وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝ [البقرۃ:٥٧]

کَانَ کے استعمال کا یہ وہ طریقہ ہے جو زیادہ مشہور و مُروّج بھی ہے اور لغوی قیاس اور لسانی ضابطے کے ساتھ مطابقت بھی رکھتا ہے۔

● لیکن اس کے برخلاف "کَانَ" کا استعمال اس طرح بھی ہوتا ہے کہ اس کے بعد براہِ راست ماضی یا مضارع کا صیغہ لایا جائے اور اسم مرفوع کو ان سب کے بعد ذکر کیا جائے۔ اس کی مثالیں قرآنِ کریم سے درج ذیل ہیں:

● وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ۝ [الأعراف: ١٣٧] ● اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ [یونس:٧١] ● قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ [الأعراف:٧٠] ● ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا [غافر:٢٢] ● فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ [غافر:٨٥]

اِس طریقۂ استعمال میں فعل ناقص کے ساتھ مذکر کے صیغہ میں پوشیدہ ضمیر، ضمیر شان اور مونث کے صیغے میں پوشیدہ ضمیر، ضمیر قصہ ہوتی ہے جو اس فعل ناقص کا اسم ہوتی ہے،

اور اس کے بعد آنے والا جملہ اس کی خبر ہوتا ہے، اور اُس ضمیر شان وقصّہ کے ابہام کو دور کرتا ہے۔

● یاد رہے کہ کَانَ معروف ہی استعمال ہوتا ہے، بعد والا فعل چاہے معروف ہو یا مجہول۔ جیسے کَانَ زَ یْدٌ یَامُرُ (زید حکم دے رہا تھا)۔ کَان زَ یْدٌ یُوْ مَرُ (زید کو حکم دیا جارہا تھا۔)

منفی بنانے کا طریقہ:

جیسا کہ تم پڑھ چکے ہو کہ ماضی کی نفی کے لیے عموماً مائے نافیہ آتا ہے اور ماضی بعید والی صورت میں (کان اور اس کے بعد والا فعل) دونوں فعل ماضی ہی ہوتے ہیں اس لیے اس کے شروع میں "مَا" نافیہ بڑھا کر اسے مثبت سے منفی بنا لیتے ہیں جیسے کَانَ کَتَبَ سے مَا کَانَ کَتَبَ (میں نے نہیں لکھا تھا)۔

لیکن ماضی استمراری والی صورت میں چوں کہ "کَانَ" فعل ماضی ہے اور بعد کا فعل، فعل مضارع ہوتا ہے اس لیے اس سے منفی کا معنی ادا کرنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) کَانَ کے شروع میں مانافیہ بڑھا دیا جائے جیسے کَانَ یَشْرَبُ سے مَا کَانَ یَشْرَبُ (وہ نہیں پیتا تھا)۔

(۲) کَانَ کے بعد والے فعل مضارع سے پہلے لا نافیہ لگا دیا جائے جیسے کَانَ یَشْرَبُ سے کَانَ لَا یَشْرَبُ ۔(وہ نہیں پیتا تھا)۔

قرآن کریم میں بھی یہ دونوں طریقے موجود ہیں، جیسے:

(۱) مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ [الشوری: ۵۲]

(۲) كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ [المائدة: ۷۹]

التَّمْرِيْنُ (٦١)

(ماضی بعید)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) كُنْتُ اشْتَرَيْتُ دَوَاءً مِنَ الصَّيْدَلِيَّةِ.
(٢) كُنَّا أَغَثْنَا الْـمَلْهُوْفِيْنَ.
(٣) كَانَتِ السَّفِيْنَةُ لَاحَتْ مِنْ بَعِيْدٍ.
(٤) مَا كَانَ الرَّئِيْسُ زَارَ جَبْهَةَ الْقِتَالِ.
(٥) مَا كَانَ النَّحْلُ خَرَجَ مِنَ الْخَلِيَّةِ.
(٦) مَا كُنْتُ عَرَفْتُ الْأَمْرَ كَامِلًا.
(٧) كُنْتُ سَاهَمْتُ بِالْأَلْعَابِ الرِّيَاضِيَّةِ.
(٨) كَانَتْ الطَّالِبَةُ الْـمُجْتَهِدَةُ حَصَلَتْ عَلَى جَائِزَةِ التَّفَوُّقِ.
(٩) كَانَ الْـمُسَافِرُ ضَلَّ طَرِيْقَهُ فِي الصَّحْرَاءِ.
(١٠) كَانَتْ صُحُفُ الْأَمْسِ احْتَوَتْ عَلَى أَنْبَاءٍ سَارَّةٍ.
(١١) كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ اسْتُخْلِفَ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم.
(١٢) كَانَ الْجُنُوْدُ بَذَلُوْا الْجُهُوْدَ لِطَرْدِ الْعَدُوِّ مِنَ الْوَطَنِ.
(١٣) كَانَ رِجَالُ الْبُوْلِسِ قَضَوْا عَلَى الْإِشَاعَاتِ الْكَاذِبَة.
(١٤) كَانَتِ الْأَطِبَّاءُ عَالَجُوْا الْـمَرْضىٰ وَ سَاعَدَتْهُمْ مُمَرِّضَاتٌ.
(١٥) كَانَ الرَّجُلُ خَافَ مِنَ النَّمِرِ وَ تَسَلَّقَ شَجَرَةً عَالِيَة.
(١٦) كَانَ عَبْدُ اللهِ بنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعَ مِنْ فِي رَسُوْلِ الله سَبْعِيْنَ سُوْرَةً.
(١٧) كَانتِ الْـمَصَاحِف كُتِبَتْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بن عَفَّانَ رضي الله عنه.
(١٨) كَانَتْ مِصْرُ فُتِحَتْ فِي عَهْدِ الْخَلِيْفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رضي الله عنه.
(١٩) كَانَ النَّاسُ اسْتَقْبَلُوْا الرَّبِيْعَ فِي فَرْحَةٍ وَ وَدَّعُوْهُ فِي أَسَفٍ.

التَّمْرِيْنُ (٦٢)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ہم نے دوستوں کا راز فاش نہیں کیا تھا۔

(۲) کچھ دن پہلے میرے شہر میں ایک دینی جلسے کا انعقاد کیا گیا تھا۔

(۳) گزشتہ رات بلّی نے دودھ پی لیا تھا۔

(۴) دوسری عالمی جنگ میں امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم گرایا تھا۔

(۵) آزادی ہند کی تحریک میں سنّی علما نے اہم کردار نبھایا تھا۔

(۶) وہ خطوط رجسٹرڈ ڈاک سے نہیں بھیجے گئے تھے۔

(۷) سیاسی لیڈروں نے صدر جمہوریۂ ہند سے ملاقات کی تھی۔

(۸) یورپی سیاحوں نے ایک انگریزی ہفت روزہ خریدا تھا۔

(۹) میں نے جمعہ کے دن غسل کیا تھا۔

(۱۰) سُعاد اپنے والد کی وفات پر غمگین ہوئی تھی۔

(۱۱) ساجد نے ریڈیو سے خبریں سنی تھی۔

(۱۲) میں نے فون پر اپنے دوست سے رابطہ کیا تھا۔

(۱۳) شکاریوں نے بندوق سے فائر کیا تھا۔

(۱۴) استاذ نے طلبہ کے سامنے سبق کی تشریح کی تھی۔

(۱۵) مانیٹر نے مشکل الفاظ چاک سے تختۂ سیاہ پر لکھے تھے۔

(۱۶) زینب نے اپنے ماموں سے قرآن مجید پڑھا تھا۔

التَّمْرِيْنُ (٦٣)

(ماضی استمراری)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) كَانَ وَلَدِيْ يُعِيْنُنِيْ عَلىٰ نَوَائِبِ الدَّهْرِ.
(٢) كَانَتِ الْخَادِمَاتُ يَصْبُبْنَ الْقَهْوَةَ فِي الْفَنَاجِيْنِ وَ الكُؤُوْسِ.
(٣) كَانَ الْوَلَدَانِ يَهَشَّانِ لِلِقَائِهِمَا.
(٤) كَانَ أفْرَادُ أُسْرَتِيْ يُعِدُّوْنَ بَرْنَامَجًا لِاسْتِقْبَالِ الضُّيُوْفِ.
(٥) كَانَتْ أَطْيَافُ النَّسِيْمِ تُدَاعِبُ وُجُوْهَنَا فِي رِقَّةٍ وَ لُطْفٍ.
(٦) كَانَ الْقَمَرُ يُرْسِلُ أَشِعَّتَه الْفِضِّيَّةَ.
(٧) كَانَتِ الْفَتَيَاتُ يُقْبِلْنَ عَلى الدِّرَاسَةِ.
(٨) كَانَ الطُّلَّابُ يَتَسَابَقُوْنَ فِي الْعَدْوِ.
(٩) كُنْتُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ السِّبَاحَةَ مِنْ قَبْلُ.
(١٠) كَانَتِ الْكَلِمَاتُ الصَّعْبَةُ تُكْتَبُ عَلى السَّبُّوْرَةِ بِالطَّبَاشِيْرِ.
(١١) كُنَّا نَسْمَعُ الْإِذَاعَةَ لِعُمُوْمِ الْهِنْدِ.
(١٢) وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝٤٥ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝[المدثر: ٤٥]
(١٣) وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا [البقرة: ٨٩]
(١٤) وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ. [البقرة: ٧٥]
(١٥) وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢٨[يونس: ٢٨]
(١٦) وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٩٣ [الأنعام: ٩٣]
(١٧) مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝٢٠ [هود: ٢٠]
(١٨) وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝٨٢ [الحجر: ٨٢]
(١٩) قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝٦٦[المؤمنون: ٦٦]

التَّمْرِيْنُ (٦٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) وہ دونوں طلبہ ایک دینی جلسے میں نعت شریف پڑھتے تھے۔
(۲) صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان ومال کو قربان کرتے تھے۔
(۳) امام احمد رضا لوگوں کو عشق رسول کی تعلیم دیتے تھے۔
(۴) میں برق رفتار گاڑی سے ہوائی اڈے جاتا تھا۔
(۵) وزارت تعلیم درسی کتابیں لکھنے کا اہتمام کرتی تھی۔
(٦) فوج اور باغیوں کے درمیان خونی جھڑپیں ہوتی تھیں۔
(۷) دو نوجوان محکمۂ پولیس میں بھرتی ہونا چاہتے تھے۔
(۸) طبّی ماہرین بیماریوں سے بچاو کے موضوع پر لکچر دیتے تھے۔
(۹) بہت سے بچے والدین کی لاپروائی سے پولیو کا شکار ہوجاتے تھے۔
(۱۰) ہندوستان کے تاجر، زیورات، سوتی کپڑے اور بجلی کے سامان باہر بھیجتے تھے۔
(۱۱) عمران اپنے والدین کو خط لکھتا تھا اور جاڑے کے کپڑے منگاتا تھا۔
(۱۲) مشرکین عرب زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے۔
(۱۳) اللہ کے نبی حضرت اسماعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیتے تھے۔
(۱۴) قومی لیڈر سیاسی موضوعات پر تقریریں کرتے تھے۔
(۱۵) ہندوستان کے فوجی میدانِ جنگ میں اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔
(۱٦) اِیَر ہوسٹس ہوائی جہاز کے مسافروں سے بے اعتنائی نہیں برتتی تھی۔

الدرس الثامن عشر

فعل امر

تم سبق نمبر بارہ میں پڑھ چکے ہو کہ فعلِ امر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فاعلِ مُخاطَب سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے اور وہ لامِ امر سے خالی ہو۔ جیسے اِذْهَبْ (تو جا)، اِسْتَمِعْ (تو غور سے سُن)۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حقیقی امر، امر حاضر معروف ہی ہے۔ بقیہ امر حاضر مجہول اور امر غائب و متکلّم معروف و مجہول، مضارع مجزوم کے تحت داخل ہیں۔ کیوں کہ ان میں فاعلِ مخاطَب سے کسی کام کرنے کا مطالبہ نہیں ہوتا۔ اور ان پر لامِ امر داخل ہوتا ہے جو فعل کو جزم دیتا ہے۔

① امر حاضر معروف، فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مضارع کی علامت ''ت'' حذف کر دو، پھر دیکھو کہ پہلا حرف، متحرّک ہے یا ساکن۔

(الف) اگر پہلا حرف، ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل [۱] بڑھا دو۔ لیکن ہمزہ بڑھانے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لو کہ مضارع کے دوسرے حرف (جسے عین کلمہ کہتے ہیں) پر کون سی حرکت ہے، ضمّہ، فتحہ یا کسرہ؟

اگر عین کلمہ پر ضمّہ ہو تو شروع میں آنے والے ہمزۂ وصل کو بھی ضمّہ دو اور آخری حرف اگر حرفِ علّت نہ ہو تو اُسے ساکن کر دو۔ جیسے تَنْصُرُ سے أُنْصُرْ، تَكْتُبُ سے أُكْتُبْ۔

اور اگر آخری حرف، حرفِ علّت ہو تو اُسے گرا دو۔ جیسے تَدْعُوْ سے أُدْعُ۔

اور اگر عین کلمہ پر فتحہ یا کسرہ ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مکسور لاؤ اور آخری حرف اگر

(۱) ہمزہ کی قسموں کا تفصیلی بیان الدرس الثامن عشر ''تمرین الإنشاء'' میں دیکھیں۔

حرف علّت نہ ہوتو اُسے ساکن کردو۔ جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور اگر وہ حرفِ علّت ہوتو اسے گرادو۔ جیسے تَخْشیٰ سے اِخْشَ ، اور تَرْمِيْ سے اِرْمِ۔

(ب) اور اگر علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرّک ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل بڑھانے کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف آخری حرف کو ساکن کردو اگر وہ حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے تَضَعُ سے ضَعْ (تو رکھ)، تَدَعُ سے دَعْ (تو چھوڑ)، تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ ، تَتَعَلَّمُ سے تَعَلَّمْ۔ اور آخر میں حرفِ علّت ہوتو اُسے گرادو۔ جیسے تَقِيْ سے "قِ" (حفاظت کر)۔ تَفِيْ سے "فِ" (پورا کر) تَلِيْ سے "لِ" (قریب ہو)

(ج) مذکورہ بالا طریقہ امر واحد مذکر حاضر بنانے کا ہے۔ تثنیہ، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنّث حاضر کے صیغے بنانے میں بھی سارا عمل وہی ہوگا جو اوپر بتایا گیا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ان صیغوں میں آخری حرف کو ساکن نہیں کیا جاتا اور نہ حرف علّت کو گرایا جاتا ہے۔ بلکہ ان کے آخر سے نونِ اعرابی کو گرادیا جاتا ہے اور جمع مؤنّث کا نون امر کے صیغے میں بھی باقی رہتا ہے۔ جیسا کہ نیچے دی ہوئی امر حاضر کی گردان سے صاف ظاہر ہے:

امر کی گردان

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
أُنْصُرْ	أُنْصُرَا	أُنْصُرُوْا	أُنْصُرِيْ	أُنْصُرَا	أُنْصُرْنَ

(د) بابِ افعال کے امر حاضر کا ہمزہ قطعی ہے، وصلی نہیں۔ اس لیے وہ مضموم یا مکسور نہیں ہوتا، بلکہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے تُكْرِمُ سے أَكْرِمْ ، تُسْلِمُ سے أَسْلِمْ ، تُنْظِرُ سے أَنْظِرْ وغیرہ۔

یہ قیاسی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر آتا ہے:

۱- بعض جمع کے صیغوں کی ابتدا میں۔ جیسے أَوْلَاد، أَنْفُس، أَتْقِيَاءُ، أَفَاضِلُ۔

۲- چار حرفی ماضی، اس کے امر حاضر اور مصدر میں۔ جیسے أَحْسَنَ، أَحْسِنْ، إِحْسَان۔

۳- مضارع کے واحد متکلّم کے صیغہ میں۔ جیسے أَكْتُبُ، أُكْرِمُ، أَنْطَلِقُ، أَسْتَغْفِرُ۔

۴- أَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسم تفضیل اور صفتِ مشبّہ میں۔ جیسے أَفْضَلُ، أَحْمَرُ۔

ہمزۂ قطعی چار حرفی مضارع کے واحد متکلّم کے صیغے میں مضموم ہوتا ہے اور اس کے مصدر میں مکسور ہوتا ہے اور بقیہ جگہوں پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٦٥)

(فعل امر)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اِحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً وَ صَدِيْقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ
فَإِنِ انْقَلَبَ الصَّدِيْقُ فَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمَضَرَّةِ

(٢) يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ. (البخاری ومسلم)

(٣) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ. (أخرجه الطبرانی فی الکبیر)

(٤) اِغْسِلْ يَدَيْكَ قَبْلَ قَبْلَ الْأَكْلِ وَ بَعْدَه وَ نَظِّفْ أَسْنَانَكَ وَ لَا تُدْخِلِ الطَّعَامَ عَلَى الطَّعَامِ.

(٥) أُدْخُلِ الْبُسْتَانَ، وَمَتِّعْ نَفْسَكَ بِمَنْظَرِهٖ وَ لَا تَعْبَثْ بِأَزْهَارِهٖ وَ ثِمَارِه.

(٦) يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَ أَكْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ فَإِنِّيْ رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ. (رواه مسلم في صحيحه)

(٧) مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشَرِ سِنِيْنَ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. (رواه أبو داود في سننه)

(٨) دَعْ مَا يَرِ يْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِ يْبُكَ. (رواه الترمذي و النسائي)

(٩) أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ. (رواه أبوداود والترمذي)

(۱۰) كُنْ فِي الدُّنْيا كأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

(أخرجه البخاري والترمذي و ابن ماجه)

(۱۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا [آل عمران: ۱۰۳]

(۱۲) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [البقرة: ۲۳۸]

التَّمْرِيْنُ (٦٦)

درج ذیل آیات واحادیث کا اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى [طه: ٤٣، ٤٤]

(۲) وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [الحشر: ۷]

(۳) وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ [الإسراء: ۳۵]

(٤) وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى [طه: ۱۳۲]

(٥) وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى [طه: ٦٩]

(٦) وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَ اشْرَبِيْ وَ قَرِّيْ عَيْنًا [مريم: ۲۵، ۲٦]

(۷) غَطُّوا الإِنَاءَ، وَ أَوْكُوْا السِّقَاءَ وَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَ أَطْفِئُوا السِّرَاجَ. (رواه مسلم فی صحيحه)

(۸) أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أن يَّجِفَّ عَرَقُهُ. (رواه البيهقي)

(۹) فُكُّوْا الْعَانِيَ ، أَجِيْبُوْا الدَّاعِيَ، وَ أَطْعِمُوْا الجَائِعَ ، وَ عُوْدُوا الْمَرِيْضَ. (رواه البخاري عن أبي موسى الأشْعَرِي).

(۱۰) عِفُّوْا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاءُكُمْ ، وَ بَرُّوْا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ. (رواه الحاكم عن أبي هريرة)

(۱۱) طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ. (رواه الطبرانی عن ابن عمر).

(۱۲) اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَ ارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ ، وَ أَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا ، وَ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا ، وَ لَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. (أخرجه أحمد و الترمذی و البیهقی)

التَّمْرِيْنُ (٦٧)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اس مرغی کو بلّی سے بچاؤ۔

(۲) تم (عورتیں) اللہ کا شکر ادا کرو۔

(۳) اپنے بھائیوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔

(۴) تم دونوں طلبہ اور اساتذہ کے سامنے عربی میں تقریر کرو۔

(۵) تو (عورت) خاموش رہ اور میری بات سن۔

(۶) تم دونوں راستے میں آہستہ چلو۔

(۷) تم دونوں بازار جاؤ اور ضرورت کے سامان خریدو۔

(۸) میرے لیے ایک سواری کرایہ پر لو اور اسے گھر کے پاس لاؤ۔

(۹) ان گھنے درختوں کے سائے میں بیٹھو۔

(۱۰) بندوق لے اور اس فاختہ کا شکار کر۔

(۱۱) تم سب (عورتوں) اپنے بچوں کی تربیت کرو اور انھیں بلند اخلاق سکھاؤ۔

(۱۲) تو (عورت) چراغ جلا اور چولھے کی آگ بجھا دے۔

(۱۳) وقت کی قدر و قیمت سمجھ اور اسے کام میں لا۔

(۱۴) تم دونوں اس باغ سے کھلے ہوئے دو گلاب توڑو۔

(۱۵) بھلائی کرنے والوں کے ساتھ بھلائی کر اور برائی کرنے والوں کو معاف کر دے۔

الدرس التاسع عشر

فعلِ نہی

فعلِ نہی وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام سے باز رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ جیسے لَا تُشْرِكْ (شرک نہ کر)، لَا تَسْتَكْبِرْ (تکبّر نہ کر)۔

① یہ فعل کی کوئی مستقل قسم نہیں ہے بلکہ فعلِ مضارع مجزوم ہی کی ایک شکل ہے۔ مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں: (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر (۴) لائے نہی (۵) إِنْ شرطیہ۔ ان سب کا بیان اور مشقیں آگے آرہی ہیں۔

② فعلِ نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعلِ مضارع کے شروع میں لائے نہی لے آؤ۔ یہ "لَا" فعل مضارع کے صیغوں میں درج ذیل تفصیل کے مطابق عمل کرتا ہے:

(الف) درج ذیل پانچ صیغوں میں آخری حرف کو ساکن کر دیتا ہے: (۱) يَفْعَلُ (واحد مذکر غائب) (۲) تَفْعَلُ (واحد مؤنّث غائب) (۳) تَفْعَلُ (واحد مذکر حاضر) (۴) أَفْعَلُ (واحد متکلّم) (۵) نَفْعَلُ (متکلّم مع الغیر)۔ ـــــ جیسے لَا يَذْهَبْ ، لَا تَذْهَبْ ، لَا تَذْهَبْ ، لَا أَذْهَبْ، لَا نَذْهَبْ۔

یہ اس وقت ہے جب ان کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو اور اگر آخر میں حرفِ علّت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے۔ جیسے لَا يَخْشَ ، لَا يَدْعُ ، لَا يَرْمِ۔

(ب) سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ چار تثنیہ کے صیغے، اور تین صیغے جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر، اور واحد مؤنّث حاضر۔ جیسا کہ نیچے آنے والی نہی کی گردان سے واضح ہے۔

③ مضارع کے دو صیغوں میں نونِ بنائی ہوتا ہے۔ (۱) جمع مؤنّث غائب (۲) جمع مؤنّث حاضر۔ اس لیے ان میں وہ بدستور باقی رہتا ہے۔ لائے نہی کا اس پر کوئی لفظی اثر نہیں ہوتا۔

④ لائے نہی غائب، حاضر، متکلّم، معروف اور مجہول سبھی صیغوں پر آتا ہے۔ نہی معروف کی گردان نیچے لکھی جارہی ہے، نہی مجہول کی گردان کو اسی سے سمجھ کر یاد کرلو۔

فعل نہی معروف کی گردان

صیغے	غائب	حاضر	متکلّم
مذکر	لَا يَذْهَبْ ، لَا يَذْهَبَا، لَا يَذْهَبُوْا	لَا تَذْهَبْ ، لَا تَذْهَبَا ، لَا تَذْهَبُوْا	لَا أَذْهَبْ ، لَا نَذْهَبْ
مؤنّث	لَا تَذْهَبْ ، لَا تَذْهَبَا ، لَا يَذْهَبْنَ	لَا تَذْهَبِيْ ، لَا تَذْهَبَا ، لَا تَذْهَبْنَ	

فائدہ: جو عمل لائے نہی کرتا ہے وہی عمل فعل مضارع کو جزم دینے والے سبھی الفاظ کرتے ہیں خواہ وہ اسما ہوں یا حروف۔

التَّمْرِيْنُ (٦٨)

فعل نہی

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لَا تُكْثِرْ مِنَ الضَّحِكِ.
(٢) لَا تُقَصِّرُوْا فِي أَعْمَالِكُمْ.
(٣) لَا تَكْتُبْ عَلَى الْجُدْرَانِ.
(٤) لَا تُكْثِرْ مُعَاتَبَةَ الصَّدِيْقِ.
(٥) لَا تَقْرَأْ دُرُوْسَكَ بِكَسَلٍ.

(٦) لَا تَضَعْ اِصْبَعَكَ فِيْ فِيْكَ.

(٧) يَا صَبِيَّانِ! لَا تَلْعَبَا بِالنَّارِ.

(٨) لَا تَشْغَلَا نَفْسَيْكُمَا بِمَا لَا يَنْفَعُ.

(٩) لَا تَأْكُلْ مَا لَا تَسْتَطِيْعُ هَضْمَهُ.

(١٠) لَا تُهْمِلْ فِي نَصِيْحَةِ مَنْ تُحِبُّ.

(١١) لَا تُؤَجِّلْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى الْغَدِ.

(١٢) لَا تَعْبُرِ الطَّرِيْقَ وَ الْإِشَارَةُ حَمْرَاءُ.

(١٣) لَا تُفَرِّطْ فِي وَاجِبٍ مِّنْ وَاجِبَاتِكَ.

(١٤) لَا تَتَحَدَّثْ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ.

(١٥) لَا تَجْعَلُوْا قُلُوْبَكُمْ مَأْوًى لِلْأَحْقَادِ و الضَّغَائِنِ.

(١٦) لَا تُعَادِ النَّاسَ وَ لَا تَشْغَلْ نَفْسَكَ بِعُيُوْبِ غَيْرِكَ.

(١٧) لَا تَتَكَلَّمْ فِيْمَا لَا تَعْرِفُ، وَ لَا تَتَدَخَّلْ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ.

(١٨) اِسْتَمِعْ إِلىٰ أَحَادِيْثِ الصَّادِقِيْنَ وَ لَا تُصْغِ إِلى الْكَاذِبِيْنَ.

(١٩) لَا تَتَأَخَّرْ عَنْ تَلْبِيَةِ النِّدَاءِ فِي أَيِّ وَقْتٍ مِنَ النَّهَارِ وَ اللَّيْلِ.

(٢٠) لَا تُرَدِّدِ الْإِشَاعَاتِ وَ تَحَقَّقْ مِنْ صِحَّةِ مَا تَسْمَعُهُ مِنْ أَخْبَارٍ.

التَّمْرِيْنُ (٦٩)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا. [آل عمران: ٨]

(٢) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [الإسراء: ٣١]

(٣) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى [البقرة: ٢٦٤]

(٤) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ. [النساء: ٢٢]

(٥) لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ [الحجرات:١١]

(٦) لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا [الحجرات:١٢]

(٧) لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا [النساء: ٩٤]

(٨) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ [البقرة: ١٥٤]

(٩) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى. [الأحزاب: ٣٣]

(١٠) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ. [الحجرات:٢]

(١١) وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ [هود: ٨٥]

(١٢) لَا يُجْلَسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا. (أخرجه أبوداؤد)

(١٣) لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهٗ يُوْقِظُ للصَّلَاةِ. (أخرجه أبوداؤد و أحمد)

(١٤) لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ. (رواه أبوداؤد في سننه)

(١٥) لَا تَجْلِسُوْا عَلى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا. (رواه مسلم).

(١٦) لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ. (رواه ابن ماجه)

(١٧) كُلُوْا جَمِيْعًا وَّ لَا تَتَفَرَّقُوْا؛ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ. (رواه ابن ماجه)

(١٨) لَا تُرَوِّعُوْا الْمُسْلِمَ، فَإِنَّ رَوْعَةَ الْمُسْلِمِ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ. (رواه الطبراني).

(١٩) لَا تَبَاغَضُوْا، وَ لَا تَحَاسَدُوْا، وَ لَا تَدَابَرُوْا، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا. (متفق عليه).

(٢٠) لَا تُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارىٰ، فَإِنَّ تَسْلِيْمَهُمْ بِالكُفُوْفِ وَ الْحَوَاجِبِ. (رواه البيهقي عن جابر).

التَّمْرِيْنُ (۷۰)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) حق کے خلاف باطل کی مدد نہ کرو۔
(۲) بغیر دعوت کسی دسترخوان پر نہ بیٹھو۔
(۳) حق کے سوا کوئی بات نہ کہو۔
(۴) گرمی کے موسم میں دھوپ سے آنے کے بعد فوراً ٹھنڈا پانی نہ پیو۔
(۵) اپنے شوہر کی نافرمانی اور ناشکری مت کر۔
(۶) اے بچّیو! کھڑکیوں کے شیشے مت توڑو۔
(۷) زاہد اور شاہد! والدین کی اجازت کے بغیر گھر سے کوئی چیز مت لو۔
(۸) بغیر بھوک کے کھانا نہ کھاؤ۔
(۹) تم میں سے کوئی مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرے۔
(۱۰) خالد اور محمود یہ مصلّٰی خرید لو اور وہ قالین مت خریدو۔
(۱۱) شادی سنت کے مطابق کرو اور اس میں فضول خرچی نہ کرو۔
(۱۲) اے مسلمان لڑکیو! باریک اور تنگ کپڑے نہ پہنو۔
(۱۳) تم دونوں (عورتوں) گھر کے باغ کی سیر کرو اور بازار کی سیر کو نہ جاؤ۔
(۱۴) آج یہ دونوں لڑکے چڑیا گھر نہ جائیں۔

الدرس العشرون

مبتدا کی خبر جب جملہ یا شبہِ جملہ ہو

تم درس نمبر دس میں مبتدا اور خبر کی تعریف اور ان کے کچھ احکام پڑھ چکے ہو۔ اب ہمیں اس سبق میں بتانا یہ ہے کہ خبر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)مُفرد (۲)جملہ (۳)شبہِ جملہ

مُفرد سے مراد وہ ہے جو جملہ اور شبہِ جملہ نہ ہو۔ جیسے التِّلْمِيْذُ مُجْتَهِدٌ۔ اور شبہِ جملہ سے مراد جار و مجرور اور ظرف ہے۔ جیسے القُوَّةُ فِي الْاِتِّحَادِ، الفَارِسُ فَوْقَ الْجَوَادِ.

① خبر جب جملہ ہو تو یا تو وہ جملہ فعلیہ ہوگی، جیسے اَللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، یا جملۂ اسمیہ، جیسے الظُّلْمُ مَرْتَعُهُ وَخِيْمٌ.

اور زیادہ تر یہ جملے جملۂ خبریہ ہوتے ہیں جیسا کہ تم نے مثالوں میں دیکھا، اور کبھی جملۂ انشائیہ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے سَلِيْمٌ لَا تَضْرِبْهُ.

جملہ جب خبر بنے تو اس میں ایک "رَابِط" کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان ربط پیدا کرے۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(۱) وہ ضمیر ہو، جیسے الحَقُّ يَعْلُوْ وَ لَا يُعْلٰى۔ اس مثال میں "يَعْلُوْ" اور "يُعْلٰى" دونوں میں ضمیر هُوَ پوشیدہ ہے۔ جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔

(۲) وہ اسم اشارہ ہو۔ جیسے وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ.

(۳) مبتدا کو اسی لفظ کے ساتھ دوبارہ لایا گیا ہو۔ جیسے الحَاقَّةُ مَا الحَاقَّةُ۔ یا اس سے عام لفظ کے ساتھ دوبارہ لایا گیا ہو۔ جیسے سَعِيْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ۔ اس مثال میں سَعِيْدٌ مبتدا ہے اور اس کو اس سے عام لفظ کے ساتھ دوبارہ ذکر کیا گیا ہے، کیوں کہ

"الرَّجُلُ" اس سے عام ہے، جو سعید کو بھی شامل ہے اور دوسرے مردوں کو بھی۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ مبتدا اور خبر کے درمیان ربط پیدا کرنے والی اکثر ضمیر ہی ہوتی ہے اور یہ ضمیر واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنّث ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے، کیوں کہ مبتدا ہی اس کا مرجع ہوتا ہے۔ نیچے دی ہوئی مثالوں میں غور کرو اور دیکھو کہ وہ ضمیر کس طرح مبتدا کے مطابق بدلتی جارہی ہے۔

(۱) التِّلْمِيْذُ كُتُبُهُ جَدِيْدَةٌ (۲) التِّلْمِيْذَةُ كُتُبُهَا جَدِيْدَةٌ

(۳) التِّلْمِيْذَانِ كُتُبُهُمَا جَدِيْدَةٌ (۴) التِّلْمِيْذَتَانِ كُتُبُهُمَا جَدِيْدَةٌ

(۵) التَّلَامِيْذُ كُتُبُهُمْ جَدِيْدَةٌ (۶) التِّلْمِيْذَاتُ كُتُبُهُنَّ جَدِيْدَةٌ.

یہ جملہ اسمیہ کے خبر بننے کی مثالیں ہیں۔ اسی طرح جملہ فعلیہ کے خبر بننے کی صورت میں بھی مبتدا کی طرف لوٹنے والی ضمیر، مبتدا کے مطابق بدلتی جائے گی۔ جیسے:

(۱) اَلْوَلَدُ يَكْتُبُ فُرُوْضَ المدْرَسَةِ (۲) الْبِنْتُ تَكْتُبُ فُرُوْضَ المدرسَةِ

(۳) اَلْوَلَدَانِ يَكْتُبَانِ فُرُوْضَ المدْرَسَةِ (۴) الْبِنْتَانِ تَكْتُبَانِ فُرُوْضَ المدْرَسَةِ

(۵) الوِلْدَانُ يَكْتُبُوْنَ فُرُوْضَ المدْرَسَةِ (۶) البَنَاتُ يَكْتُبْنَ فُرُوْضَ المدْرَسَةِ

(۲) اوپر بتایا جا چکا ہے کہ شبہِ جملہ سے مراد ظرف زمان، ظرفِ مکان اور جار و مجرور ہے۔ یہ ظرف اور جار و مجرور کسی محذوف فعل یا شبہِ فعل سے مُتعلق ہوتے ہیں، اور در حقیقت وہی متعلَّق (فعل یا شبہِ فعل) مبتدا کی خبر ہوتا ہے۔ اور اس میں مبتدا کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہوتی ہے۔ اسی لیے اس ظرف اور جار و مجرور کا مبتدا کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے التِّلْمِيْذُ فِي المدرسَةِ، اس مثال میں فِي المدْرَسَةِ کا متعلَّق فعل ہو تو عبارت یہ بنے گی: التِّلْمِيْذُ اسْتَقَرَّ فِي المدرَسَةِ۔ اور اس کا متعلَّق شبہِ فعل ہو تو عبارت یہ نکلے گی: التِّلْمِيْذُ مُسْتَقِرٌّ فِي المدرَسَةِ۔ پہلی صورت میں خبر جملہ ہو جائے گی اور دوسری صورت میں مُفرد ہی رہے گی۔

(الف) ظروفِ مکان اسمائے معانی اور اسمائے اعیان دونوں کی خبر بنتے

ہیں۔ جیسے الخَيْرُ أَمَامَكَ۔(بھلائی تیرے سامنے ہے)، الجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ (جنّت ماؤں کے پیروں تلے ہے)۔

(ب) اور ظروفِ زمان عموماً اسماے معانی ہی کی خبر بنتے ہیں۔ جیسے السَّفَرُ غَدًا ، وَ الوُصُوْلُ بَعْدَ غَدٍ (سفر کل ہوگا،اور پہنچنا کل کے بعد ہوگا)۔

لیکن کبھی یہ اسماے اَعیان کی بھی خبر بنتے ہیں بشرطیکہ اس سے فائدہ حاصل ہو۔ جیسے اللَّيْلَةَ الهِلَالُ (آج کی رات ہی میں چاند ہے)، اليَوْمَ خَمْرٌ ، وَ غَدًا أَمْرٌ (آج شراب ہے اور کل معاملہ)۔

(ج) خبر جب شبہِ جملہ ہوتی ہے تو کبھی مبتدا سے پہلے آتی ہے اور کبھی بعد میں ۔ جیسے عِنْدَكَ ضَيْفٌ، وَ عَلىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ. الوَرْقَاءُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ ، الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

التَّمْرِيْنُ (٧١)

(مبتدا کی خبر جب کہ جملہ ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) القِرَاءَةُ تُغَذِّيْ الْعَقْلَ وَ تُوَسِّعُ الْفِكْرَ.

(٢) التَّدْخِيْنُ يَضُرُّ بِالنَّفْسِ وَ الْـمَالِ.

(٣) السَّعَادَةُ تَنْبَعُ مِنْ دَاخِلِ النَّفْسِ.

(٤) النَّمْلُ يَبْنِي قَرْيَتَه فِي بَاطِنِ الْأَرْضِ.

(٥) رِجَالُ التَّدْرِيْبِ فَرِحُوْا بِنَجَاحِ فِرَقِهِمْ.

(٦) الْإِسْلَامُ يُهَذِّبُ النُّفُوْسَ وَ يُرَقِّقُ الطِّبَاعَ.

(٧) النَّحْلَةُ تَـمْتَصُّ رَحِيْقَ الْأَزْهَارِ.

(٨) الشَّمْسُ غَمَرَتِ الْكَوْنَ بِأَشِعَّتِهَا الذَّهَبِيَّةِ.

(۹) كِلْتَا الدَّوْلَتَيْنِ تَتَنَافَسُ فِي شِرَاءِ السِّلَاحِ.
(۱۰) الأُمَّهَاتُ يَقْصُصْنَ حِكَايَاتِ الْبُطُوْلَةِ عَلى أَبْنَائِهِنَّ.
(۱۱) الطَّالِبُ الْمُجِدُّ يَسْأَلُ أُسْتَاذَهُ عَنْ قَضَايَا صَعْبَةٍ.
(۱۲) تَخْطِيْطُ الْوَقْتِ يُمْكِنُكَ مِنْ تَحْقِيْقِ أَهْدَافِكَ.
(۱۳) إِلْقَاءُ الْمُهْمَلَاتِ فِي الشَّوَارِعِ يُقَلِّلُ مِنْ شَأْنِ وَطَنِنَا.
(۱٤) الْخَطَابَةُ ازْدَهَرَتْ فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ.
(۱٥) الْخُطْبَةُ تَحْتَاجُ إِلى سُهُوْلَةِ الْأَلْفَاظِ وَ وُضُوْحِ الْمَعَانِي.
(۱٦) أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۚ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ [البقرة:۲۰۲]

التَّمْرِيْنُ (۷۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔
(۱) گاؤں کے باشندوں نے لاٹھی ڈنڈے سے بھیڑیے کو مار ڈالا۔
(۲) اس کسان نے کاشت کاری کے میدان میں حسن کارکردگی کی وجہ سے انعام پایا۔
(۳) یہودیوں نے اسلام کے خلاف سازشیں رچیں۔
(۴) سائنسی اور صنعتی ترقی ملک کے وقار اور اہمیت کو بڑھاتی ہے۔
(۵) ہمارے ملک نے سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں بہت ترقی کی ہے۔
(۶) غریب جھونپڑی کے لیے ترستے ہیں اور امیروں کے مکانات مکینوں سے خالی ہیں۔
(۷) انسانی زندگی کا مسئلہ اس وقت نہایت پیچیدہ ہو گیا ہے۔
(۸) اسلام نے انسانیت کو تاریکیوں سے اجالے کی طرف نکالا۔
(۹) اسٹیشن کا پلیٹ فارم مسافروں اور الوداع کہنے والوں سے پر ہو گیا ہے۔
(۱۰) خطرناک ڈاکو اپنے گروہ کے ساتھ ایک مال دار کے گھر پر حملہ آور ہوا۔
(۱۱) یہ فاؤنٹن پن اس بڑی دکان سے خریدا گیا ہے۔
(۱۲) باغ کے مالی نے آم کے درختوں کو پانی دیا۔

التَّمْرِيْنُ (۷۳)

(مبتدا جب کہ اس کی خبر شبہ جملہ ہو)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) الذُّبَابَةُ مِنَ الْحَشَرَاتِ الْمُؤْذِيَةِ.

(٢) اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

(٣) الأَنَاةُ مِنَ اللهِ وَ الْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(٤) الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ.

(٥) التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

(٦) النَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ.

(٧) قُوَّةُ الْأُمَّةِ فِي تَوَحُّدِهَا و اتِّفَاقِ كَلِمَتِهَا.

(٨) قِيْمَةُ الْإِنْسَانِ بِعَقْلِهٖ وَ خُلُقِهٖ.

(٩) الصَّدِيْقُ الْمُخْلِصُ كَالأَخِ الشَّقِيْقِ.

(١٠) البَرَكَةُ فِي الْبُكُوْرِ.

(١١) الْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ لَا فِي السُّطُوْرِ.

(١٢) رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

(١٣) مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ.

(١٤) طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا.

(١٥) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ [الهمزة: ١]

التَّمْرِيْنُ (٧٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) خوب صورت طوطا اس نئے پنجرے میں ہے۔
(۲) چیل اور کوّے اس مردار کے پاس ہیں۔
(۳) سبھی ملکوں کے سفارت خانے ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں ہیں۔
(۴) سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار عراق کی راجدھانی بغداد میں ہے۔
(۵) وہ بلند ٹاور میرے گھر کے سامنے ہے۔
(۶) چاند اور سورج اِس آسمان کے نیچے ہیں۔
(۷) خالد کی ماں اپنے میکے میں ہے۔
(۸) جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔
(۹) دشمن کی فوجیں اُن بلند بالا پہاڑوں کے پیچھے ہیں۔
(۱۰) میں اپنے دوستوں سے مسلسل رابطے میں ہوں۔
(۱۱) ہمارے ملک کے شہری امن و سلامتی میں ہیں۔
(۱۲) وزیر اعظم، پارلیمنٹ کی عمارت میں ہیں۔
(۱۳) نئی کتابیں الماریوں کے اوپر ہیں۔
(۱۴) ریلوے اسٹیشن، بس اسٹیشن کے آگے ہے۔

الدرس الحادي و العشرون

ماضی اور مضارع کے ساتھ لام تاکید اور قَدْ کا استعمال

فعل ماضی اور مضارع کا جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ کبھی قَدْ استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی لامِ تاکید۔ اور کبھی دونوں ایک ساتھ آتے ہیں۔

① قَدْ جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو تین معنی دیتا ہے:

۱- ماضی کو حال سے قریب کرتا ہے، یعنی یہ بتاتا ہے کہ یہ فعل، قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ہوا، جیسے قَدْ تَلَوْتُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ (میں نے جلد ہی قرآن کی ایک سورت تلاوت کی ہے)، اس طرح کے فعل ماضی کو "ماضی قریب" کہتے ہیں۔ تو ماضی قریب بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے شروع میں لفظ " قَدْ" داخل کر دیا جائے۔ "قَدْ" ماضی کے لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا ہے۔

۲- یہ ماضی کے معنی میں زور پیدا کرتا ہے، جیسے اگر کوئی کہے فَتَحْتُ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ تو اس کا معنی ہوگا: "میں نے کمرے کی کھڑکیاں کھولیں"۔ لیکن جب اس پر قَدْ داخل کر کے یوں کہے: قَدْ فَتَحْتُ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ تو اس کے معنی میں تاکید اور زور پیدا ہو جائے گا اور اب اس کا ترجمہ ہوگا: " میں نے کمرے کی کھڑکیاں کھول دی ہیں"۔

۳- یہ توقّع کا معنی دیتا ہے، یعنی یہ بتاتا ہے کہ وہ مُتوقَّع چیز جس کا تمھیں انتظار تھا واقع ہو گئی۔ مثال کے طور پر کسی شخص کو امیر کے سوار ہونے کا انتظار تھا، اس سے کہا گیا: قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ۔ (بے شک امیر ابھی سوار ہو گیا) تو قَدْ یہاں توقّع کے لیے ہوا۔

② اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تب دو معانی کے لیے ہوتا ہے:

۱- صرف تحقیق کے لیے: جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ

مِنْكُمْ لِوَاذًا (بے شک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے چپکے چپکے آڑ لے کر نکل جاتے ہیں۔)

۲- تقلیل (کمی بیان کرنے) کے لیے: جیسے قَدْ يَصْدُقُ الكَذُوْبُ (بڑا جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے)۔[1]

③ کبھی صرف لام مضارع پر آتا ہے اور اس کے معنی میں تاکید (زور) پیدا کرتا ہے۔ اور اس صورت میں مضارع عموماً حال کا معنی دیتا ہے۔ لیکن اُس پر لام تاکید اس وقت لاتے ہیں جب مبتدا پر "إِنَّ" داخل ہو اور یہ فعل مضارع اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر اس کی خبر بنے۔ جیسے إِنَّ الْوَلَدَ الْبَارَّ لَيُطِيْعُ أَبَاهُ۔ (یقیناً نیک فرزند اپنے والد کی فرماں برداری کرتا ہے)۔

④ قَدْ جب تحقیق کے لیے ہوتا ہے تو اردو میں اس کا ترجمہ "یقیناً، بے شک، بلاشبہہ، واقعی، سچ مچ، تحقیق کہ" جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

---

(۱) یہ معانی نحو کی عام کتابوں میں ملتے ہیں اور یہی اہلِ علم کے درمیان مشہور ہیں لیکن علّامہ عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمہ نے الفوائد الضیائیہ میں لکھا ہے کہ قَدْ ہمیشہ تحقیق کا معنی دیتا ہے، خواہ ماضی پر آئے یا مضارع پر۔ فرق یہ ہے کہ ماضی پر تحقیق کے علاوہ کبھی توقّع یا تقریب کے لیے آتا ہے، اور مضارع پر تحقیق کے علاوہ کبھی تقلیل کے لیے آتا ہے۔ اس طرح تحقیق کا معنی کسی بھی صورت میں اس سے جدا نہیں ہوتا۔ (ص:۲۶۶، بحث حرف التوقع: قَدْ ، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)، خیال رہے کہ یہ حرف تکثیر کے لیے نہیں آتا، اور جو بعض کتابوں میں تکثیر کو بھی اس کے معانی میں شمار کیا گیا ہے، اور اس کی مثال میں آیت کریمہ "قَدْ نَرىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ" کو پیش کیا گیا ہے یہ خلافِ تحقیق اور وہم ہے، صحیح یہ ہے کہ یہاں یہ صرف تحقیق کے لیے ہے اور کثرت کا معنی "تقلب" سے پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے دیکھیے میری کتاب "كافية النحو" أحرف التوكيد ، ص:۳۶۲، ۳۶۳، مطبوعہ مجلس البرکات، مبارک پور)

التَّمْرِيْنُ (٧٥)

(فعل ماضی کی تاکید)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لَقَدْ حُمِّلْنَا عِبْأً لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ.
(٢) قَدْ رَضِيَ الْجُنْدِيَّانِ بِمَا أَصَابَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ.
(٣) قَدِ اتَّخَذَ الْاِسْتِعْمَارُ أَسْمَاءً وَّ أَشْكَالًا كَثِيْرَةً.
(٤) قَدِ اشْتَهَرَ أَبُوْ زُهَيْرٍ ثَابِتُ بْنُ جَابِرٍ بِاسْمِ "تَأَبَّطَ شَرًّا".
(٥) قَالَ تِلْمِيْذٌ رَحَّالَةٌ قَدْ أَحْبَبْتُ التَّنَقُّلَ وَ الْأَسْفَارَ مِنْ صِغَرِيْ وَجُبْتُ كَثِيْرًا مِّنَ السُّهُوْلِ وَ الصَّحَارىٰ.
(٦) قَدْ أَوَيْنَا إِلىٰ ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي الظَّهِيْرَةِ وَ هَفَوْنَا بِأَبْصَارِنَا إِلَى الْأَمَامِ.
(٧) لَقَدْ زَادَ الرَّئِيْسُ مُرَتَّبِيْ مِائَةَ رُوْبِيَةٍ.
(٨) قَال رَجُلٌ لابنهٖ: لَقَدْ كَبِرْتُ فِي السِّنِّ وَ عَجَزْتُ عَنِ الْعَمَلِ فَاسْمَعَنْ نَصِيْحَتِيْ.
(٩) لَقَدْ قَدَّمَ كُلٌّ مِّنَ الصَّحَابَةِ نَفْسَهٗ لِرَفْعِ رَايَةِ الْإِسْلَامِ.
(١٠) قَدِ اشْتَمَلَ التَّارِيْخُ الْإِسْلَامِيُّ عَلىٰ عَبَاقِرَةٍ كَثِيْرِيْنَ.
(١١) وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. [الإسراء: ٧٠]
(١٢) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا. [آل عمران: ١٦٤]
(١٣) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ [المائدة: ١٥]
(١٤) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا. [المجادلة: ١]
(١٥) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ [الشمس: ٩، ١٠]
(١٦) قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ [الطلاق: ٣]

التَّمْرِيْنُ (٧٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میری خادمہ نے یہ کھانا پکایا ہے۔
(۲) ہم نے سچ مچ کل مجرمین کو معاف کر دیا تھا۔
(۳) انسپکٹر اس مدرسے کا تعلیمی معاینہ کر چکا ہے۔
(۴) وہ خطرناک سانپ کل ہی مار ڈالا گیا تھا۔
(۵) تمھارے ملازم نے میرا سامان گھر تک پہنچا دیا ہے۔
(۶) وہ تھکا ماندہ کسان گولر کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا تھا۔
(۷) بلاشبہہ ٹیلی ویژن نے نئی نسل کو بگاڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
(۸) ان مجرموں نے جج کے سامنے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔
(۹) میں نے اس مسئلے پر ہائی کورٹ کے جج سے بات چیت کر لی ہے۔
(۱۰) بھیڑیے نے سچ مچ بکریوں کے گلّے پر حملہ کر دیا اور کئی بکریوں کو زخمی کر دیا۔
(۱۱) محمود اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے پڑوسی کی عیادت کے لیے اسپتال پہنچ چکا ہے۔
(۱۲) عائشہ نے اس سال اپنے والد کے ساتھ خانۂ کعبہ اور روضۂ نبوی کی زیارت کر لی ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٧٧)

(فعل مضارع کے ساتھ قَدْ اور لام تاکید کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) إِنَّ هٰذَا الْفَلَّاحَ لَيَبِيْعُ الْفَاكِهَةَ رَخِيْصَةً.
(٢) النِّسَاءُ قَدْ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ.
(٣) إِنَّ الْـمُحَامِيَ قَدْ يَطْلُبُ التَّأْجِيْلَ مِنَ الْقُضَاةِ.

(٤) إِنَّ الْـمَحْكَمَةَ قَدْ تُوَافِقُ عَلى طَلَبِ الْـمُحَامِيْ.
(٥) إِنَّ رِجَالَ السُّلْطَانِ لَيَصْطَادُوْنَ غَزَالًا.
(٦) ثُمَّ لَيَذْبَحُوْنَهُ بِالسِّكِّيْنِ الْحَادِّ.
(٧) لَقَدْ يَسُوْءُنِي مَنْظَرُ فَتَاةٍ تَبْكِيْ مِنَ الْجُوْعِ.
(٨) إِنَّ مَحْمُوْدًا قَدْ يَدْخُلُ بُسْتَانًا جَمِيْلًا طُرُقَاتُهُ مُنَسَّقَةٌ.
(٩) لَقَدْ أُسْرِعُ إِلى مُسْتَغِيْثٍ يَطْلُبُ الْعَوْنَ.
(١٠) إِنَّهُمَا لَيُشَاهِدَانِ سَيَّارَةَ الْإِسْعَافِ.
(١١) إِنِّي لَأَتَكَلَّمُ فِي الْـمِسَرَّةِ الْوَاضِحِ صَوْتُهَا.
(١٢) إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُسَافِرِيْنَ لَيَنْتَظِرُوْنَ مَجِيْءَ الطَّائِرَةِ.
(١٣) لَقَدْ نَفُوْزُ عَلىٰ عَدُوِّنَا الْغَاشِمِ.
(١٤) إِنَّ عَدَدَ طُلَّابِ الْـمَدْرَسَةِ لَيَزِيْدُ عَنْ أَلْفِ طَالِبٍ.
(١٥) إِنَّ اللهَ تعالى لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ. (متفق عليه)

التَّمْرِيْنُ (٧٨)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں آپ کے وعدے پر واقعی بھروسہ کرتا ہوں۔
(۲) یقیناً اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔
(۳) والدین اپنے بچوں کی واقعی خیر خواہی کرتے ہیں۔
(۴) یہ دونوں کھلاڑی واقعی اچھا فٹ بال کھیلتے ہیں۔
(۵) سچ مچ میں ایک بڑا منصوبہ بنا رہا ہوں۔
(٦) یقیناً اس بازار میں عمدہ کپڑے سستے داموں میں بکتے ہیں۔
(۷) بے شک ہوائی جہاز ایک ہزار میٹر کی بلندی پر اڑتا ہے۔

(۸) وہ دیکھو سچ مچ ان پہاڑوں کی اوٹ میں سورج غروب ہورہا ہے۔
(۹) یقیناً جدید سائنسی ایجادات آسانیاں فراہم کررہی ہیں۔
(۱۰) بلاشبہ یہ طلبہ بڑی لگن سے سالانہ امتحان کی تیاری کررہے ہیں۔
(۱۱) سچ مچ یہ موٹر سائیکل ایک گھنٹے میں ستّر کلومیٹر کی مسافت طے کرتی ہے۔
(۱۲) واقعی یہ کتّا تمام کتّوں سے لڑتا اور غالب رہتا ہے۔
(۱۳) یقیناً یہ پرندے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہوکر واپس آتے ہیں۔
(۱۴) یقیناً یہ پَن ڈُبّی بڑی برق رفتاری کے ساتھ سمندر کی گہرائیوں میں سفر کرتی ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۹)

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) بلاشبہ اولیائے کرام اللہ کے دیے ہوئے اختیار سے عالم میں تصرف کرتے ہیں۔
(۲) واقعی سرکش شیاطین ماہِ رمضان میں قید کردیے جاتے ہیں۔
(۳) بلاشبہ سمجھ دار لوگ بے کار کاموں میں اپنے اوقات ضائع نہیں کرتے۔
(۴) یقیناً جامعہ اشرفیہ کے تمام شعبے بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کررہے ہیں۔
(۵) بلاشبہ نیک مسلمان نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔
(۶) سچ مچ یہ اساتذہ اپنے شاگردوں کو شائستہ بناتے ہیں۔
(۷) یقیناً نیک اولادیں اپنے ماں باپ کی فرماں برداری کرتی ہیں۔
(۸) محنتی طلبہ واقعی تعریف کے مستحق ہوتے ہیں۔
(۹) بلاشبہ میں لمبی تقریر بآسانی یاد کرلیتا ہوں۔
(۱۰) واقعی شریف میزبان اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع کرتا ہے۔
(۱۱) یقیناً سچے مسلمان رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں۔
(۱۲) بلاشبہ بلبل لمبے درختوں کی شاخوں پر نغمہ سنجی کرتی ہے۔

الدرس الثاني و العشرون

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف

فعل مضارع کبھی منصوب ہوتا ہے۔اس کو نصب دینے والے حروف چار ہیں:
(۱) أَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) إِذَنْ۔

① ان کے عمل میں یہ تفصیل ہے:

(الف) یہ حروف مضارع کے درج ذیل پانچ صیغوں کے ضمّہ کو فتحہ سے بدل دیتے ہیں: (۱) یَفْعَلُ، واحد مذکر غائب (۲) تَفْعَلُ، واحد مؤنّث غائب (۳) تَفْعَلُ، واحد مذکر حاضر (۴) أَفْعَلُ، واحد متکلّم (۵) نَفْعَلُ، متکلّم مع الغیر۔

(ب) سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیتے ہیں، وہ صیغے یہ ہیں: (۱) یَفْعَلَانِ، تثنیہ مذکر غائب (۲) تَفْعَلَانِ، تثنیہ مؤنّث غائب (۳) تَفْعَلَانِ، تثنیہ مذکر حاضر (۴) تَفْعَلَانِ، تثنیہ مؤنّث حاضر۔ (۵) یَفْعَلُوْنَ، جمع مذکر غائب (۶) تَفْعَلُوْنَ، جمع مذکر حاضر (۷) تَفْعَلِیْنَ، واحد مؤنّث حاضر۔

(ج) اور دو صیغوں کا نون اپنی جگہ باقی رہتا ہے، کیوں کہ وہ نونِ بنائی اور جمع مؤنّث کی ضمیر ہے، جو کسی عامل کا اثر قبول نہیں کرتا، وہ صیغے یہ ہیں: (۱) یَفْعَلْنَ، جمع مؤنّث غائب (۲) تَفْعَلْنَ، جمع مؤنّث حاضر۔

اب نیچے لَنْ کے ساتھ فعل مضارع کی گردان لکھی جاتی ہے، بقیہ حروف کو اسی پر قیاس کر لو:

۱- لَنْ یَّذْهَبَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں جائے گا) ۲- لَنْ یَّذْهَبَا ۳- لَنْ یَّذْهَبُوْا
۴- لَنْ تَذْهَبَ ۵- لَنْ تَذْهَبَا ۶- لَنْ یَّذْهَبْنَ
۷- لَنْ تَذْهَبَ ۸- لَنْ تَذْهَبَا ۹- لَنْ تَذْهَبُوْا
۱۰- لَنْ تَذْهَبِیْ ۱۱- لَنْ تَذْهَبَا ۱۲- لَنْ تَذْهَبْنَ
۱۳- لَنْ أَذْهَبَ ۱۴- لَنْ نَذْهَبَ

② **لَنْ**: فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے معنی میں تین تبدیلیاں کرتا ہے:
(الف) وہ اسے صرف مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اب اس سے حال کا معنی مراد نہیں لیا جاسکتا۔ (ب) اس میں نفی کا معنی پیدا کر دیتا ہے۔ (ج) نفی میں تاکید بھی پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا "لَنْ يُفْلِحَ الْخَائِنُوْنَ" کا معنی ہوا "بے ایمان ہرگز فلاح نہیں پائیں گے"۔

③ **أَنْ** : یہ فعلِ مضارع کو مستقبل کے معنی میں کرتا ہے اور اپنے مدخول فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اس کو "أَنْ" مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے نَرْجُوْ أَنْ نَزُوْرَ مَدِيْنَتَكُمْ (امید ہے کہ ہم آپ کے شہر کا دورہ کریں گے) اس جملہ کا حاصل عربی زبان میں یہ ہے: نَرْجُوْ زِيَارَةَ مَدِيْنَتِكُمْ۔ (ہمیں آپ کے شہر کا دورہ کرنے کی امید ہے۔)

④ **كَيْ**: یہ بھی "أَنْ" کی طرح فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں کرتا ہے اور اپنے مدخول فعل کے ساتھ مل کر مصدر کی تاویل میں ہو جاتا ہے۔ جیسے جِئْتُ لِكَيْ أَتَعَلَّمَ (میں آیا تاکہ علم حاصل کروں)، اس کا حاصل عربی میں ہے: جِئْتُ لِلتَّعَلُّمِ۔ (میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا۔)

زیادہ تر اس سے پہلے لامِ جارّہ لفظ میں موجود ہوتا ہے جو گزشتہ فعل کی علّت بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ اور اگر لفظ میں نہیں ہوتا تو وہاں مقدّر مانا جاتا ہے۔ جیسے جِئْتُ كَيْ أَتَعَلَّمَ۔ اس صورت میں مصدرِ مؤوّل لامِ جارّہ کے مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب بنزع الخافض ہوتا ہے۔

نوٹ : أَنْ اور كَيْ کو حرف استقبال اور حرفِ مصدر کہتے ہیں۔

⑤ **إِذَنْ** : یہ کسی شخص کی بات کے جواب میں بولا جاتا ہے، مثلاً کوئی تم سے کہے: سَأَزُوْرُ مَدِيْنَتَكُمْ (میں جلد ہی آپ کے شہر کا دورہ کروں گا) تو تم اس سے کہو: إِذَنْ تُقِيْمَ عِنْدَنَا۔ (تب آپ ہمارے یہاں قیام کریں گے)۔

یہ بھی فعل مضارع کو خاص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اسی لیے اسے حرفِ جواب، حرفِ جزا اور حرفِ نصب کے ساتھ حرفِ استقبال بھی کہتے ہیں۔

إِذَنْ فعل مضارع کو تین شرطوں کے ساتھ منصوب کرتا ہے:

(۱) یہ اس جملہ کے شروع میں ہو جو جواب بن رہا ہے، لہٰذا "أَنَا إِذَنْ أُكَافِئُكَ" اور "وَ اللهِ إِذَنْ لَا أَفْعَلُ" میں یہ مضارع کو نصب نہیں دے رہا ہے، کیوں کہ ان جملوں میں وہ ابتدا میں نہیں ہے۔ہاں! اگر تم "إِذَنْ" کو شروع میں لے آؤ تو وہ مضارع کو منصوب کرے گا، جیسے إِذَنْ و اللهِ لَا أَفْعَلَ (تب خدا کی قسم! میں نہیں کروں گا)۔

(۲) اس کے بعد آنے والا فعلِ مضارع صرف مستقبل کے معنی میں ہو، لہٰذا اگر کوئی تم سے کہے إِنِّي أُحِبُّكَ (میں واقعی آپ سے محبت کرتا ہوں) اور تم اس کے جواب میں کہو: إِذَنْ أَظُنُّكَ صَادِقًا (تب میں تمھیں سچّا سمجھتا ہوں) تو اس صورت میں فعل مضارع منصوب نہیں ہو گا۔

(۳) اس کے اور فعل مضارع کے درمیان قَسَم اور لاے نافیہ کے علاوہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص تم سے کہے: يَجُوْدُ الْأَغْنِيَاءُ بِالْمَالِ فِي سَبِيْلِ الْعِلْمِ (مال دار، علم کے راستے میں اپنا مال خرچ کریں گے) اور تم اس کے جواب میں کہو: إِذَنْ هُمْ يَقُوْمُوْنَ بِالْوَاجِبِ (تب تو وہ اپنی ذمہ داری نبھائیں گے) تو فعل مضارع مرفوع رہے گا، منصوب نہیں ہو گا۔

فائدہ : ان حروف کا اردو میں ترجمہ یوں ہو گا: لَنْ (ہرگز نہیں، قطعًا نہیں، بالکل نہیں)۔ أَنْ (کہ)۔ كَيْ (تاکہ)۔ إِذَنْ (تب، تب تو، تو اس وقت وغیرہ)۔

⑥ اِن حروفِ ناصبہ میں "أَنْ" کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ لفظ میں رہتے ہوئے بھی عمل کرتا ہے اور مقدّر ہو کر بھی عمل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی حرفِ ناصب مقدّر ہو کر عمل نہیں کرتا۔[1]

---

(۱) "أَنْ" کچھ جگہوں پر مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے درس نمبر ۲۳، تمرین الانشاء، حصّہ اوّل۔

التَّمْرِيْنُ (٨٠)

(أَنْ ، لَنْ ، كَيْ ، إِذَنْ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) الحُسَّادُ لَن يَسُوْدُوْا.
(٢) لَنْ أَتَّبِعَ سَبِيْلَ الجَاهِلِيْنَ.
(٣) لَنْ يَرْضَى اللهُ عَنِ الْكَافِرِيْنَ.
(٤) الغِيْبَةُ أَنْ تَذْكُرَ أَخَاكَ مِن وَّرَائِهِ بِمَا يَكْرَهُ.
(٥) يَتَمَنّٰى كُلُّ أَبٍ أنْ يَّسْتَقِيْمَ أَبْنَاؤُهُ.
(٦) أَحْفَظُ الشّعْرَ كَيْ تَنْمُوَ لُغَتِيْ.
(٧) حَافِظْ عَلٰى مَوَاعِيْدِكَ كَيْ لَا تُلَامَ.
(٨) يُمْكِنُ أَنْ تُحْرِمَ بِالْحَجّ وَ الْعُمْرَةِ مَعًا.
(٩) تَعَلَّمُوْا كَيْ تُفِيْدُوْا وَطَنَكُمْ و تخدِمُوا دِيْنَكُمْ.
(١٠) كريم: سَأَعْتَادُ التَّبْكِيْرَ إِلَى النَّوْمِ. محمود: إِذَنْ يَصِحَّ بَدَنُكَ.
(١١) رَحِيْم: يَقْرَأُ سَعِيْدٌ فِي الضَّوْءِ الضَّعِيْفِ.
أحمد: إِذَنْ يَضْعُفَ بَصَرُه.
(١٢) وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَن تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ.
(١٣) سعيد: أَعْدَدتُّ بَحْثِي بِعِنَايَةٍ. محمد : إِذَنْ يَفُوْزَ بَحْثُكَ.
(١٤) يَجِبُ أنْ تُفَكِّرَ فِي الْعَمَلِ قَبْلَ الشُّرُوْعِ فِيْهِ.
(١٥) لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۤئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ [النساء:١٧٢]
(١٦) مِنْ أَمَارَاتِ الْمُرُوْءَةِ أنْ يُكْرَمَ الضَّيْفُ، وَ يُغَاثَ الْمَلْهُوْفُ، وَ يُصَانَ الْعِرْضُ.
(١٧) وَ مِنْ عَلَامَاتِ الْفُتُوَّةِ أنْ تُحْفَظَ الْكَرَامَةُ ، وَ يُدْفَعَ الظُّلْمُ، وَ يُؤْبَى الضَّيْمُ.

(۱۸) إنَّ مِنْ حَقِّ الْوَلَدِ عَلى والِدِهٖ أنْ يُعَلِّمَهُ الْكِتابَةَ وَ أَن يُّحْسِنَ اسْمَهٗ وَ أنْ يُزَوِّجَهٗ إِذَا بَلَغَ. (رواه ابن النجار)

(۱۹) إنّ مِنَ السُّنَّةِ أن يَّخْرُجَ الرّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ إِلى بَابِ الدَّارِ.

(۲۰) لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلى جَمْرَةٍ وَّ تُحْرِقَ ثِيابَه حتّى تُفْضِي إلى جِلْدِه، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ على قَبْرٍ. (رواه أحمد)

التَّمْرِيْنُ (۸۱)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) بدخواہ ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔

(۲) تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ خوش اخلاق بنیں

(۳) مردان حق باطل کے آگے ہرگز نہیں جھکیں گے۔

(۴) رنج وغم فوت شدہ شی کو ہرگز واپس نہ لائے گا

(۵) امید کی جاتی ہے کہ اس سال فصل زیادہ اچھی ہوگی۔

(۶) یہ ملازمین جلدی کررہے ہیں تاکہ وقت پر اپنے کارخانے پہنچیں۔

(۷) امید ہے کہ تھوڑی دیر بعد زوردار بارش ہوگی

(۸) ہم اس لیے تعلیم حاصل کررہے ہیں تاکہ دین کی خدمت کریں۔

(۹) صدر المدرسین صاحب چاہتے ہیں کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں۔

(۱۰) مجھے اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ طلبہ بغیر نگرانی کے اپنے اسباق یاد کریں۔

(۱۱) یہ ڈرائیور برق رفتاری سے گاڑی چلارہا ہے تاکہ مقررہ وقت پر منزل مقصود پر پہنچ جائے۔

(۱۲) تم پر واجب ہے کہ اپنے کام میں ہمیشگی برتو تاکہ تم اپنے مقصد تک آسانی کے ساتھ پہنچو۔

(۱۳) تم لوگ صبح سویرے اٹھنے کے عادی بنو تاکہ اپنے کاموں میں چست رہو۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار ومشرکین سے ہرگز راضی نہ ہوگا۔

التَّمْرِيْنُ (٨٢)

(مضارع کے ساتھ "أَنْ" مقدّرہ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) أسْرَعْتُ لِأُدْرِكَ الْقِطَارَ.

(٢) لَمْ أَكُنْ لِأُخْلِفَ الْوَعْدَ.

(٣) لَمْ يَكُنِ الْكَرِيْمُ لِيُقَصِّرَ مَعَ ضَيْفِهِ.

(٤) مَا قصّرتُ فِي الْوَاجِبِ فَأُعَاقَبَ.

(٥) أتُحْسِنُ إِلى جَارِكَ وَ يُسِيءَ إِلَيْكَ.

(٦) لَا تَغْتَصِبُوْا حَقَّ أَحَدٍ فَتُلَامُوْا.

(٧) اِغْتَنِمُوْا الْفُرْصَةَ فَتَنْجَحُوْا.

(٨) زَكِّ عَنْ أَمْوَالِكَ حَتّى يُبَارِكَ الله لَكَ فِيْهَا.

(٩) لَمْ يَكُنِ الْمُجْتَمَعُ لِيُقَدَّمَ بِغَيْرِ تَخْطِيْطٍ.

(١٠) تَحَلَّوْا بِحُسْنِ الْخُلُقِ لِتَنَالُوْا إِعْجَابَ النَّاسِ و رِضَى الربّ.

(١١) لَعَلِّي أُحقِّقُ آمَالِيْ فَيَسْتَرِيْحَ فُؤَادِي.

(١٢) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ [الأنفال: ٣٣]

(١٣) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ [آل عمران: ١٧٩]

(١٤) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ [آل عمران: ١٧٩]

(١٥) مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ [المائدة: ٦]

(١٦) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (رواه البخاري)

(١٧) مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ مَنْزِلَ أَخِيْهِ فَيُقَدِّمَ إِلَيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْكُلَهٗ.

(۱۸) لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَ يَبْتَلِيَكَ. (رواه الترمذي)

(۱۹) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. (رواه الشيخان عن أنس).

(۲۰) لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَ لَا تُمَازِحْهُ وَ لَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ. (رواه الترمذي)

التَّمْرِيْنُ (۸۳)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) توفلاح نہیں پائے گا یہاں تک کہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرے۔

(۲) میں سونے سے پہلے دانتوں کو صاف کرتا ہوں تاکہ ان میں کچھ باقی نہ رہے۔

(۳) یہ مزدور کام میں جلدی نہ کریں یہاں تک کہ کام ختم کرلیں۔

(۴) شاہد بازار جاتا ہے تاکہ آلو، بھنڈی، بیگن اور گرم مسالہ خریدے۔

(۵) کسی مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ بلاعذر رمضان المبارک کے روزے چھوڑے۔

(۶) دنیا میں امن وسکون قائم نہ ہوگا جب تک کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو۔

(۷) تمھارے لیے یہ زیبا نہیں کہ تم بلاضرورت اپنے ملازمین پر سختی کرو۔

(۸) کسی آدمی کی ہرگز تعریف نہ کرو جب تک اسے آزمانہ لو۔

(۹) مجھ سے بدسلوکی نہ کرو کہ میں تمھارے ساتھ بدسلوکی کروں۔

(۱۰) کیا توکل ہمارے پاس نہیں آئے گا کہ میں تیری خاطر تواضع کروں۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں۔

(۱۲) ہمارے ملک کی فوج دشمنوں پر حملہ کرتی رہے گی مگر یہ کہ وہ پسپا ہوجائیں۔

(۱۳) مومن عورتوں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی بہنوں کی توہین کریں۔

(۱۴) بلی کو بلاوجہ نہ ستاؤ کہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو۔

(۱۵) شاید توکل کتابوں کی عالمی نمائش دیکھنے جائے گا کہ وہاں سے بیش قیمت کتابیں خریدے۔

الدرس الثالث و العشرون

مضارع کو جزم دینے والے حروف

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف چار ہیں: (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ اَمر (۴) لا ے نہی۔ —— یہ حروف صرف ایک فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اُسے جزم دیتے ہیں۔ اور کچھ کلمات ایسے ہیں جو دو فعل مضارع پر داخل ہو کر انھیں جزم دیتے ہیں۔ انھیں ''ادواتِ شرط جازمہ'' کہتے ہیں۔ ان کا بیان آگے آرہا ہے۔

① (**الف**) یہ حروف فعل مضارع کے اِن پانچ صیغوں کے آخری حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔ (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنّث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلّم (۵) متکلّم مع الغیر۔ اور اگر ان کے آخر میں حرف علّت ہو تو اُسے گرا دیتے ہیں جیسے لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِ ، لَمْ یَخْشَ۔

(**ب**) سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں، چار تثنیہ کے صیغے اور تین صیغے جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنّث حاضر۔

(**ج**) اور دو صیغوں کا نون بدستور باقی رہتا ہے؟ (۱) جمع مؤنّث غائب (۲) جمع مؤنّث حاضر۔

② لَمْ اور لَمَّا فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اسے ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَکْتُبْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (عبد الرحمن نے نہیں لکھا)، لَمَّا یَکْتُبْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (عبدالرحمن نے اب تک نہیں لکھا)۔

لَمْ اور لَمَّا کے درمیان معنی اور استعمال کے اعتبار سے مندرجہ ذیل فرق ہے:

(**الف**) ''لَمْ'' صرف نفی کرتا ہے، جب کہ ''لَمَّا'' استغراقِ نفی کا معنی دیتا ہے یعنی اس کی نفی، متکلّم کے بولنے تک پورے زمانۂ ماضی کو گھیرے ہوتی ہے۔ جیسا

کہ اوپر کی مثالوں میں تم نے دیکھا کہ پہلے جملہ میں محض فعل کی نفی ہے کہ "عبد الرحمن نے نہیں لکھا" جب کہ دوسرے جملہ میں اس کی نفی ہوئی ہے کہ عبد الرحمٰن نے متکلّم کے بولنے کے وقت تک نہیں لکھا۔ یہ تو دونوں کے اصل معنی میں فرق ہوا۔ لیکن اگر تم لَمْ کے مدخول (مضارع) کے بعد لفظ "بَعْدُ" یا "إِلَى الآنِ" بڑھا دو تو وہ بھی "لَمَّا" کا معنی دے گا۔ جیسے اوپر والی مثال کو تم یوں کر دو: لَمْ يَكْتُبْ عبدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدُ، لَمْ يَكْتُبْ عبدُ الرَّحْمٰنِ إِلَى الْاٰنِ تو معنی ہوگا" عبد الرحمٰن نے اب تک نہیں لکھا"۔

(ب) لَمَّا سے جس فعل کی نفی کی جاتی ہے مستقبل میں اس کے حُصول کی توقُّع اور امید ہوتی ہے جب کہ لَمْ سے یہ توقع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے کوئی کہے: لَمَّا أُسَافِرْ (ابھی تک میں نے سفر نہیں کیا) تو اس میں اُسے آئندہ زمانہ میں سفر کی امید ہوتی ہے اور وہ اس کا منتظر ہوتا ہے۔ جب کہ اگر وہ کہے لَمْ أُسَافِرْ (میں نے سفر نہیں کیا) تو اس سے آئندہ زمانے میں سفر کی توقّع کا اظہار نہیں ہوتا۔

(ج) ادواتِ شرط کے بعد لَمْ کا آنا درست ہے، جب کہ لَمَّا کا آنا درست نہیں۔ لہٰذا "إِنْ لَمْ تَجْتَهِدْ تَنْدَمْ" (اگر تو محنت نہیں کرے گا تو شرمندہ ہوگا) کہنا صحیح ہے اور إِنْ لَمَّا تَجْتَهِدْ إلخ کہنا صحیح نہیں ہے۔

(د) لَمَّا کے مدخول فعل مضارع کا حذف جائز ہے، جب کہ عام حالت میں لَمْ کے مدخول فعل کا حذف جائز نہیں ہے۔ جیسے کہتے ہیں قَارَبْتُ مَكَّةَ وَ لَمَّا، اس جملہ کی اصل عبارت ہے: قَارَبْتُ مَكَّةَ وَ لَمَّا أَدْخُلْهَا (میں مکّہ کے قریب آگیا اور ابھی تک اس میں داخل نہیں ہوا)۔

فائدہ: جو لَمَّا فعل ماضی پر آتا ہے وہ نہ تو نفی کا معنی دیتا ہے اور نہ حرفِ جازم ہوتا ہے بلکہ وہ اسم ظرف ہوتا ہے جو "حِيْنَ" کے معنی میں ہوتا ہے، وہ دو فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے، اس کو مضارع پر داخل کرنا صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مضارع کے ساتھ اس کا معنیٰ ادا کرنا ہو تو لَمَّا کے بجائے "حِيْنَ" کو استعمال کرنا چاہیے۔

③ لامِ امر کے ذریعہ کوئی فعل طلب کیا جاتا ہے۔ جیسے لِيُنْفِقْ ذوْ سَعَةٍ مِنْ سَعَتِہٖ (کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے)

لامِ امر عموماً مکسور ہوتا ہے، لیکن جب وہ واوِ عاطفہ اور فاے عاطفہ کے بعد آئے تو زیادہ تر ساکن ہوجاتا ہے۔ جیسے فَلْيَسْتَجِيبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ۔ اور کبھی ثُمَّ کے بعد بھی ساکن ہوجاتا ہے، جیسے ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

④ لاے نہی کے ذریعہ کسی کام سے باز رہنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جیسے لَاتَيْأَسْ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ (اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)۔

التَّمْرِيْنُ (٨٤)

(لَمْ ، لَمَّا اور لامِ امر کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لَمْ أَنْسَ فَضْلَ اللهِ عَلَيَّ.

(٢) لِيُوَقِّرْ صَغِيْرُكُمْ كَبِيْرَكُمْ.

(٣) قَرُبَ الْإِمْتِحَانُ وَ لَمَّا أُذَاكِرْ.

(٤) بَدَأَ الدَّرْسُ وَ لَمَّا يَأْتِ الطُّلَّابُ.

(٥) لَمَّا يَرْجِعْ وَالِدِيْ مِنَ الْعُمْرَةِ.

(٦) كَبِرَ الْغُلَامُ وَ لَمَّا يَتَهَذَّبْ.

(٧) طَابَ الزَّرْعُ وَ لَمَّا يُحْصَدْ.

(٨) لِيُتْقِنْ كُلُّ إِنْسَانٍ عَمَلَهٗ.

(٩) لَمْ يَمُدَّ الْفَقِيْرُ يَدَيْهِ سَائِلًا النَّاسَ.

(١٠) نَشِطَ الطُّلَّابُ لِمُرَاجَعَةِ الدُّرُوْسِ وَ لَمَّا تَنْشَطْ.

(١١) أَوْشَكَ الْعَامُ عَلَى الْإِنْصِرَامِ وَ لَمَّا تُرَاجِعُوْا دُرُوْسَكُمْ.

(۱۲) أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ. [الحديد: ١٦]

(۱۳) فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ. [النساء: ١٠٢]

(١٤) فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ [البقرة: ١٨٦]

(١٥) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ [التوبة: ٨٢]

التَّمْرِيْنُ (٨٥)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) نوجوانوں کو چاہیے کہ تیراکی سیکھیں۔

(۲) باورچیوں نے اب تک کھانا نہیں پکایا۔

(۳) وہ لوگ دشمن سے ہوشیار رہیں۔

(۴) عورتیں کھانا پکائیں اور بچوں کو کھلائیں۔

(۵) احمد نے قلم خریدا اور اس کی نب چیک نہیں کی۔

(۶) مسلم طلبہ مغربی تہذیب سے متأثر نہیں ہوئے۔

(۷) گھر کی خادمہ جھاڑو دے اور برتن صاف کرے۔

(۸) مسلم لڑکیاں پردے کے ساتھ باہر نکلیں۔

(۹) مسلمان اپنے بچّوں کو ادب اور دین سکھائیں۔

(۱۰) الیکشن مکمل ہو گیا اور اب تک ووٹوں کی گنتی نہیں ہوئی۔

(۱۱) ملازمین نے تنخواہ لے لی اور اپنا فرض منصبی نہیں نبھایا۔

(۱۲) بڑھئی نے اجرت لے لی اور اب تک میزیں اور کرسیاں نہیں بنائیں۔

(۱۳) مسلم مجاہدین نے کبھی بچوں، بوڑھوں اور عورتوں پر حملہ نہیں کیا۔

(۱۴) محمود نے کھیل میں اپنا وقت ضائع کیا اور تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی۔

الدرس الرابع و العشرون

لامِ تاکید اور نونِ تاکید کا استعمال

سبق نمبر ۲۱ میں تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ماضی کی تاکید قَدْ اور لام مفتوح شروع میں لاکر کی جاتی ہے۔ اسی طرح فعل مضارع پر بھی کبھی صرف لام، یا قد یا دونوں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن معنی میں زور پیدا کرنے کے لیے فعل مضارع کے ساتھ لامِ تاکید اور نونِ تاکید کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں فعل مضارع صرف مستقبل کا معنی دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ فعل مستقبل مثبت کی تاکید لامِ تاکید اور نون تاکید سے کی جاتی ہے۔

① لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے۔ اس کے آنے سے فعل مضارع میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔

② نونِ تاکید دو طرح کے ہوتے ہیں: (۱) ثقیلہ (۲) خفیفہ۔

نونِ ثقیلہ اس نون کو کہتے ہیں جس پر تشدید ہو، اور نونِ خفیفہ نونِ ساکن کو کہتے ہیں۔ نونِ ثقیلہ سبھی صیغوں کے اخر میں آتا ہے، اور نونِ خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے اور چھ صیغوں میں نہیں آتا، ان کا بیان آگے آرہا ہے۔

③ نونِ ثقیلہ کے آنے سے فعل مضارع پر درج ذیل اثرات مرتّب ہوتے ہیں:

(الف) چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنّث حاضر کے صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

(ب) جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں سے واو گر جاتا ہے اور اس سے پہلے والے حرف پر ضمّہ بدستور باقی رہتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہاں سے واو گر گیا ہے۔

(ج) واحد مؤنّث حاضر کے صیغے سے "ی" گر جاتی ہے اور اس سے پہلے والے حرف پر کسرہ بدستور باقی رہتا ہے، تاکہ وہ بتائے کہ یہاں سے "ی" گر گئی ہے۔

(د) جمع مؤنّث غائب اور جمع مؤنّث حاضر کے صیغوں میں نونِ جمع بدستور باقی رہتا ہے، لیکن اس کے اور نونِ تاکید کے درمیان فصل اور جدائی کے لیے ایک الف بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس الف کو "الفِ فاصل" کہتے ہیں۔

(ه) مضارع کا لام کلمہ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر میں مضموم اور واحد مؤنّث حاضر میں مکسور ہوتا ہے، باقی صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

(و) جن چھ صیغوں میں نونِ ثقیلہ الف کے بعد آتا ہے ان میں وہ مکسور ہوتا ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ وہ چھ صیغے یہ ہیں: چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنّث۔

④ نونِ خفیفہ مذکورہ بالا چھ صیغوں میں نہیں آتا، باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ اِن آٹھ صیغوں کے لام کلمہ پر نونِ ثقیلہ کی صورت میں جو حرکتیں آتی ہیں وہی نونِ خفیفہ کی صورت میں بھی رہتی ہیں۔ اور معنی کے لحاظ سے ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

دونوں کی گردان اِس طرح ہے:

گردان بانونِ ثقیلہ

لَيَذْهَبَنَّ لَيَذْهَبَانِّ لَيَذْهَبُنَّ لَتَذْهَبَنَّ لَتَذْهَبَانِّ لَيَذْهَبْنَانِّ
لَتَذْهَبَنَّ لَتَذْهَبَانِّ لَتَذْهَبُنَّ لَتَذْهَبِنَّ لَتَذْهَبَانِّ لَتَذْهَبْنَانِّ
لَأَذْهَبَنَّ لَنَذْهَبَنَّ

گردان بانونِ خفیفہ

لَيَذْهَبَنْ لَيَذْهَبُنْ لَتَذْهَبَنْ لَتَذْهَبُنْ لَتَذْهَبِنْ
لَأَذْهَبَنْ لَنَذْهَبَنْ

''لَيَذْهَبَنَّ'' کا معنی ہے ''وہ ایک آدمی ضرور ضرور جائے گا''۔ اسی طرح نون ثقیلہ اور خفیفہ کے باقی صیغوں کا ترجمہ بھی کرلو۔ اور یہ یاد رکھو کہ ہم نے ترجمہ میں ''ضرور ضرور'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں اردو میں ترجمہ کے لیے یہ الفاظ متعیّن نہیں ہیں، بلکہ اُن تمام الفاظ سے اس کا ترجمہ کیا جا سکتا ہے جن سے تاکید کے معنی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے یقیناً، سچ مچ، واقعی، بے شک، بلا شبہہ وغیرہ۔

⑤ نون تاکید کا استعمال مضارع، امر اور نہی کی تاکید کے لیے ہوتا ہے۔ فعلِ ماضی کی تاکید کے لیے نہیں ہوتا۔

اس کے ذریعہ امر اور نہی کی تاکید تو بغیر کسی قید اور شرط کے درست ہے۔ لیکن مضارع کی تاکید میں کچھ تفصیل ہے جو میں نے اپنی کتاب ''تمرین الإنشاء'' حصّہ اول میں ذکر کردی ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٨٦)

(فعل مضارع کی تاکید)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لَتَشْرِيَنَّ الْمَجْدَ بِالْإِقْدَامِ.
(٢) لَيُدَافِعَنَّ الْجُنْدِيّ عَنْ وَطَنِهٖ.
(٣) وَاللهِ لَأُغْمِدَنَّ سَيْفِي حَتّٰى يَسُلَّهُ الْحَقُّ.
(٤) وَ لَأُعْطِيَنَّ حَتّٰى لَا أَرىٰ لِلْعَطِيَّةِ مَوْضِعًا.
(٥) لَأَسْتَمِعَنَّ نَصَائِحَ الْأَسَاتِذَةِ وَ لَأَعْمَلَنَّ بِهَا.
(٦) لَتَرْفَعُنَّ شَأْنَ الْوَطَنِ بِمَاٰثِرِكُمُ الْغَالِيَةِ.
(٧) لَيَشْفِيَنَّكَ اللهُ يَا أَخِيْ وَ لَتَرْجِعَنَّ إِلَى الدِّرَاسَةِ بَعْدَ أَيَّامٍ.
(٨) لَتَلْعَبْنَانِّ مَعَ صَدِيْقَاتِكُمَا فِيْ رِحَابِ الْبَيْتِ.
(٩) لَتُرْفَعَنَّ هٰذِهِ الْقَضَايَا إِلَى الْمَحْكَمَةِ الْعَالِيَةِ.

(١٠) لَئِنْ ذَهَبْتَ إِلَى الْأَسْكَنْدَرِيَّةِ لَتَرَيَنَّ جَمَالًا وَ رُوَاءًا وَ لَتُبْدِيَنَّ عَجَبًا وَ لَتَصْبُوَنَّ إِلَى مُشَاهَدَتِهَا كَثِيْرًا.

(١١) لَتُثْمِرَنَّ أَشْجَارُ حَدِيْقَتِنَا فِي السَّنَةِ الْآتِيَةِ.

(١٢) وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً. [الأنفال: ٢٥]

(١٣) لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ [يس: ١٨]

(١٤) قَالَ (إبليس) لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ [النساء: ١١٨، ١١٩]

(١٥) لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ [النمل: ٢١]

(١٦) لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ [الأعراف: ١٢٤]

(١٧) وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ [يوسف: ٣٢]

(١٨) لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ مِنَ الْمَالِ، أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ. (رواه البخاري)

التَّمْرِيْنُ (٨٧)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ دونوں مسافر اپنے سفر سے یقیناً واپس ہوں گے۔

(۲) کارخانے کے ملازمین اپنے فرائض ضرور ادا کریں گے۔

(۳) یہ طلبہ یقیناً اپنے وطن کی خدمت کریں گے۔

(۴) اللہ تعالیٰ یقیناً اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ دے گا۔

(۵) مسلم طلبہ مغربی تہذیب کی تقلید سے ضرور بالضرور نفرت کریں گے۔

(۶) امانت دار مسلم تاجر ضرور جنت میں جائیں گے۔

(۷) اے میرے دوست! میں تیری صحت کے لیے اللہ تعالیٰ سے واقعی دعا کروں گا۔

(۸) وہ مسافر پسنجر ٹرین سے کل ضرور بنارس جائے گا۔
(۹) یہ دونوں میوہ فروش اس سال سیب کے باغات ضرور خریدیں گے۔
(۱۰) یہ پرندے شام کو یقیناً اپنے گھونسلوں میں واپس آئیں گے۔
(۱۱) یہ ڈاکیہ کل سائیکل سے ضرور دیہات جائے گا اور ڈاک تقسیم کرے گا۔
(۱۲) ان کارخانوں کا دھواں یقیناً صاف فضا کو آلودہ کردے گا۔
(۱۳) میں آئندہ سال ایک بلند اور کشادہ مسجد کا سنگ بنیاد ضرور رکھوں گا۔
(۱۴) حامد اور محمود آئندہ مہینے میں ضرور ہوائی جہاز سے انگلینڈ جائیں گے۔
(۱۵) کل سرِعام ان شرابیوں کو ضرور کوڑے مارے جائیں گے۔
(۱۶) شاہدہ کل اسٹیشنری کی دکان سے قلم تراش، پنسل، ربر اور کاپیاں ضرور خریدے گی۔

التَّمْرِيْنُ (۸۸)

(امر ونہی کی تاکید)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) اِعْلَمُنَّ أَنَّ عَاقِبَةَ الظُّلْمِ وَخِيْمَةٌ
(۲) اِتَّقِيَنَّ غَيْظَ الْحَلِيْمِ.
(۳) إِذَا عاتَبْتَ صَدِيْقًا فَلَا تُبَالِغَنَّ فِي عِتَابِهِ.
(٤) لَا تَمْدَحَنَّ امْرَأً حَتّٰى تُجَرِّبَه
وَ لَا تَذُمَّنَّهُ مِنْ غَيْرِ تَجْرِيْبٖ
(٥) إِذَا هَفَا صَدِيْقُكَ فَاغْفِرَنَّ هَفْوَتَهٗ.
(٦) لَا تَرْغَبَنَّ فِيْمَنْ زَهِدَ عَنْكَ.
(٧) إِذَا مَدَحْتَ فَلَا تُبَالِغَنَّ فِي الْمَدْحِ.
(٨) لَا تَحْقِرَنَّ قَلِيْلَ الْمَالِ تَجْمَعُهٗ فَالْحَوْضُ مِنْ قَطَرَاتِ الْمَاءِ يَمْتَلِئُ.
(٩) اِرْعَيَنَّ حَقَّ وَالِدَيْكَ وَ لَا تَتَوَانَيَنَّ فِي تَنْفِيْذِ نَصَائِحِهِمَا.

(۱۰) لَا يُزَهِّدَنَّكَ فِي الْـمَعْرُوْفِ مَنْ لَا يَشْكُرُ لَكَ.

(۱۱) لَا تُـمَارِيَنَّ حَلِيْمًا وَ لَا سَفِيْهًا فَإِنَّ الْحَلِيْمَ يُطْغِيْكَ وَ السَّفِيْهَ يُؤْذِيْكَ.

(۱۲) لا تُـمَزِّقَنَّ هَاتَانِ التِّلْمِيْذَتَانِ جَوَائِزَ التَّقَدُّمِ.

(۱۳) لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَ لَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ.

(۱٤) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا [آل عمران: ۱٦۹]

(۱٥) وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ [الكهف: ۲۳]

التَّمْرِيْنُ (۸۹)

(امرونہی کی تاکید)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) قال رجل لابنه: لقد كَبِرْتُ فِي السِّنِّ ، و عجَزْتُ عن العمل، فَاسْمَعَنْ نصيحتِي، لِتَكُوْنَنَّ أَمينًا في بَيْعِكَ و شِرَائِكَ، فإِنَّ النَّاس يُقْبِلُوْنَ على التَّاجِرِ الأمينِ، وَ لَاتَغُشَّنَّ أحدًا فَالْغَشُّ يُفْقِدُكَ ثقةَ النَّاسِ فيك. وَ إِنِّي تَارِكٌ لَكَ بَعْضَ الْـمَالِ لِتُنْفِقَه فِي وُجُوْهِ البِرِّ، فَهَلْ تَفِيَنَّ بِوَعْدِكَ؟

(۲) فأجابَ الابنُ: نَعْم، فَوَاللهِ لَأُنَفِّذَنَّ نَصِيْحتَكَ، وَ لَسَوْفَ أَسِيْرُ عَلى نَهْجِكَ. وَ وَاللهِ لَا أَشُكُّ فِي مَنْفَعَةِ مَا قلته، و لَأَعْمَلُ بِهَا الآنَ. فَقَالَ الوالدُ: أشكركَ يَا بُنَيَّ ، عِشْتَ رَاشدًا مُوَفَّقًا.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثانيك المتوسط، ص: ۱۳۰)

(۳) قَال أُسْتَاذ لتلميذه: بعدَ أُسْبُوْعٍ سَتُؤَدِّيْ الْإِمْتِحَانَ الشَّهْرِيِّ، فَاسْتَذْكِرَنَّ دروسَكَ، وَلا تُضَيِّعَنَّ وقتًا دون أن يَعُوْدَ عليك بفائدةٍ. (أيضًا، ص: ۱۳٤)

(٤) لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ هُوَ غَضْبَانُ. (رواه البخاری)

(٥) لَا يَتَكَلَّفَنَّ أَحَدٌ لِضَيْفِهٖ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ. (رواه البيهقي)

(٦) لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ. (رواه البخاري)

(٧) لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ. (رواه الجماعة).

(٨) إِذَا رَأَيْتَ نُيُوبَ اللَّيْثِ بَارِزَةً
فَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ اللَّيْثَ يَبْتَسِمُ

التَّمْرِيْنُ (٩٠)

(امرونہی کی تاکید)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت ہرگز نہ کرو۔

(۲) تم لوگ اپنے قیمتی اوقات ہرگز ضائع نہ کرو۔

(۳) تم روزانہ قرآن پاک کی تلاوت ضرور کیا کرو۔

(۴) لوگوں کے ساتھ ضرور نرمی اور محبت کا برتاؤ کر اور ہرگز سختی نہ کر۔

(۵) تم لوگ اللہ کے سوا کسی شخص سے ہرگز نہ ڈرو۔

(۶) اس گائے کو درخت کے سائے میں باندھ دو اور اسے ہرگز بھوکی نہ رکھو۔

(۷) تو دودھ سے بالائی، مکھن، گھی اور پنیر ضرور بنا۔

(۸) تم لوگ اس ہفت روزہ اخبار میں ضرور مراسلے بھیجو۔

(۹) تم لوگ ہرگز اس ہرنی کے بچوں کو نہ پکڑو۔

(۱۰) میونسپلٹی کے ذمے داران شہر کی گلی کوچوں کی صفائی کا ضرور خیال رکھیں۔

(۱۱) گاڑی چلاتے وقت ٹریفک قوانین کی پابندی ضرور کر۔

(۱۲) چوراہوں پر ٹریفک پولس کے اشارے کے بغیر ہرگز گاڑی آگے نہ بڑھا۔

الدرس الخامس و العشرون

اسماے موصولہ

عزیز طلبہ! تم ماسبق میں پڑھ چکے ہو کہ اسمِ معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ انھیں میں سے ایک قسم اسم موصول ہے۔

اسم موصول: اس اسم کو کہتے ہیں جو اپنے بعد آنے والے جملہ کے واسطے سے کسی معیّن چیز پر دلالت کرے۔ اس کے بعد واقع ہونے والے جملے کو "**صِلہ**" کہا جاتا ہے۔ صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

اسم موصول کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم موصول خاص (۲) اسم موصول مشترک۔

اسم موصول خاص: وہ ہے کہ کلام کے مقتضیٰ کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنّث ہوتا ہے۔

اسم موصول مشترک: وہ ہے جو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنّث سب کے لیے یکساں آتا ہے۔

① اسماے موصولہ خاصہ درج ذیل ہیں:

(۱) **الَّذِيْ** : واحد مذکر کے لیے، خواہ وہ عاقل ہو یا غیر عاقل۔

(۲) **اَللَّذَانِ وَ اللَّذَيْنِ**: تثنیہ مذکر کے لیے۔ (اللَّذَانِ حالتِ رفع کے لیے اور اَللَّذَيْنِ حالتِ نصب و جر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔)

(۳) **اَلَّذِيْنَ** : جمع مذکر عاقل کے لیے، یہ اعراب کی تینوں حالتوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے۔

(۴) **أَلَّتِيْ** : واحد مؤنّث کے لیے، خواہ وہ عاقل ہو یا غیر عاقل۔

(۵) **اللَّاتِي، اللَّوَاتِي، اللَّائِي، اللَّاءِ** : جمع مؤنث کے لیے۔

(٦) **الأُولیٰ** : جمع مذکر ومؤنّث عاقل وغیر عاقل سب کے لیے۔ جیسے جَاءَ التَّلامیذُ الْأُولیٰ ذَهَبُوْا، جَاءَتِ التِّلْمِیْذَاتُ الْأُولیٰ ذَهَبْنَ. أَقْرَأُ مِنَ الْكُتُبِ الْأُولیٰ تَنْفَعُ۔

(۲) اسماے موصولہ مشترکہ درج ذیل ہیں:

مَنْ ، مَا ، أَيٌّ ، ذَا ، ذُوْ ، أَلْ۔

(۱) **مَنْ** : یہ صرف عاقل کے لیے آتا ہے۔ جیسے اِقْبَلْ عُذْرَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَيْكَ۔

(۲) **مَا** : یہ غیر عاقل کے لیے آتا ہے۔ جیسے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا فَرَطَ مِنَّا۔

یہ حکم استعمالِ اکثری کے اعتبار سے ہے ورنہ کبھی مَنْ غیر عاقل کے لیے اور مَا عاقل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ (النور:۴۵)

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء:۳)

(۳) **أَيٌّ** : عقلا اور غیر عقلا دونوں کے لیے ہے۔ اس کی مؤنّث "أَيَّةٌ" ہے۔ یہ دو شرطوں کے ساتھ ضمہ پر مبنی ہوتا ہے:

(الف) معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ (ب) اس کے صلہ کی ابتدا میں ہونے والی ضمیر محذوف ہو۔ جیسے أَكْرِمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ أَخْلَاقًا۔ اور آیت کریمہ " ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا. (مریم:۶۹)۔ پہلی مثال کی اصل عبارت ہے: أَيُّهُمْ هُوَ أَحْسَنُ أَخْلَاقًا۔ اور دوسری مثال کی اصل ہے: أَيُّهُمْ هُوَ أَشَدُّ۔

- چوں کہ "أَيّ" میں حد درجہ ابہام ہوتا ہے اس لیے معرفہ کی طرف اس کی اضافت واجب ہے تاکہ اس کا ابہام دور ہو اور یہ معرفہ ہو جائے۔

• اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا عامل فعل مستقبل ہو جو اس سے پہلے آئے اور اس کا صلہ فعل ماضی نہ ہو۔ اس کے عامل کا اس سے پہلے آنا اس لیے واجب ہے تاکہ "أيّ" شرطیہ اور استفہامیہ سے امتیاز رہے، کیوں کہ ان دونوں کے لیے جملہ کی ابتدا میں آنا اور عامل کا مؤخّر ہونا لازم ہوتا ہے۔

(۴) ذَا : یہ عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لیے آتا ہے، یہ اس وقت اسم موصول ہوتا ہے جب مَنْ یا مَا استفہامیہ کے بعد آئے اور اشارہ کے لیے نہ ہو[۱]۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی کے ساتھ مرکّب ہو۔ جیسے مَنْ ذَا لَقِیْتَ (کون ہے جس سے تو نے ملاقات کی؟) وَ مَا ذَا فَعَلْتَ۔ (تونے کیا کیا؟)

(۵) ذُوْ : یہ بنی طے کی زبان میں اَلَّذِيْ کے معنی میں اسم موصول ہوتا ہے، عاقل اور غیر عاقل دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ہر حالت میں واو پر مبنی ہوتا ہے اور واحد، تثنیہ، جمع سب کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے عربی شاعر "سنان طائی" کا درج ذیل شعر:

فَإِنَّ الْـمَـاءَ مَـاءُ أَبِـيْ وَ جَـدِّيْ
وَ بِئْرِيْ ذُوْ حَفَرْتُ وَ ذُوْ طَوَیْتُ

(۶) أَلْ : یہ عاقل وغیر عاقل دونوں کے لیے آتا ہے اور اس شرط کے ساتھ اسم موصول ہوتا ہے کہ یہ کسی صفتِ صریح (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول یا اسم مبالغہ) پر داخل ہو جیسے أَقْبَلَ الشاكِرُ و المشكُورُ و الشَّكُورُ۔ اس کے بعد آنے والے صفات کے صیغے جملہ کے درجے میں ہوتے ہیں، لہٰذا الشاكِرُ کا معنی ہوا "أَلْ شَكَرَ"۔ المشكُوْرُ کا معنی ہوا "أَلْ شُكِرَ" اور الشكُورُ کا معنی ہوا "أَلْ يَشْكُرُ كَثِيْرًا"۔

(۱) اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر "ذَا" کے بعد کوئی اسم آئے تو وہ اسم اشارہ ہوتا ہے جیسے مَنْ ذَا الرَّجُلُ، مَا ذَا الْعَمَلُ، کیوں کہ موصول کے لیے صلہ ضروری ہے، اور صلہ جملہ یا شبہِ جملہ ہی ہوتا ہے۔ اسم مفرد نہیں ہوتا۔ اور اگر اس کے بعد فعل آئے تو یہ موصولہ ہوتا ہے، کیوں کہ فعل صلہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور مشار الیہ نہیں بن سکتا ہے۔

③ صلہ،عائد،محلِّ اعراب :

(الف) صله: وہ جملہ خبریہ ہے جو اسم موصول کے بعد آئے اور اس کے بغیر اسم موصول کا معنی مکمل نہ ہو۔اس جملہ کے لیے کوئی محلِّ اعراب نہیں ہوتا۔[1]

(ب) عائد : صلہ کے اندر اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہوتی ہے اسی کو عائد کہا جاتا ہے۔ اسم موصول خاص کی طرف لوٹنے والی ضمیرِ عائد کے لیے ضروری ہے کہ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنّث ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہو۔ جیسے أَكْرِمِ الَّذِيْ كَتَبَ ، أَكْرِمِ اللَّذَيْنِ كَتَبَا، أَكْرِمِ الَّذِيْنَ كَتَبُوْا، أَكْرِمِ الَّتِي كَتَبَتْ ، أَكْرِمِ اللَّتَيْنِ كَتَبَتَا ، أَكْرِمِ اللَّاتِيْ كَتَبْنَ۔

اور اسم موصول مشترک کی طرف لوٹنے میں دو صورتیں جائز ہیں:

(۱) اسم موصول کے لفظ کی رعایت کرتے ہوئے ہر صورت میں ضمیر واحد مذکر لائی جائے۔اور زیادہ تر یہی صورت استعمال میں آتی ہے۔جیسے أَكْرِمْ مَنْ هَذَّبَكَ۔

(۲) اسم موصول کے معنی کی رعایت کرتے ہوئے واحد، تثنیہ، جمع، مذکّر اور مؤنّث ہونے میں ضمیر کو اس کے مطابق لایا جائے۔جیسے كَرِّمْ مَنْ هَذَّبَكَ ، كَرِّمْ مَنْ هَذَّبَاكَ، كَرِّمْ مَنْ هَذَّبُوْكَ ، كَرِّمْ مَنْ هَذَّبَتْكَ ، كَرِّمْ مَنْ هَذَّبَتَاكَ ، كَرِّمْ مَنْ هَذَّبْنَكَ.

(ج) اسم موصول کا محلّ اعراب مواقع استعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کبھی وہ محلِّ رفع میں ہوتا ہے، جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلیٰ:۱۴) کبھی محلِّ نصب میں ہوتا ہے، جیسے أَحْبِبْ مَن يُّحِبُّ الْخَيْرَ اور کبھی محلّ جر میں ہوتا ہے، جیسے جُدْ بِمَا تَجِدُ۔

---

(۱) صلہ کے بارے میں مفید تفصیل " تمرین الإنشاء " میں بیان کردی گئی ہے۔

التَّمْرِيْنُ (٩١)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) أَعْطِنِي الوَرْدَةَ الَّتِي لَوْنُهَا أَحْمَرُ.
(٢) تَصَدَّقْ عَلى الْبَائِسِيْنَ وَابْدأ بِأيٍّ هو أقربُ إليك.
(٣) لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ و إِنْ قَلَّ مَا تَعْلَمُ.
(٤) أُبْذُلْ مَا أَنْتَ بَاذِلٌ فِي وُجُوهِ الْـخَيْرِ.
(٥) اِقْتَرِبْ مِمَّا يَقْتَرِبُ الْعُقَلَاءُ وَ ابتَعِدْ عَمَّا يَبْعُدُوْنَ.
(٦) إِذَا أردتَ أن تَقْتَنِيَ كُتُبًا فاختر أيّها يعلو أسلوبُه.
(٧) يُعْجِبُنِي أن يُّؤْثِرَ الـمَرْءُ نَفْعَ وطنِه على مَنفعةِ نفسِه.
(٨) تَخْتَارُ السّيّدةُ من الخادماتِ أَيَّهن هي أعفّ و أنشطُ.
(٩) زِنِ الْحقائقَ و لا يَخْدعْك أيها أكثر بريقًا و تزويقًا.
(١٠) القَوِيُّ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.
(١١) هٰذِهِ هِيَ الْـمُذِيْعَةُ الَّتِيْ تُقَدِّمُ بَرْنَامَجَ الْأَطْفَالِ.
(١٢) الَّذِيْنَ يصُوْنُوْنَ الـمُمَتلَكَاتِ الْعَامَّةَ يُحَافِظُوْنَ عَلى نَهْضَةِ الْبِلَادِ.
(١٣) اِسْتَفِدْ مِنْ خِبْرَةِ النَّاسِ الَّذِيْنَ هُمْ أكْبَرُ مِنْكَ.
(١٤) إِنَّ صَلَاحَ الأمّة بِالأُمَّـهَاتِ اللَّوَاتِي يُحْسِنَّ تَرْبِيَةَ أَوْلَادِهِنَّ و بِالآبَاءِ الْأُولىٰ يَسْهَرُوْنَ عَلى تَقْوِيْمِ أَخْلَاقِهِمْ.
(١٥) الـمُهِمَّةُ الَّتِي أُسْنِدَتْ إِلَيَّ نَصْبُ الْخِيَامِ.
(١٦) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ [الرحمٰن: ٤٣]
(١٧) اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ [الكهف: ٣٠]
(١٨) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [الإسراء: ٨٢]

التَّمْرِيْنُ (۹۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) یہ وہ طالب علم ہے جو محنت سے اپنے اسباق یاد کرتا ہے۔
(۲) ایسی چیز کا وعدہ نہ کرو جو تم پورا نہ کرسکو۔
(۳) یہی وہ لڑکا ہے جس نے سالانہ تقریری مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔
(۴) میں ان اساتذہ کی تعظیم کرتا ہوں جنھوں نے میری تربیت کی اور مجھے علم سکھایا۔
(۵) ان طالبات کو بلاؤ جنھوں نے سالانہ امتحان میں امتیازی پوزیشن حاصل کی۔
(۶) جو چور بینک کی عمارت میں نقب زنی کی کوشش کررہا تھا وہ گرفتار کرلیا گیا۔
(۷) وہ مریض آج چل بسا کل جس کا آپریشن کیا گیا تھا۔
(۸) جو شخص کسی دوسرے کے لیے کنواں کھودتا ہے خود اسی میں گرتا ہے۔
(۹) وہ دو مہمان جو کل ہوٹل میں ٹھہرے تھے آج شہر کی سیر کو نکلے۔
(۱۰) ان گھوڑوں کو دیکھو جو نہایت برق رفتاری کے ساتھ سڑک پر دوڑ رہے ہیں۔
(۱۱) خالد اس گھر میں رہتا ہے جس کا صدر دروازہ پورب کی جانب ہے۔
(۱۲) وہ دونوں طیارے جو کل فضا میں منڈلا رہے تھے حادثے کا شکار ہوگئے۔
(۱۳) میں نے کل اس کتاب کا مطالعہ کیا جو حکمتوں اور نصیحتوں سے پر تھی۔
(۱۴) وہ ابو بکر ہی تھے جنھوں نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا سارا مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کردیا تھا۔
(۱۵) جس نے قلعہ خیبر کا دروازہ اکھاڑ لیا تھا وہ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ تھے۔
(۱۶) وہ عبد القاہر جرجانی ہیں جنھوں نے علوم بلاغت میں سب سے پہلی کتاب لکھی۔
(۱۷) یہ مہمان کون ہے جس کا آپ نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔
(۱۸) جن پہاڑوں پر برف باری ہوتی ہے وہاں سخت ٹھنڈک پڑتی ہے۔
(۱۹) وہ عمر بن خطاب تھے جنھوں نے اپنے عہد خلافت میں عدل وانصاف کا بے مثال نظام قائم کیا۔

(۲۰) سچا مسلمان وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرے۔

التَّمْرِيْنُ (٩٣)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) الكتابُ هو الجَلِيْسُ الّذي لا يُنَافِقُ و لا يُمِلُّ، وهو الصَّدِيْقُ الّذي لا يُعَاتِبُ و لَا يَشْكُوْ.

(٢) الغذاءُ الجيّدُ الذي تَتَوَفَّرُ فيه المَوَادُّ الّتي تَبْنِي الجسمَ ، و تمدّهُ بِالحرارةِ، وتَحْمِيْهِ مِنَ الْأَمْرَاضِ، هذه البرتقالة التي قشرناها.

(٣) هٰذَا عُنْوَانُ صَدِيْقِكَ أحمد شريف الّذي يَسْكُنُ بمدينة الإسكندرية في حَيّ لوران بالمنزل، رقم ٢٤٢، بشارع عبد السلام عارف.

(٤) إنّ اليَدَ الّتِي تَصُوْنُ الدُّمُوْعَ أفضلُ مِنَ اليَدِ التي تُرِيْقُ الدِّمَاءَ، والّتِي تشرحُ الصُّدُورَ أشرفُ من التى تبقرُ البطونَ.

(٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ [المائدة: ٣٥]

(٦) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ [آل عمران: ١٦٩]

(٧) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ [فصلت: ٣٠]

(٨) أخشى ما خشيت على أمتي كِبَرُ البطن، ومداومة النوم و الكسل وضعف اليقين . (رواه الدارقطني عن جابر).

(٩) إذا نظر أحدكم إلى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر إلى من هو أسفل منه . (رواه الشيخان)

(١٠) استكثِرْ من الناس من دعاء الخير لك، فإن العبد لايدري على لسان من يستجاب له، أو يرحم. (رواه الخطيب عن أبي هريرة)

(١١) أكثروا من تلاوة القرآن في بيوتكم، فإن البيت الذي لايقرأ فيه القرآن يقل خيره و يكثر شره و يضيق على أهله. (رواه الدارقطني عن أناس).

(١٢) إن الذين يصنعون هذه الصورة يعذبون يوم القيامة، فيقال لهم: أحيوا ما خلقتم. (رواه الشيخان).

(١٣) إن أول ما يجازى به المؤمن بعد موته أن يغفر لجميع من تبع جنازته. (رواه البيهقي عن ابن عباس).

(١٤) أنظروا إلى من هو أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر ألا تزدروا نعمة الله عليكم . (رواه ابن ماجه)

(١٥) البَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنده فلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (رواه أحمد).

التَّمْرِيْنُ (٩٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) خالد اس سازش کا شکار ہوگیا جو اس کے ساتھیوں نے تیار کی تھی۔

(۲) وہ کون سی رکاوٹیں ہیں جو اس پل کی تعمیر کے راستے میں حائل ہیں۔

(۳) وہ ہندوستانی تیراک ہی ہیں جو کل عالمی تیراکی کے مقابلے میں کامیاب ہوئے۔

(۴) یہ وہی عورتیں ہیں جنھوں نے اپنے بچوں کی اچھی پرورش کی اور انھیں زندگی کے آداب سکھائے۔

(۵) وہ خالد بن ولید ہی ہیں جنھوں نے جنگ یرموک میں اسلامی لشکر کی کمان سنبھالی۔

(٦) اور ان کے ساتھ اس جنگ میں ابو عبیدہ عامر بن جراح تھے جن کے ہاتھوں رومیوں سے شام آزاد ہوا۔

(۷) ہجرت ہی تاریخ کا وہ اہم واقعہ ہے جس سے اسلامی مشن پوری قوت اور آزادی کے ساتھ جزیرۃ العرب کے خطوں میں عام ہوا۔

(۸) یہی وجہ ہے کہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اسلامی تاریخ کا آغاز قرار دیا۔

(۹) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنے سفر بغداد میں اس نصیحت پر سختی سے عمل کیا جو چلتے وقت ان کی ماں نے انھیں کی تھی۔

(۱۰) یہی وہ دونوں طالبات ہیں جو پوری تیاری کے ساتھ مضمون نگاری کے مقابلے میں شریک ہوئیں۔

(۱۱) یہی وہ اوصاف ہیں جو افراد کے درمیان تعلقات استوار کرتے ہیں اور ایک صالح معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔

(۱۲) ابوالقاسم زَہراوی ان مشہور مسلم اطبّا میں سے ہیں جنھوں نے طبابت اور جرّاحی کے میدان میں بڑی شہرت حاصل کی۔

(۱۳) وہ اساتذہ ہی ہیں جو قوم کے فرزندوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

(۱۴) یہی وہ وُکلا ہیں جنھوں نے معاملے کی گہرائی تک پہنچنے میں ہائی کورٹ کے ججوں کی مدد کی۔

(۱۵) صلاح الدین ایوبی اسلامی تاریخ کے وہ عظیم ہیرو ہیں جنھوں نے اپنے جنگی کارناموں کے ذریعہ صلیبیوں کے دانت کھٹے کر دیے تھے۔

الدرس السادس و العشرون

حروف جارّہ

حروفِ جارّہ: وہ حروف ہیں جو فعل، شبہِ فعل اور معنیٔ فعل کے معانی اپنے مدخول (اسم) تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

یہ کل سترہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

ب، ت ، ك ، ل ، و ، مُنْذُ ، مُذْ ، حَاشَا ، عَدَا ، خَلَا مِنْ، عَنْ ، عَلیٰ ، فِی ، إلیٰ ، حَتّٰی ، رُبَّ (۱)

ایک شاعر نے ان حروف کو شعر میں اس طرح نظم کیا ہے:

با و تا و کاف و لام و واو و مُنْذُ ، مُذ ، خَلَا

رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِي، عَنْ ، عَلیٰ، حَتّٰی ، إلیٰ

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مجرور کرتے ہیں۔ جیسے أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ میں با کے داخل ہونے سے اسم جلالت " اللّٰہ" اور مِنْ کے داخل ہونے سے "الشیطانِ" مجرور ہوگیا۔

(۱) اِن حروف کو حروفِ جر، حروفِ خَفْض اور حروفِ اضافت کہا جاتا ہے۔ حروفِ جر کہنے کی وجہ تو نام ہی سے ظاہر ہے۔ حروفِ خفض کہنے کی وجہ یہ ہے کہ خفض کا معنی جر ہے، اور یہ حروف اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں۔ اور حروفِ اضافت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ "اضافت" کا معنی ہے نسبت کرنا، تعلّق پیدا کرنا، ملانا۔ اور یہ حروف فعل اور شبہِ فعل کا تعلق اپنے مدخول (اسم) سے جوڑتے ہیں۔ جیسے عجِبتُ مِنْ خالدٍ، مَرَرْتُ بِسَعِيْدٍ میں۔

---

(۱) یہ تعداد جمہور نحویوں کے نزدیک ہے، جب کہ قبیلۂ ہُذیل کے نزدیک کَيْ اور مَتیٰ اور قبیلۂ عُقَیل کے نزدیک "لَعَلَّ" بھی حرفِ جر ہیں۔

(۲) ان حروف کی دو قسمیں ہیں:

(الف) وہ حروفِ جر جو صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) رُبَّ (۲) مُذْ (۳) مُنْذُ (۴) حتّٰی (۵) كَ (۶) واو (۷) ت۔

(ب) باقی حروفِ جر، اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

(۳) ان حروف میں کچھ وہ ہیں جو کبھی حرف ہوتے ہیں اور کبھی اسم۔ یہ درج ذیل پانچ حرف ہیں: (۱) كَ (۲) عَنْ (۳) عَلیٰ (۴) مُذْ (۵) مُنْذُ۔

کچھ وہ ہیں جو حرفیت اور فعلیت کے درمیان مشترک ہیں؟ وہ تین ہیں:

(۱) حَاشَا (۲) خَلَا (۳) عَدَا۔

(۴) ان میں سے اکثر حروف متعدّد اور مختلف معانی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ نیچے ان کے صرف کثیر الوقوع معانی لکھے جاتے ہیں:

ب : (سے، میں، پر، سبب، ساتھ، ذریعہ، قسم) وغیرہ۔ یہ کبھی فعل لازم کو متعدّی بنانے کے لیے آتا ہے اور کبھی زائد ہوتا ہے کہ اس کے گرا دینے سے اصل معنی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ہے۔

ت : صرف قسم کے لیے آتی ہے اور یہ صرف اسمِ جلالت "اللہ" پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے تَاللهِ لَأَصُوْمَنَّ غَدًا. (اللہ کی قسم! کل میں ضرور روزہ رکھوں گا۔)

و : قسم کے لیے، اور رُبَّ کے معنی میں آتا ہے۔ —— اور جب یہ قسم کے لیے آتا ہے تو اسم جلالت کے ساتھ خاص نہیں ہوتا، بلکہ اسم جلالت کے علاوہ دوسرے اسما پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ [الفجر: ۱، ۲]

کاف : یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "طرح، جیسا، مشابہ، مثل، مانند" جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

ل: اردو میں (واسطے، طرف، سے، سبب، کو، کا، کے، کی) وغیرہ معانی دیتا ہے۔

مِنْ : یہ (سے، کا، کی، کے، بعض، میں سے، یعنی، سبب، وجہ سے، عوض، بدلے میں) وغیرہ معانی دیتا ہے۔

عَلٰی : یہ (پر، بناپر، باوجود) وغیرہ معانی کے لیے آتا ہے۔

عَنْ : (سے، طرف سے، ساتھ، بارے میں)۔

فِيْ : (میں، بارے میں، متعلق، سبب، پر) وغیرہ۔

حَتّٰي :(تک، یہاں تک کہ، تاکہ) وغیرہ۔

رُبَّ : یہ تقلیل اور تکثیر دونوں معنی کے لیے آتا ہے، اس کے لیے کوئی ضابطہ مقرر نہیں ہے بلکہ قرینہ ہی سے معنیٔ مراد کی تعیین ہوتی ہے۔ تقلیل کی صورت میں اس کا ترجمہ ''بعض، کچھ'' کیا جاتا ہے اور تکثیر کی صورت میں ''بہت سے ، بہتیرے، اکثر'' ترجمہ ہوتا ہے۔

مُذْ ، مُنْذُ : (.....عرصے سے، .....دن سے)۔

حَاشَا ، خَلَا ، عَدَا : یہ تینوں استثنا کے لیے آتے ہیں۔ اردو میں ان کا ترجمہ ''علاوہ، سوا، چھوڑ کر'' وغیرہ الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

⑤ کبھی مِنْ ، عَنْ ، ب کے بعد مَا آجاتا ہے، اس صورت میں بھی یہ حروف اس کے بعد والے اسم میں عمل کرتے ہیں۔ جیسے مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا. (نوح:۲۵) ، عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ (المؤمنون:۴۰) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ. (آل عمران:۱۵۹)

اور کبھی رُبَّ اور کاف کے بعد بھی ''مَا'' آجاتا ہے۔ اس صورت میں یہ حروف اکثر عمل نہیں کرتے ہیں اور زیادہ تر جملہ اسمیہ و فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے : رُبَّمَا زُرْتُكَ ، أَنَا مُجْتَهِدٌ كَمَا أَخُوْكَ مُجْتَهِدٌ۔ اور اس صورت میں رُبَّ زیادہ تر فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے رُبَّمَا سَافَرْتُ إلى مِصْرَ. اور کبھی فعل مضارع پر بھی داخل ہوتا ہے، بشرطے کہ اس کا ہونا یقینی ہو، تاکہ وہ یقینی ہونے کی وجہ سے ماضی کے درجے میں ہو جائے۔ جیسے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ. (الحجر: ۲)

⑥ حروفِ جر میں سے صرف ''مِنْ ، با ، کاف ، لام'' ہی زائد ہوتے ہیں۔ اور زائد ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل بے کار ہوتے ہیں اور ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ ان کا اضافہ تاکید کی غرض سے کیا جاتا ہے، زائد ہونے کا مطلب یہ

ہے کہ ان کے گرادینے سے اصل معنیٔ مقصود میں کوئی فرق نہیں آتا ہے، اور وہ ترکیب نحوی کے اعتبار سے کسی فعل، شبہِ فعل یا معنیٔ فعل سے متعلق نہیں ہوتے؛ کیوں کہ حرف جار اسی وقت فعل وغیرہ سے متعلّق ہوتے ہیں جب کہ وہ فعل وغیرہ کا معنی اپنے مدخول (اسم) تک پہنچاتے ہیں۔[1]

⑦ حرفِ جر زائد کسی سے متعلِّق نہیں ہوتا۔ اور حرفِ جر اصلی کسی نہ کسی فعل یا شبہِ فعل یا معنیٔ فعل سے متعلّق ہوتا ہے۔ جس سے اس کا تعلّق ہوتا ہے اُسے حرفِ جر کا مُتعلَّق کہا جاتا ہے۔ اس طرح بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مُتعلَّق کبھی فعل ہوتا ہے، کبھی شبہِ فعل اور کبھی معنیٔ فعل۔ ہر ایک کی مثال ترتیب وار مندرجہ ذیل ہے:

● وَقَفْتُ عَلَى الْمِنْبَرِ ● أَنَا كَاتِبٌ بِالْقَلَمِ ● أُفٍّ لِلْكُسَالىٰ.

کبھی حرفِ جر کا متعلَّق ایسا ہوتا ہے جو شبہِ فعل کی تاویل میں ہوتا ہے۔ جیسے قرآن کریم کی آیت کریمہ: وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ (الانعام:۳) اس میں "في" اسم جلالت سے متعلق ہے جو شبہِ فعل "مَعْبُوْدٌ" کی تاویل میں ہے۔ اور جیسے خالدٌ ليثٌ في كلِّ مَوْقعةٍ، اس مثال میں في "لَيث" سے متعلّق ہے جو "شجاع" کے معنی میں ہے۔

التَّمْرِيْنُ (۹۵)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) مِنْ دَلَائِلِ الْعَجْزِ كَثْرَةُ الْمَعَاذِيْرِ.

(۲) لَا تَرْمِ النَّاسَ بِمَا لَيْسَ فِيْهِمْ.

(۳) اليَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلىٰ.

(٤) إِذَا رَغِبْتَ فِي الْمَكَارِمِ فَاجْتَنِبِ الْمَحَارِمَ.

(٥) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ.

---

(۱) حروفِ جر زائدہ کی تفصیل "تمرين الإنشاء" میں بیان کردی گئی ہے، وہیں دیکھیں۔

(٦) دَخَلْتُ غُرَفَ الْبَيْتِ خَلَا غُرْفَةِ النَّوْمِ.
(٧) لِسَانُ الحالِ أفصحُ مِنْ لِسَانِ الْمَقَالِ.
(٨) زُرْتُ مَعَالِمَ الْقَاهِرَةِ خَلَا الْأَهْرَامِ.
(٩) أسْقَطْنَا طَائِراتِ الْعَدُوِّ خَلَا طَائِرَةٍ.
(١٠) أَجَبْتُ عَنْ أَسْئِلَةِ النَّحوِ عَدَا سؤالٍ.
(١١) حَطَّمْنَا مَدَافِعَه حَاشَا مدْفعٍ.
(١٢) يُعْرَفُ الصَّدِيْقُ بِالْاِخْتِبَارِ.
(١٣) الأمَّهَاتُ يُسْدِيْنَ النَّصِيْحَةَ لِأَوْلَادِهِنَّ.
(١٤) الغَرْبِيُّوْنَ سَمَوْا بِالْعِلْمِ وَ الِاخْتِرَاعِ.
(١٥) الرِّجَالُ يكدّون لكسب القوت.
(١٦) النِّسَاءُ يَقُمْنَ بِشُؤُوْنِ الْمَنَازِلِ.
(١٧) التَّرَفُ وَ اللهِ إِنْ كَثُرَ فِي أُمّةٍ لَا يَعْظُمُ شَأْنُهَا.
(١٨) لَا تَقْسُ عَلَى رَجُلٍ أُصِيْبَ فِي مَالِهِ أو عِيَالِهِ.
(١٩) مُنْذُ كَمْ عَامٍ تَتَعَلَّمُ فِي كُلِّيَّةِ الطِّبِّ مِنْ جَامِعَةِ دهلى؟
(٢٠) مَا ذَهَبْتُ إِلَى دُكَّانِ الْجَزَّارِ مُذْ شَهْرَيْنِ.

التَّمْرِيْنُ (٩٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔
(۱) ہندوستان کو مخلص سیاسی قائدین کی ضرورت ہے۔
(۲) اللہ کی قسم! میں ان طلبہ کی ضرور مدد کروں گا جنھوں نے غربت کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دی۔
(۳) ایک شاطر بدمعاش کے علاوہ تمام ڈاکو پکڑے گئے۔

(۴) میں صبح کو ندی کے کنارے ٹہلتا ہوں تاکہ نرم خرام ہوا کھاؤں۔
(۵) خلوص اور ہمدردی سے دوستی پائدار ہوتی ہے۔
(۶) تم کتنے سال سے اس شہر میں رہتے ہو۔
(۷) کیا تم باطل پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہو؟
(۸) اس زمانے میں مشینوں کی مدد سے کاشت کاری کے بڑے بڑے کام مختصر وقت میں انجام دیے جاتے ہیں۔
(۹) عید الفطر سے پہلے بازاروں میں سخت بھیڑ ہوتی ہے۔
(۱۰) کیا یہ ممکن ہے کہ دنیا سے گمراہیاں اور برائیاں یکسر ختم ہو جائیں؟
(۱۱) خیر کے سوا ہر بات سے اپنی زبان روکو۔
(۱۲) کسان ایک بالشت زمین کی بنا پر آپس میں لڑ جاتے ہیں۔
(۱۳) آج سمندر میں ایک جہاز ڈوب گیا جو سامان سے لدا ہوا تھا۔
(۱۴) اس زمانے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔
(۱۵) ہر انسان پر لازم ہے کہ اس کے گھر میں مہمانوں کے ٹھہرنے کے لیے ایک خاص کمرہ ہو۔

التَّمْرِيْنُ (۹۷)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) اطْلُبُوا الرِّزْقَ في خَبايا الأرضِ.(رواه الطبراني)
(٢) أصلِحوا دُنْياكم، واعمَلوا لآخرَتِكُم، كَأَنَّكُم تموتونَ غدًا.
(رواه الديلمي عن أنس)
(٣) الأَكْبَرُ مِنَ الإِخْوَةِ بمنزِلَةِ الأَبِ.(رواه البيهقي)
(٤) حقُّ كبيرِ الإخوةِ على صغيرِهم كحقِّ الوالدِ على ولدِه.
(رواه البيهقي)

(٥) الدَّالُّ علَى الخيرِ كفاعلِهِ، و اللهُ يحبُّ إغاثةَ اللَّهفانِ.
(رواه ابن أبي الدنيا)

(٦) ذاقَ طَعمَ الإيمانِ مَن رضيَ باللهِ رَبًّا، وبالإسلامِ دينًا، وبمُحمدٍ ﷺ نَبيًّا. (رواه الترمذي)

(٧) الزهدُ في الدنيا يريحُ القلبَ ، و البدنَ ، و الرغبةُ فيها تكثرُ الهمَّ و الحزنَ و البطالةُ تُقَسِّي القلبَ. (رواه القضاعي عن ابن عمر)

(٨) السِّوَاكُ مَطْهَرةٌ للفَم، و مَرْضَاةٌ للرَّبِّ، و مَجْلَاةٌ لِّلْبَصَرِ.
(رواه الطبراني)

(٩) صاحِبُ الدَّينِ مغلولٌ في قَبرِهِ، لا يفُكُّهُ إلَّا قَضاءُ دَينِهِ.
(رواه الديلمي)

(١٠) صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، و أَحْسِنْ إلى مَن أساءَ إليكَ، و قُلِ الحقَّ و لو على نفسِكَ. (رواه ابن النجار)

(١١) طلبُ العلم فريضةٌ على كلِّ مسلم، و إنَّ طالبَ العلم يستغفرُ لهُ كلُّ شيءٍ، حتى الحيتانُ في البحر. (رواه ابن عبد البر)

(١٢) إنَّ الصَّدقةَ لتُطفِئُ عن أهلِها حرَّ القبورِ وإنَّما يستظِلُّ المؤمنُ يومَ القيامةِ في ظلِّ صدقتِه. (رواه الطبراني)

(١٣) رُبَّ عابدٍ جاهِلٍ، ورُبَّ عالمٍ فاجِرٌ ، فاحْذَرُوا الجُهَّالَ من العُبَّادِ ، والفُجَّارَ من العلماءِ. (رواه الديلمي عن أبي أمامة)

(١٤) ربَّ حامل فقهٍ غيرُ فقيهٍ، و منْ لمْ ينفعْهُ علمُهُ ضرَّهُ جهلُهُ، اقرأِ القرآنَ ما نهاكَ، فإنْ لمْ ينهكَ فلستَ تقرؤهُ.
(رواه الطبراني)

(١٥) الحمدُ علَى النِّعمةِ أمانٌ لزَوالِها. (رواه الديلمي)

(١٦) كلمتانِ خفيفتانِ على اللسانِ، ثقيلتانِ في الميزانِ،

حبيبتانِ إلى الرحمنِ. سبحانَ اللهِ وبحمدِه. سبحانَ اللهِ العظيمِ. (رواه الشيخان)

(١٧) غُذِّبَتِ امْرَأَةٌ في هِرَّةٍ سَجَنَتْ، سجنَتْها حتّى ماتتْ فدخلتْ في النَّارِ. (رواه البخاري)

(١٨) الصَّدقةُ على وجهِهَا واصطناعُ المعروفِ وبِرُّ الوالدينِ وصِلَةُ الرَّحِمِ تحوِّلُ الشَّقاءَ سعادةً وتزيدُ في العمُرِ وتقي مصارعَ السُّوءِ. (رواه أبو نعيم)

(١٩) الرَّاحمونَ يرحَمُهُمُ الرَّحمنُ، قال تبارك وتعالى: ارحَموا مَن في الأرضِ يَرحَمْكم مَن في السَّماءِ. (رواه الإمام أحمد)

التَّمْرِيْنُ (٩٨)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(**الف**) الأدَبُ زِ يْنَةٌ فِي الْغِنى، كَنْزٌ عِنْدَ الْحَاجَةِ، عَوْنٌ عَلى الْمُرُوْءَةِ، صَاحِبٌ فِي الْمَجْلِسِ. مُؤْنِسٌ فِي الْوَحْدَةِ، تَعْمُرُ بِهِ الْقُلُوْبُ الْوَاهِيَةُ ، و تَحْيىٰ بِهِ الْأَلْبَابُ الْـمَيْتَةُ ، وَ تنفذ به الأبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ ، وَ يُدْرِكُ بِهِ الطَّالِبُوْنَ مَا يُحَاوِلُوْنَ. (النحو الواضح، للثانو ية، ج: ٢، ص: ٥٠)

(**ب**) خَرَجْتُ مَعَ طَائِفَةٍ مِنَ الْأَصْدِقَاءِ لِزِ يَارَةِ دَارِ الْاٰثَارِ الْعَرَبِيَّةِ ، فَمَشَيْنَا إِلَيْهَا وَ قَدْ تَخَلَّفَ اثْنَانِ مِنَّا أَرَادَا أن يَّزُوْرَا مَعْهَدًا اٰخَرَ فَقَابَلَنَا رِجَالُ الدَّارِ وَ شَرَحُوْا لَنَا كَثِيْرًا مِنَ الْاٰثَارِ الْعَجِيْبَةِ وَ رَأَيْنَا النَّاسَ يَتأمّلُوْنَ صَنَاعَةَ أَجْدَادِهِمْ وَ كأَنَّها تُنَادِيْهِمْ أنِ اعْمَلُوا كَمَا عَمِلُوْا تَصِلُوْا إلى مَا وَصَلُوْا. (النحو الواضح، للابتدائية، ج:٣، ص:٣٧)

الدرس السابع و العشرون

ادواتِ استفہام

استفہام بابِ استفعال کا مصدر ہے جس کا لغوی معنیٰ ہے: کسی سے کوئی چیز دریافت کرنا، کسی چیز کے بارے میں معلومات دینے کی درخواست کرنا۔

ادواتِ استفہام: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے کسی سے کوئی شے دریافت کی جائے۔

ادواتِ استفہام تیرہ ہیں:

۱- همزۂ مفتوحه یعنی "أ" -۲- هَلْ -۳- مَنْ -۴- مَنْ ذَا -۵- مَا -۶- مَاذَا -۷- مَتیٰ -۸- أَيَّانَ -۹- أَيْنَ -۱۰-كَيْفَ -۱۱-أَنّٰى -۱۲-كَمْ -۱۳-أيٌّ.

ان میں پہلے دو حرف ہیں، اور باقی گیارہ اسم ہیں۔ ان سب کے لیے ابتداے کلام میں آنا ضروری ہے، یعنی جس جملے پر یہ داخل ہوتے ہیں اس کے کسی جُز کا ان سے پہلے آنا جائز نہیں۔

(۱) همزه کے ذریعہ مفرد اور جملہ دونوں کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، پہلے کی مثال أَ خَالِدٌ شُجَاعٌ أَمْ سَعِيْدٌ؟ (خالد بہادر ہے یا سعید؟) اس کے جواب میں تعیین کے ساتھ بتانا ہوتا ہے کہ ان دونوں میں بہادر کون ہے۔ اس صورت میں اس کے ساتھ "أَمْ" حرفِ عطف کا استعمال لازمی طور پر ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ دو مفرد مُعادل ہوتے ہیں جن میں سے ایک معًا اِس کے بعد اور دوسرا "أَمْ" کے بعد آتا ہے۔ انہی دو میں سے ایک کی تعیین کا سوال ہوتا ہے۔

اور جملہ کے بارے میں سوال کی مثالیں یہ ہیں: أَ ذَهَبَ خلِيْلٌ؟ (کیا

خلیل گیا؟) أَلَـمْ يُسَافِرْ أَخُوْكَ ؟ (کیا تیرے بھائی نے سفر نہیں کیا؟) اس صورت میں اس کا جواب "نَعَمْ" یا "لَا" کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

(۲) هَلْ : اس کے ذریعے صرف مثبت جملہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے، جیسے هَلْ قَرَأْتَ الأَدَبَ؟ (کیا تو نے ادب پڑھا؟) اس کا جواب بھی "نَعَمْ" (ہاں) یا "لَا" (نہیں) کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

خیال رہے کہ اس کے ذریعہ نہ تو مفرد کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور نہ منفی جملہ کے بارے میں ۔ لہٰذا نہ یہ کہنا جائز ہے:"هَلْ خَالِدٌ شجاعٌ أَمْ سَعِيْدٌ؟" اور نہ یہ کہنا درست ہے: "هَلْ لَمْ تَقْرَأِ الْأَدَبَ؟" جب کہ ہمزہ کا استعمال ان سبھی صورتوں میں صحیح ہے۔

ان دونوں کے درمیان ایک دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ "هَلْ" کے بعد زیادہ تر فعل آتا ہے، اور اسم بہت کم آتا ہے، جب کہ ہمزہ کے بعد اسم اور فعل دونوں برابر آتے ہیں۔

(۳-۴) مَنْ ، مَنْ ذَا : (کون، کس)، ان دونوں کے ذریعے ذوی العقول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے مَنْ اكْتَشَفَ أَمِيْرِكَا؟ (امریکا کا سراغ کس نے لگایا؟)

(۵-۶) مَا ، مَاذَا : (کیا چیز، کس چیز)، ان کے ذریعے غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے مَا قَرَأْتَ؟ مَا ذَا قَرَأْتَ؟ (تو نے کیا پڑھا؟)

فائدہ: کبھی مَنْ ، مَا، مَنْ ذَا اور مَاذَا پر لام حرف جر داخل کر دیا جاتا ہے؟

مَا اور مَنْ پر لام کے علاوہ عَنْ ، مِنْ ، ب ، فِي وغیرہ حروفِ جارّہ بھی حسب موقع داخل ہوتے ہیں۔ اور "مَا" پر جب کوئی حرف جر آتا ہے تو "مَا" کا الف گر جاتا ہے، جیسے "عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ" [النبا:۱] (یہ آپس میں کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟)

(۷) مَتَى : اس کے ذریعہ زمانۂ ماضی اور زمانۂ مستقبل کے بارے میں

سوال کیا جاتا ہے، جیسے مَتی لَقِيْتَ عَاصِمًا؟ (تونے عاصم سے کب ملاقات کی؟) مَتی تَذْهَبُ إلى الجامعةِ الأشرفيةِ ؟ (توجامعہ اشرفیہ کب جائے گا؟)

(۸) أَيَّانَ : اس کے ذریعہ زمانۂ مستقبل کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے، جیسے أَيَّانَ تَبْدَأُ الْمَعْرِكَةُ؟ (جنگ کب شروع ہوگی؟) أَيَّانَ تَحْرِيْرُ الْوَطَنِ ؟ (وطن کی آزادی کب ہوگی؟)

(۹) أَيْنَ :اس کے ذریعہ کسی جگہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے أَيْنَ تَذْهَبُ يَوْمَ الْجُمعَةِ بِالسَّيَّارَةِ؟ (جمعہ کے دن کار سے تم کہاں جاؤ گے؟)

(۱۰) كَيْفَ : (کیسے، کس طرح، کیا) یہ کسی شے کی حالت اور کیفیت کے بارے میں سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے كَيْفَ أَبُوْكَ؟ (آپ کے والد کیسے ہیں؟)

(۱۱) أَنّٰى : (کہاں سے) اس کے ذریعہ کسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے، جیسے "قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا" [آل عمران:۳۷] (کہا اے مریم، یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟) اور کبھی یہ كَيْفَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے أَنّٰى يَنْتَصِرُ الْعَرَبُ وَ هُمْ أَشْتَاتٌ؟ (عرب کیسے کامیاب ہوں گے جب کہ وہ منتشر ہیں؟) اور کبھی مَتٰى کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے أَنّٰى اسْتَيْقَظْتَ؟ (تم کب بیدار ہوئے؟)

(۱۲) كَمْ : (کتنا، کتنے) اس کے ذریعہ کسی مبہم گنتی کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ جیسے كَمْ رَجُلًا سَافَرَ؟ (کتنے آدمیوں نے سفر کیا؟) اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔ اس سے پہلے حرف جر اور مضاف کے علاوہ کوئی چیز نہیں آسکتی۔ جیسے بِكَمْ دِرْهَمًا اشْتَرَيْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟ (یہ کتاب کتنے درہم میں خریدی؟)، دِيْوَانَ كَمْ شَاعِرًا قَرَأْتَ؟ (کتنے شعرا کا دیوان تم نے پڑھا؟) کم استفہامیہ جب مجرور ہو تو اس کی تمیز کا مجرور ہونا، جائز ہے جیسے بِكَمْ

رو بيةٍ اشتريتَ القلمَ۔

(١٣) أيّ :(کون، کیا چیز، کہاں) اس کے ذریعے کسی شے کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ جیسے أَيُّ رجلٍ جاءَ؟ (کون آدمی آیا) یہ جب استفہام کے لیے ہوتا ہے تو بہر حال معرب ہوتا ہے، کلمات استفہام میں اس کے علاوہ کوئی معرب نہیں۔ یہ کبھی مبتدا بنتا ہے تو مرفوع ہوتا ہے جیسے سابقہ مثال میں ؟ کبھی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے جیسے أَيَّ كِتَابٍ قَرَأْتُمْ؟ (تم لوگوں نے کون سی کتاب پڑھی؟) اور کبھی اس پر حرفِ جر داخل ہوتا ہے یا مضاف الیہ بنتا ہے تو مجرور ہوتا ہے، جیسے مِنْ أَيِّ بَلَدٍ أَنْتَ؟ (تو کس شہر کا ہے؟)، رَئِيسُ أَيِّ بَلَدٍ يَزُوْرُ الهندَ؟ (کس ملک کا صدر ہندوستان کا دورہ کرے گا؟)

التَّمْرِيْنُ (٩٩)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) أَيَذُوْبُ الْحَدِيْدُ فِي النَّارِ؟

(٢) أَسْتَمَرَّ التَّيَّارُ الْكَهْرَبَائِيُّ أَمِ انْقَطَعَ؟

(٣) أَكَانَ أَبُو الطَّيِّبِ الْـمُتَنَبِي شَاعِرًا حَكِيْمًا؟

(٤) أَرَاكِبًا جِئتَ أَمْ مَاشِيًا؟

(٥) أَمَعَ الْأُسْرَةِ تَأْكُلُ أَمْ وَحْدَكَ؟

(٦) هَلْ وَصَلَ الصَّارُوْخُ إلى القَمَرِ؟

(٧) أَشَعِيْرًا زَرَعْتَ أَمْ قَمْحًا؟

(٨) أَيَوْمَ الجُمعةِ يَسْتَرِيحُ العُمَّالُ أَمْ يَوْمَ الْأَحَدِ؟

(٩) هَلْ رَأَيْتَ الحَرِيْقَ الَّذِي شَبَّ فِي الْـمَدِيْنَةِ؟

(١٠) أَأَنْتَ الَّذِي أَنْقَذْتَ الْغَرِيْقَ أَمْ نَجِيْبٌ؟

(۱۱) أَطَنِيْنُ أَجْنِحَةِ الذُّبَابِ يَضِيْرُ؟

(۱۲) أَأَنْتَ مِمَّنْ يُقَصِّرُوْنَ فِي وَاجِبِهِمْ؟

التَّمْرِيْنُ (۱۰۰)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ. [الفرقان: ٤٥]

(۲) اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ. [الحديد: ١٦]

(۳) اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا. [هود: ٨٧]

(٤) اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ. [البقرة: ٦١]

(٥) هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝. [الصف: ١٠]

(٦) فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ. [الاعراف: ٥٣]

(٧) اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝. [الضحى: ٦، ٧]

(٨) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ. [الزمر: ٩]

(٩) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ. [الرعد: ١٦]

(۱۰) هلْ مِنْ أحدٍ يمشي على الماءِ إلا ابتلتْ قدماه، كذلكَ صاحبُ الدنيا لايَسلَمُ مِنَ الذنوبِ. (رواه البيهقي عن أنس)

(۱۱) هل تُنصَرون وتُرزقون إلا بضُعَفائكم. (رواه سعد بن أبي وقاص)

(۱۲) أَمَا يخشَى أحدُكُمْ ـ إذا رفعَ رأسَه قبلَ الإمامِ ـ أن يَّجْعَلَ الله رَأسَه رأسَ حِمَار، أو يجعَلَ صورتَه صورةَ حِمَارٍ. (رواه الشيخان)

(۱۳) سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ألا أُخبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضعيفٍ متَضَعِّفٍ، لو أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. أَلَا أخبرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كلُّ عُتُلٍ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. (رواه الشيخان عن حارثة بن وهب)

التَّمْرِيْنُ (١٠١)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کیا خالد کا بھائی ہائی کورٹ میں وکیل ہے؟
(۲) نہیں، بلکہ سپریم کورٹ کا جج ہے۔
(۳) کیا تم نے کولکاتا کا عجائب گھر دیکھا؟
(۴) نہیں، بلکہ میں نے وہاں کا چڑیا گھر دیکھا۔
(۵) کیا شکاری نے آج ندی میں جال ڈالا؟
(۶) نہیں، بلکہ وہ آج بیمار ہے۔
(۷) کیا یہ تمھاری پھوپھی کا بیٹا ہے یا وہ؟
(۸) ہاں، یہ میری پھوپھی کا بیٹا ہے اور وہ میرے ماموں کا۔
(۹) کیا یہ لوگ کسی سیاسی پارٹی کے نمائندے ہیں؟
(۱۰) نہیں، بلکہ یہ محکمہ آب پاشی کے ملازم ہیں۔
(۱۱) کیا کل پسنجر ٹرین سے تم بارہ بنکی جاؤگے؟
(۱۲) نہیں، بلکہ میں دس بجے اکسپریس ٹرین سے وہاں جاؤں گا۔

التَّمْرِيْنُ (١٠٢)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) لِـمَاذَا يُسَافِرُ الطُّلَّابُ إِلَى البِلَادِ الْأَجْنَبِيَّةِ؟
(٢) إِلىٰ مَتَى تَظَلُّ تِلْمِيْذًا بِالْمَدَارِسِ الابتدائية؟
(٣) أَيَّانَ تُسَافِرُ إلى عَاصِمَةِ أَلْـمَانيا؟
(٤) إلى مَتى تَبْقَى المصابيحُ مُوْقَدَةً؟
(٥) مِنْ أَيْنَ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ البقرةَ السَّوْدَاءَ؟
(٦) مَنِ الَّذي كَتَبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً مِنْ مدينةِ وَاشنطن؟

(۷) حتّٰی متیٰ أُکَابِدُ تِلكَ المصَائِبَ؟
(۸) مَتیٰ یفْتَحُ وَلِیدٌ مَغْسَلَتَهٗ؟
(۹) مَنْ یّتَوَلّٰی التَّوْجِیْهَ وَ الـمُرَاقَبَةَ في الْـمَغْسَلَةِ؟
(۱۰) لِـمَاذا سَلَّمَ رَبُّ الْعَائِلَةِ الحَلْوَیَاتِ إلی رَبَّةِ الْـمَنْزِلِ؟
(۱۱) أَیْنَ یَقَعُ صَالُوْنُ الحَلَاقَةِ في مدینةِ أعظم جراه؟
(۱۲) مَنْ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللهُ. [آل عمران: ۱۳۵]
(۱۳) مَنْ ذَا الّذِيْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِـإِذْنِهٖ. [البقرة: ۲۵۵]
(۱٤) مَا هِيَ وَظِیْفَةُ الْـمَعَارِضِ الدُّوَلِیَّةِ في هٰذِهِ الْأَیَّامِ؟
(۱۵) مَا هِيَ الشَّرِکَاتُ الّتي تَصْنَعُ هَوَاتِفَ جَوَّالَةً؟
(۱٦) لِـمَاذَا تَـخْتَلِفُ أَسْعَارُ الْـهَوَاتِفِ الْجَوَّالَةِ؟
(۱۷) کَمْ ثَمَنُ الجَهَازِ الـمُتَوَسِّطِ؟
(۱۸) و قیل لرسول الله ﷺ : أيُّ العملِ أفضلُ؟ قالَ: إیمانٌ بالله ورسولِه، قیلَ: ثمّ ماذا ؟ قالَ: الجِهادُ في سبیلِ الله، قیلَ: ثمَّ ماذا؟ قالَ: حجٌّ مبرورٌ. (رواه البخاري)
(۱۹) قلتُ: یا رسولَ الله أَيُّ المسلمینَ أفضَلُ؟ قال: مَن سَلِمَ الناسُ مِن لسانِه و یدِه. (رواه الشیخان عن أبي موسی)
(۲۰) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ [الصف: ۲، ۳]

التَّمْرِیْنُ (۱۰۳)

عربی میں ترجمہ کرو۔
(۱) آپ ناشتے میں کیا کھاتے ہیں؟
(۲) تم نے یہ بالٹی کہاں سے خریدی؟
(۳) تم نے یہ نئی بنیان کہاں سے خریدی؟

(۴) اس دکان پر نئی بیڈ شیٹ کتنے میں ملتی ہے؟
(۵) اس حجام نے کنگھی، قینچی اور الیکٹرک شیونگ مشین کب خریدی؟
(٦) تم نے یہ شناختی کارڈ کہاں سے حاصل کیا؟
(۷) اس لائبریری میں شعبۂ اخبار ورسائل کہاں ہے؟
(۸) تو نے نوکیا کمپنی کا موبائل فون کتنے روپے میں خریدا؟
(۹) یہ لوگ جوق در جوق کہاں جارہے ہیں؟
(۱۰) اس سڑک پر کتنے چوراہے اور ٹریفک سگنل ہیں؟
(۱۱) جناب! آپ کہاں سے بول رہے ہیں؟
(۱۲) آئندہ سال پارلیمانی انتخابات کس مہینے میں ہوں گے؟
(۱۳) فاطمہ نے فیشن ڈیزائننگ کتنے دنوں میں سیکھی؟
(۱۴) عمدہ منصوبہ بندی کب ناکام ہوجاتی ہے؟
(۱۵) تم نے یہ شوروم کب کھولا؟

التَّمْرِيْنُ (١٠٤)

ترجموا إلى الأردية :

(ألف):

(١) سَافَرْتَ إِلَى الطَّائِفِ يَا مُحَمَّدُ؟ نعم.. سَافَرْتُ إليها في الصَّيْفِ الْـمَاضِي مَعَ وَالِدِيْ.

(٢) أ تُعْجِبُكَ الطَّائِفُ يَا مُحَمَّدُ؟ نعم .. تُعْجِبُنِي فهِيَ مَصِيْفٌ جميلٌ، هَواؤهُ عَلِيْلٌ، و مَاؤهُ عَذْبٌ زُلالٌ.

(٣) أَ تَرْفُضُ السَّفَرَ مَعِي إِذَا قَصدتُّها؟ لَا فَمَا أَجْمَلَ صُحْبَتَكَ.

(٤) أَ بِالطَّائِرَةِ تُسَافِرُ أَمْ بِالسَّيَّارَةِ؟ بالسيارة يَا صَدِيقي، فَالطَّرِيْقُ الْـمُوْصِلُ إِلى الطَّائِفِ مَرْصُوْفٌ.

(٥) أَ صَبَاحًا نُسَافِرُ أَمْ مَسَاءً؟ صَبَاحًا حَيْثُ تَكُوْنُ لَدَيْنَا فسحةٌ مِنَ الْوَقْتِ نُعِدُّ فيها وَسائِلَ الرَّاحةِ لأنفسنا.

(٦) أَما زُرْتَ غَيْرَ الطَّائِفِ؟ بَلْ زُرْتُ "أَبْهَا".

(٧) أَلَمْ تَزُرْ غَيْرَ هٰذَيْنِ المصيفين؟ نعم لَمْ أَزُرْ غَيْرَهُمَا.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثالث المتوسط، ص: ٨٠)

(**ب**): زَارَ خَليفةٌ مِنْ بَنِي الْعَبَّاس يَوْمًا وَزِيْرَه فِي دَارِهٖ، وَ كَانَ لِلْوَزِيْرِ وَلَدٌ نَجِيْبٌ، فَلَمَّا جلَس الْخَلِيْفَةُ أَجْلَس الصَّبِيَّ إلى جَانِبِهٖ وَ سَأَلَهُ: أَ دَارُ الْخَلِيْفةِ أحسنُ أم دارُ أَبِيْكَ؟ فأجابَ الصَّبِيُّ عَلَى الفَوْرِ: مَتى كَانَ الخَلِيفَةُ فِي دَارِ أَبِي فَدَارُ أَبِيْ أَحْسَنُ، ثُمَّ أَرَاهُ خَاتَمًا ثَمِيْنًا فِي خِنْصِرِهٖ وَ سَأَلَهُ: هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا مِنْ هٰذَا الْخَاتَمِ؟ فَقَالَ الصبِيُّ: نعم، اليدُ الّتِي هُوَ فيها خَيْرٌ مِنْهُ، فَدَهِشَ الْخَلِيْفَةُ مِنْ حُسْنِ جَوَابِهٖ، وَ قَالَ لَهُ: أَ تُحِبُّ أَنْ تَكُوْنَ خَلِيْفةً بَعْدِي ؟ فقَال الصّبِيُّ: ابنُ الخَلِيْفَةِ أَوْلىٰ مِنِّي فَهُوَ صَاحِبُ الحقّ في الخلافة.

(المصدر السابق، ص: ٨٣)

التَّمْرِيْنُ (١٠٥)

ترجموا إلى الأردية:

(١) نَزَلَ حاجٌّ فُندقًا مِنْ فَنَادقِ جِدَّةَ، وَ لَمَّا وَقَفَ أَمَامَ مُدِيْرِ الْفُنْدُقِ سَأَلَهُ:

مَنْ أَنْتَ؟	فأجاب: أنا فلانٌ.
وَ مِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ؟	فأجاب: مِنَ القاهرة.
كَيْفَ وَصَلْتَ إلى جدّةَ؟	فأجاب: بِالطَّائِرَةِ السعُودِيَّةِ.
مَتىٰ وَصَلْتَ؟	فأجاب: ظُهرَ اليَوْمِ.

أيَّ شخصٍ تَعْرِفُ فِي جدّةَ؟ فأجاب: لَا أَعْرِفُ أَحَدًا.
مَا مَعَكَ مِنَ النُّقُوْدِ؟ فأجاب: رِيَالاتٌ سَعُوْدِيَّةٌ.
كَمْ رِيَالًا مَعَكَ؟ فأجاب: أَلفُ رِيالٍ.
من أينَ لك هٰذِهِ الرِّيَالَاتِ؟ فأجاب: بالتّحْوِيْلِ عَنْ طَرِيق الـمَصْرِف.
لِمَاذا أَتَيْتَ إلى المملكةِ؟ فأجاب: لِأَدَاءِ فَرِيضةِ الحَجِّ.
أَيَّانَ تُغَادِرُ الْفُنْدُقَ؟ فأجاب: بعدَ يَوْمَيْنِ.

توجّهَ الحاجُّ بعد ذلك إلى غرفةِ النومِ و وَجَدَ الراحةَ التي ينشدها، و أقام يَومين ثمّ ذَهَبَ إلى مكّة سائلًا الله العفوَ و المغفرَةَ.
(المصدر السابق، ص:۸۸)

(۲) هَلْ رأيت الحيوانات والطيور؟ و هل وقفت على خصائصها؟ لو تأملتَ، و دقّقتَ النظر فيها لرجعتَ حائرَ اللبّ، مشدوه الفكر. إن أي حيوان أو طائر كاف في التدليل على قدرة الله و عظمته.

انظر ـ يا أخي ـ إلى هذه الحيوانات، ثمّ أَجِبْنِي : كم نوعٍ هي، و كم لونٍ لها، لا شك أنك ستقف حائرًا أمام كثرتها و تنوّعِ أشكالها و ألوانها.

ثمّ انظر إلى العناكب، أ تعرف كم رِجْلاً لها؟ و كم يدًا تنتقل بها؟ و كم حيلةً تحتال بها على اصطياد الفريسة.

فسبحان مَن خلق و نوّع ليدلَّ على قدرته و يُقيمَ الدليل على باهر عظمته. (المصدر السابق، ص: ۲۷۲، ۲۷۳)

الدرس الثامن و العشرون

ادوات شرط جازمہ

ادوات شرط: وہ کلمات ہیں جو دو جملوں پر داخل ہوکر یہ بتاتے ہیں کہ متکلّم کے نزدیک پہلے کا مضمون دوسرے کے لیے سبب ہے، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ شرط و جزا میں پہلے جملے کا دوسرے کے لیے حقیقت میں سبب ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ متکلّم کے نزدیک ایسا ہو، جیسے إِنْ تَشْتِمْنِي أُكْرِمْكَ (اگر تم مجھے گالی دوگے تو میں تمھاری تعظیم و تکریم کروں گا) اس مثال میں شتم (گالی دینا) اکرام (تعظیم و تکریم) کا سبب حقیقی نہیں ہے، بلکہ متکلّم نے اپنے مکارم اخلاق کا اظہار کرتے ہوئے اسے اس کے لیے سبب مان لیا ہے، یعنی وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ اخلاق کریمانہ کی اس بلندی پر فائز ہے کہ گالی جو لوگوں کے نزدیک توہین کا سبب ہے وہ اس کے نزدیک تعظیم و تکریم کا باعث ہے۔[1]

ادواتِ شرط کو "كَلِمُ المجازاة" بھی کہا جاتا ہے۔

یہ دو طرح کے ہوتے ہیں: ۱- جازمہ - ۲- غیر جازمہ۔

ادواتِ شرط جازمہ گیارہ ہیں:

۱- إِنْ -۲- إِذْمَا -۳- مَنْ -۴- مَا -۵- مَهْمَا -۶- مَتى -۷- أَيَّانَ -۸- أَيْنَ -۹- أَنّٰى -۱۰- حَيْثُمَا -۱۱- أَيّ .

ان میں سے إِنْ اور إِذْمَا حرف ہیں[2]، اور باقی نو اسم ہیں، پھر ان نو میں سے

---

(۱) شرح الجامی علی کافیۃ ابن الحاجب، ص: ۳۰۴، ۳۰۵، مجلس البرکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

(۲) "إِن" تو بالاتفاق حرف ہے، اور إِذْمَا کے بارے میں اختلاف ہے، سیبویہ اور جمہور کا مذہب

أيٌّ معرب ہے اور باقی آٹھ مبنی ہیں۔ان کے معانی وغیرہ کی وضاحت کچھ اس طرح ہے:

(۱) إِنْ : (اگر)، یہی ادواتِ شرط جازمہ کی اصل ہے، جیسے إِنْ تَعْمَلْ خَيْرًا تَلْقَ خَيْرًا. (اگر تم بھلائی کروگے تو بھلائی پاؤگے) یہ ان کی اصل اس لیے ہے کہ سبھی ادواتِ شرط جازمہ "إِنْ" کے معنی کو متضمّن ہوتے ہیں۔ مثلاً مَنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ کا مطلب ہے: إِنْ يَجْتَهِدْ أَحَدٌ يَنْجَحْ۔

(۲) إِذْمَا:(اگر)، یہ بھی "إِنْ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے إِذْمَا تَكْسَلْ تَخْسَرْ (اگر تم کاہلی کروگے تو گھاٹے میں رہوگے)۔(یا۔ "جب" سستی کروگے تو خسارے میں پڑوگے۔ یہ معنی ان لوگوں کے نزدیک ہے جو اسے ظرفِ زمان مانتے ہیں)۔

یہ اصل میں "إِذْ" اور "مَا" سے مرکّب ہے، "إِذْ" جب "مَا" کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تبھی شرط کا معنی دیتا ہے، اور جب تنہا استعمال ہوتا ہے تو صرف ظرف زمان ہوتا ہے جو عموماً ماضی کے ساتھ آتا ہے، جیسے وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ (الأعراف:۸۶) اس وقت اس کا معنی ہوتا ہے: جب، جب کہ، جس وقت۔

اس صورت میں یہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے خواہ وہ فعلیہ ہو یا اسمیہ، جیسے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (التوبۃ:۴۰) اور کبھی وہ جملہ حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں "إِذْ" کے آخر میں تنوین لے آتے ہیں جیسے حِيْنَئِذٍ (بمعنی اس وقت)۔

(۳) مَنْ : (جو شخص، جو کوئی) یہ عُقلا کے لیے آتا ہے، جیسے "مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ." [النساء:۱۲۳] (جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا)۔

یہ ہے کہ یہ حرف ہے، اور مبرّد، ابن السرّاج اور ابو علی فارسی وغیرہ کے نزدیک یہ اسم ہے جو مَتیٰ کے معنی میں ظرفِ زمان ہے۔ (شرح شذور الذہب، ص: ۴۴۳، دار الفکر، بیروت، لبنان۔الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء)

(۴) مَا :(جو، جو چیز، جو کچھ) یہ غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے مَا تَزْرَعْ تَحْصُدْ. (جو بوؤ گے وہی کاٹو گے)۔

(۵) مَهْمَا :(جو کچھ، جتنا کچھ، جو کچھ بھی ہو) یہ بھی مَاکی طرح غیر عاقل کے لیے آتا ہے، جیسے مَهْمَا يَدَّعِ الْمُدَّعُوْنَ يَبْقَ لُبْنَانُ عَرَبِيًّا. (دعویٰ کرنے والے کچھ بھی دعویٰ کریں لُبنان عربی ہی رہے گا۔)

(۶) مَتي: (جب، جس وقت) یہ ظرفِ زمان کے لیے آتا ہے، جیسے مَتیٰ تَعْتَذِرْ يُقْبَلِ اعْتِذَارُكَ. (تم جب عذر پیش کرو گے تمھارا عذر قبول کیا جائے گا)۔

(۷) أَيَّانَ:(جب بھی) یہ بھی ظرفِ زمان کے لیے آتا ہے، جیسے أَيَّانَ تُطِعِ اللهَ يُسَاعِدْكَ. (تم جب بھی اللہ کی فرماں برداری کرو گے وہ تمھاری مدد کرے گا۔)

(۸) أَيْنَ : (جہاں، جہاں کہیں) یہ ظرفِ مکان کے لیے آتا ہے، جیسے أَيْنَ تَنْزِلْ أَنْزِلْ (جہاں تم اترو گے وہیں میں اتروں گا) اس کے ساتھ ما زائدہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے، جیسے ”اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ.“ [النساء:۷۸] (تم جہاں بھی رہو گے موت تمھیں پالے گی۔)

(۹) أَنّي :(جہاں، جہاں کہیں) یہ بھی ظرفِ مکان کے لیے آتا ہے اور شرط کے معنی کو متضمّن ہوتا ہے، جیسے أَنّٰى يَجْلِسِ الْعَالِمُ يُحْتَرَمْ. (عالم جہاں بھی بیٹھے محترم ہو گا۔)

(۱۰) حَيْثُمَا: (جہاں کہیں)، یہ بھی ظرف مکان کے لیے آتا ہے، جیسے حَيْثُمَا تَسْتَقِمْ يُقَدِّرْ لَكَ اللهُ نَجَاحًا. (تم جہاں بھی راہِ راست پہ رہو گے اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کامیابی مقدر فرمائے گا۔)

(۱۱) أَيٌّ : (جو، جس، جہاں، جب، جس طرح) یہ ادواتِ شرط میں سب سے زیادہ مبہم ہے، اس لیے اس کے معنی کی تعیین اس کے مضاف الیہ کے اعتبار سے ہوتی ہے، جیسے أَيَّ رَجُلٍ تُكرِمْ أُكْرِمْ. (جس آدمی کی تم تعظیم کرو گے میں اس کی تعظیم

کروں گا)، أَيَّ كتابٍ تَأْخُذْ آخُذْ. (جو کتاب تم لوگے وہی میں لوں گا۔) أَيَّ وقتٍ تُسَافِرْ أُسَافِرْ. (جس وقت تم سفر کروگے میں کروں گا۔)

● **شرط وجزا کا اعراب:**

شرط و جزا کی کئی صورتیں ہیں: ۱- دونوں مضارع ہوں۔ -۲- دونوں ماضی ہوں -۳- شرط ماضی ہو، اور جزا مضارع ہو۔ -۴- شرط مضارع ہو، اور جزا ماضی ہو۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ -۵- شرط مضارع یا ماضی ہو، اور جزا پر فا یا إِذَا فجائیہ داخل ہو۔

پہلی صورت میں دونوں کا مجزوم ہونا واجب ہے، جیسے ''اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ''. [الأنفال: ۳۸]

دوسری صورت میں دونوں محلًّا مجزوم ہوں گے، لفظ میں جزم نہ ہوگا، کیوں کہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے، جیسے '' اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ''. [الإسراء: ۷]

تیسری صورت میں جزا میں جزم اور رفع دونوں جائز ہے، اور جزم بہتر ہے، جیسے ''مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ ''. [هود: ۱۵]

چوتھی صورت میں شرط میں لفظًا جزم واجب ہے، اور جزا محلًّا مجزوم ہوگی، جیسے حدیثِ پاک: ''مَن يَّقُمْ لیلَةَ القدرِ إيْمَانًا و احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ''. (أخرجه البخاري في صحيحه: ج۱، ص ۲۱، رقم: ۳۵)

پانچویں صورت میں شرط اگر مضارع ہو تو لفظًا، ماضی ہو تو محلًّا مجزوم ہوگی اور دونوں حال میں جزا محلاً مجزوم ہوگی، جیسے ''مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ''[المائدہ: ۹۵] ''فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا''. [الجن: ۱۳] ، ''وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ''. [الروم: ۳۶]

التَّمْرِيْنُ (١٠٦)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) إِذْ مَا تُسَلِّحْ أَوْلَادَكَ بِالعِلْمِ يَأْمَنُوْا حَوَادِثَ الأَيَّامِ.
(٢) مَنْ يُّرِدِ التَّوْبَةَ فَبَابُ اللهِ مَفْتُوْحٌ.
(٣) مَنْ يَلْتَزِمْ بقَوَانِيْنِ المرُورِ فَسيأْمَنُ المكروهَ.
(٤) أيُّ سائقٍ يَجْتَازُ الإشارةَ الحَمْرَاءَ فَسَيَدْفَعُ الغَرَامَةَ.
(٥) أيَّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاسَ يَحْمَدُوْكَ عَلَيْهِ.
(٦) مَا تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ تَنَلْ جَزَاءَهُ.
(٧) إِنْ تُتْقِنِ الْعَمَلَ تَبْلُغِ الْأَمَلَ.
(٨) مَنْ يَّزرَعْ شَوْكًا يَحْصُدْ شَوْكًا.
(٩) مَنْ يَقْتَصِدْ فِي مَالِهِ يَأْمَنِ الْفَاقَةَ.
(١٠) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ. [آل عمران: ٨٥]
(١١) مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ. [النساء:١٢٣]
(١٢) مَنْ أشَارَ عَلى أخيه بأمر يعلمُ أنّ الرشدَ في غيره ، فقد خانَه. (أخرجه أبوداؤد)
(١٣) ما كَرِهتَ أن يراه الناسُ منكَ، فلا تَفْعَلْه بنفسِكَ إذا خَلَوْتَ. (رواه ابن حبان عن أسامة)
(١٤) مَن أخرجَ أذًى منَ المسجِدِ ، بنى الله لَه بيتًا في الجنَّة.
(رواه ابن ماجه عن أبي سعيد)
(١٥) مَن وَسَّعَ على عِيَالِه في يومِ عاشوراءَ ، وَسَّعَ الله عليه في سَنَتِه كلِّها. (رواه البيهقي عن أبي سعيد)
(١٦) منْ يكنْ في حاجة أخيه يكنِ الله في حاجتِه.(رواه ابن أبي الدنيا)

التَّمْرِيْنُ (۱۰۷)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اگر آپ نے کسی بیرونی ملک کا سفر کیا تو آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔

(۲) جو اپنے دوست کا راز فاش کردے وہ امانت دار نہیں۔

(۳) جو بڑوں کی نصیحت پر عمل نہیں کرتا، وہ نقصان اٹھاتا ہے۔

(۴) اگر گھر کا دروازہ بند ہو تو باہر سے دستک دو۔

(۵) جب گرمی کا موسم آئے گا تو مالدار شملہ کا سفر کریں گے۔

(۶) اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو اس سے پہلے بھی کر چکے ہو۔

(۷) تم جہاں بھی جاؤ قدرت کی کاریگری دیکھوگے۔

(۸) جو اپنی عزت خود نہیں کرتا دوسرے لوگ بھی اس کی عزت نہیں کرتے۔

(۹) جو سفر کرے گا اس کے تجربات زیادہ ہو جائیں گے۔

(۱۰) جو جھوٹ بولتا ہے اس کی روزی گھٹتی ہے۔

(۱۱) جب تم لکھنؤ جاؤگے تو میں تم سے فون پر رابطہ کروں گا۔

(۱۲) جو بیج زمین میں ڈالوگے وہی اگے گا۔

(۱۳) تو جب بھی مسجد جائے دنیا کی باتوں سے پرہیز کر۔

(۱۴) جو زمانۂ طالب علمی میں محنت کرتا ہے فارغ ہونے کے بعد عزّت پاتا ہے۔

(۱۵) جیسا معاملہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ کروگے ویسا ہی معاملہ وہ تمھارے ساتھ کریں گے۔

التَّمْرِيْنُ (۱۰۸)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) نَصَحَ أَحَدُ الْحُكَمَاءِ أَبْنَاءَهٗ وَ قَدْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَقَالَ: أَيْ بَنِيَّ ! عَلَيْكُمْ بِالِاتِّحَادِ وَ الْمَحَبَّةِ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تَتَّحِدُوْا تَقْوَ شَوْكَتُكُمْ. وَ يَخْشَ الْعَدُوُّ بَأْسَكُمْ وَ تَمَسَّكُوْا بِطَاعَةِ اللهِ وَ تَعَاوَنُوْا عَلى فِعْلِ الْخَيْرِ، فَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبْ، وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللهُ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الرِّ يَاءَ فَصَاحِبُهٗ ــ وَ إِنْ طَالَ الزَّمَنُ ــ يفْشُ أمرُه.

وَ مَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِّنْ خَلِيْقَةٍ
وَ إِنْ خَالَهَا تَخْفىٰ عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

وَلْتَكُنِ الْأَخْلَاقُ الْكَرِيْمَةُ حِلْيَتَكُمْ فَصَاحِبُ الْأَخْلَاقِ الْحَمِيْدَةِ أَيْنَمَا يَكُنْ يَجِدِ الرِّزْقَ مُيَسَّرًا.

أَيْ بَنِيَّ ! إِنَّكُمْ مَتىٰ تَسْتَمْسِكُوْا بِتِلْكَ الْفَضَائِلِ تَسْعَدُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ.(قواعد اللغة العربية، للصف الثالث المتوسط، ص: ٥٦)

(۲) إِذَا نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ فَاحْمَدِ اللهَ ، وَ إِنْ رَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَ وَاصِلْ دِرَاستَكَ، وَ إِنْ صَبَرْتَ فَإِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِ يْنَ ، وَ مَنْ لَمْ يَصْبِرْ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ حقًّا.

(۳) مَن اجْتَهَدَ فِي دِرَاسَته فَسَوْفَ يَفْرَحُ بِنَجَاحِهٖ، وَ مَنْ أَهْمَل فِيْهَا فَسَيَنْدَمُ. و مَنْ غَابَ عَنِ الفَصْلِ فَلَن يَّنَالَ إِعْجَاب الأُستاذِ.

الدرس التاسع و العشرون

ادوات شرط غیر جازمہ

عزیز طلبہ! تم اس سے پہلے ان ادوات شرط کا بیان اور طریقۂ استعمال پڑھ چکے ہو جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، مگر کچھ ایسے ادوات شرط بھی ہیں جو عامل نہیں ہوتے، وہ یہ ہیں:

۱- لَوْ -۲- لَوْلَا -۳- لَوْمَا -۴- لَمَّا -۵- كُلَّمَا -۶- إِذَا -۷- كَيْفَمَا -۸- أَمَّا۔

(۱) لَوْ : (اگر)، یہ عموماً یہ بتاتا ہے کہ زمانۂ ماضی میں شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا بھی نہیں پائی گئی۔ جیسے لَو اجْتَهَدتَّ لَنَجَحْتَ۔ (اگر تم کوشش کرتے توضرور کامیاب ہوتے۔) اسے "لَوْ امتناعیہ" کہتے ہیں۔ اس صورت میں عموماً اس کے بعد ایسا فعل آتا ہے جو معنًی ماضی ہوتا ہے۔

اور یہ کبھی حرفِ شرط برائے مستقبل ہوتا ہے جو "إِنْ" کے معنی میں ہوتا ہے، اور امتناع کا مذکورہ بالا معنی نہیں دیتا، بلکہ "إِنْ" کی طرح صرف جزا کو شرط سے مربوط کرنے کے لیے آتا ہے، مگر یہ جزم نہیں دیتا۔

دونوں صورتوں میں "لَوْ" کے لیے ایک جواب ضروری ہوتا ہے، جو یا تو لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے ماضی ہوتا ہے، یا لفظ کے اعتبار سے مضارع اور معنی کے اعتبار سے ماضی ہوتا ہے جیسے کبھی وہ مضارع منفی بلم ہوتا ہے۔ پھر یہ جواب مثبت بھی ہوتا ہے اور منفی بھی۔

(۲-۳) لَوْلَا ، لَوْمَا: (اگر نہ ہوتا، اگر نہ ہو)، یہ دونوں یہ بتاتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی گئی۔ جیسے "لَوْلَا رَحْمَةُ اللهِ لَهَلَكَ

النَّاسُ" (اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہوجاتے)، "لَوْ مَا الكِتَابَةُ لَضَاعَ أَكْثَرُ الْعِلْمِ" (اگر کتابت نہ ہوتی تو زیادہ تر علم ضائع ہوجاتا۔)

یہ دونوں لازمی طور پر مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں لیکن اکثر ان کی خبر وجوبًا محذوف ہوتی ہے جو عمومًا افعالِ عموم کے مشتقات میں سے ہوتی ہے۔

لَوْ ہی کی طرح ان دونوں کے لیے بھی جواب آتا ہے، اور ان کے جواب و جزا کا حکم وہی ہے جو لَوْ کے جواب کا ہے۔

(۴) لَمَّا : (جب، جب کہ، جس وقت)، یہ دو جملوں پر داخل ہوکر یہ بتاتا ہے کہ پہلے کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرا بھی پایا گیا، جیسے لَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔ (جب میں نے اسے سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا)، اسی لیے اس کا نام "حرف وجود لوجود" ہے۔ اس کی شرط فعل ماضی ہی ہوتی ہے، اور جواب کبھی فعل ماضی ہوتا ہے جیسے کہ گزشتہ مثال میں، یا جملہ اسمیہ ہوتا ہے جس پر إِذَا فجائیہ داخل ہوتا ہے یا فاے جزائیہ، جیسے "فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۟" ۔ [العنكبوت : ٦٥]، "فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ". [لقمان : ٣٢]

کچھ علماے نحو اسے "حین" کے معنی میں ظرفِ زمان قرار دیتے ہیں اور جملۂ شرط کی طرف اسے مضاف مانتے ہیں۔

(۵) كُلَّمَا :(جب جب، جب بھی، جب کبھی) یہ بالاتفاق ظرف زمان ہے جو تعمیم کا معنی دیتا ہے، یہ بعد والے فعل کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے "كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا " [آل عمران: ٣٧] (جب بھی زکریا ان کے پاس ان کے حجرے میں جاتے ان کے پاس (نیا) رزق پاتے)

(٦) إِذَا :(جب)، یہ بھی اصل میں ظرفِ زمان ہے، اس میں اکثر شرط کے معنی پائے جاتے ہیں، اور عمومًا مستقبل کے لیے آتا ہے، اس کی اضافت جملۂ فعلیہ کی طرف لازم ہے، اس کا مدخول عمومًا وہ فعل ہوتا ہے جو لفظ کے اعتبار سے ماضی اور معنی کے اعتبار

سے مستقبل ہوتا ہے، اور کبھی مضارع ہوتا ہے جو خاص مستقبل کا معنی دیتا ہے۔ اور کبھی اس کا دخول ایسے فعل پر آتا ہے جو لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے ماضی ہوتا ہے، جیسے ”وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْا اِلَيْهَا“ [الجمعه : ١١] (اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیے۔)

اور کبھی یہ شرط کے معنی سے خالی ہو کر صرف ظرفیت کے لیے آتا ہے، جیسے ”وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ“ [اللیل:۱-۲] (رات کی قسم، جب چھا جائے، اور دن کی قسم، جب روشن ہو)

(۷) كَيْفَمَا : (جیسے، جس طرح) یہ كَيْفَ اسم ظرف اور مائے زائدہ سے مرکب ہے، جب شرط کے معنی میں ہوتا ہے تو ایسے دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے جو لفظًا اور معنًی یکساں ہوں۔ یہ مائے زائدہ کے ساتھ اور اس کے بغیر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، جیسے كَيْفَمَا تَصْنَعُ أَصْنَعُ (جیسے تم کرو گے میں کروں گا)، ”كَيْفَ تَجْلِسُ أَجْلِسُ“ (جس طرح تم بیٹھو گے میں بیٹھوں گا۔) کوفیوں کے نزدیک یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے، جب کہ بصری نحویوں کے نزدیک یہ جزم نہیں دیتا ہے۔

(۸) أَمَّا : (لیکن، مگر، مگر رہی بات، جہاں تک اس کا تعلق ہے تو...) یہ حرفِ شرط ہے جو عمومًا پہلے کے کسی مجمل کی تفصیل کے لیے آتا ہے، یہ اداۃِ شرط اور فعل شرط کے قائم مقام ہوتا ہے، اس کے بعد جو مذکور ہوتا ہے وہ اسی شرط کی جزا ہوتی ہے، اسی لیے اس کے ساتھ فائے جزائیہ لازمی طور پر آتی ہے۔

تفصیل کی واضح مثال یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ” كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ“ [الحاقّۃ : ۴-۶] (ثمود اور عاد نے اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو جہاں تک ثمود کا تعلق ہے وہ تو بے حد سخت چنگھاڑ سے ہلاک کیے گئے، اور رہے عاد تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے تباہ کیے گئے۔)

التَّمْرِيْنُ (١٠٩)

ترجموا إلى الأردية :

(١) إِذَا جاءَ قَضَاءُ اللهِ فَلَا رَادَّ لَهُ.

(٢) لَمَّا نَزَلَ الْمَطرُ ضَحِكَتِ الْأَرْضُ.

(٣) لَوِ احْتَمَى الْمَرِيضُ لَسَلِمَ.

(٤) لَوْ أَكْثَرْتَ الْعِتَابَ لَنَفَرَ مِنْكَ الْأَصْحَابُ.

(٥) لَمَّا أَطَلَّ الرَّبِيْعُ ابْتَسَمَتِ الطَّبِيْعَةُ.

(٦) لَوْمَا ثَوَابُ الْعَامِلِيْنَ لَفَتَرَتِ الْهِمَمُ.

(٧) لَوْ لَا الطَّبِيْبُ لَسَاءَتْ حَالُ الْمَرِيْضِ.

(٨) لَوْمَا الْمَدَارِسُ لَازْدَحَمَتِ السُّجُوْنُ.

(٩) كُلَّمَا كَثُرَتْ خُزَّانُ الأَسْرَارِ زَادَتْ ضِيَاعًا.

(١٠) لَوْلَا الْعِلْمُ مَا تَقَدَّمَ الْعُمْرَانُ وَلَوْلَا التَّجَارِبُ لَمْ يَسْتَفِدْ إِنْسَانٌ.

(١١) لَمَّا ظَفِرَ الْمأمُونُ بِإِبرَاهِيْم الْمَهْدِي اسْتَشَارَ فِيْهِ وَزِيْرَهُ، فَقَالَ الْوَزِيْرُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ إِنْ قَتَلْتَهُ فَلَكَ نُظَرَاءُ وَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَمَا لَكَ مِنْ نَظِيْرٍ.

التَّمْرِيْنُ (١١٠)

ترجموا الآيات الكريمة إلى الأردية :

(١) وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ [آل عمران: ١٥٩]

(٢) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ [القلم:١٥]

(٣) اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ [الزلزلة: ١-٤]

(٤) لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ . [الحجرات:٧]

(٥) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ. [الحجرات:٥]

(٦) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ [البقرة:١٣١]

(٧) اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ [البقرة:١٠٠]

(٨) فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا. [الأعراف: ١٨٩]

(٩) لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝. [سبأ: ٣١]

(١٠) وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا. [النحل: ٥٨]

(١١) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ [البقرة: ٢٨٢]

(١٢) وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ؕ [البقرة:٢٥٠]

(١٣) اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ. [الجمعة: ٩]

(١٤) فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ. [يوسف: ٩٦]

(١٥) وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ [الإسراء: ٨٣]

(١٦) فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ. [البقرة: ٢٠٠]

(١٧) فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ. [البقرة: ٨٩]

(١٨) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ. [النساء: ٨٦]

التَّمْرِيْنُ (١١١)

حَوِّلوا الأحاديث و الآثار إلى الأرديّة :

(١) إذا آتاكَ الله مالًا فليُرَ أثرُ نِعمة الله عليكَ وَكَرامتِه.
(رواه الحاكم عن والد أبي الأحوص)

(٢) إذا أرادَ الله بِعبدٍ خيرًا فقَّهه في الدِّينِ ، وزَهَّدَه في الدُّنيا ، و بصَّرَه عيو به. (رواه البيهقي عن أنس)

(٣) إذا أردتَّ أنْ تَذْكُرَ عُيوبَ صاحِبِكَ ، فاذْكُرْ عُيُوبَ نَفسِكَ.
(رواه الرافعي)

(٤) إذا أَقَلَّ الرَّجلُ الطعم ، مُلِئَ جوفُه نورًا. (رواه الديلمي عن أبي هريرة)

(٥) إذا تَثاءَب أحدُكم فلْيَضَعْ يدَه على فيه. ولايَعْوي. فإنَّ الشيطانَ يَضحَكُ منه. (رواه ابن ماجه عن أبي هريرة)

(٦) إذا دخلَ الضيفُ على القومِ دخلَ برزقِه، وإذا خرجَ خرجَ بمغفرة ذنوبِهم. (رواه الديلمي)

(٧) إذَا دخَل أحدُكمُ المسجدَ فليركَعْ ركعتَينِ قبلَ أن يجلِسَ.(رواه الجماعة)

(٨) إذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، و ساءَتْكَ سَيِّئَتُكَ، فَأنتَ مُؤْمِنٌ.
(رواه الضياء عن أبي أمامة)

(٩) إذَا شَرِبتُمُ الماءَ فاشْرَبوه مَصًّا، ولا تَشْرَبُوه عَبًّا، فإن العَبَّ يُورِثُ الكُبادَ. (رواه الديلمي)

(١٠) لَوْ أنَّ أحدَكُم إذا نزلَ منزلاً قالَ : " أعوذُ بِكلماتِ الله التَّامَّة مِن شرِّ ما خلَق" لم يَضُرَّه في ذلكَ المنزلِ شيءٌ حتّى يرتحلَ منه.
(رواه ابن ماجه عن خولة بنت حكيم)

(١١) لَوْ يَعْلَمُ الْـمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْه، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَه مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْه. (رواه البخاري و مسلم)

(١٢) لَـمَّا عَرجَ بي ربِّي مررتُ بقومٍ لَهم أظفارٌ من نُحاسٍ، يَخمُشونَ وجوههم وصدورَهم. فقُلتُ: مَن هؤلاءِ يا جبريلُ؟ قالَ: هؤلاءِ الَّذينَ يأكُلونَ لحومَ النَّاسِ، و يَقَعونَ في أعراضِهم.
(رواه أبو داؤد)

(١٣) إذَا خلقَ الله تبارَكَ وتعالى جنَّة عدنٍ خَلقَ فيها ما لا عينٌ رأَت ولا أذُنٌ سمِعَت ولا خطرَ علَى قَلبِ بشَرٍ.
(رواه الطبراني عن ابن عباس)

(١٤) لـمَّا أُلْقِيَ إبراهيمُ في النَّارِ قالَ: حَسبيَ الله ونعمَ الوَكيلُ فما احترقَ منه إلَّا موضعُ الكِتافِ. (رواه ابن النّجار عن أبى هريرة)

التَّمْرِيْنُ (۱۱۲)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اگر بجلی نہ ہوتی تو یہ کارخانے نہ چلتے۔

(۲) اگر اسلام نہ ہوتا تو لوگ عدل وانصاف کے نام سے واقف نہ ہوتے۔

(۳) جب فریدہ کی ماں کا انتقال ہوا تو وہ سات برس کی تھی۔

(۴) اگر یہ حکیم پیشہ ور نہ ہوتا تو اس کے ہاتھ میں شفا ہوتی۔

(۵) اگر عربی زبان کے قواعد نہ ہوتے تو عجمی لوگ عربی کتابیں پڑھنے میں سخت غلطی کرتے۔

(۶) جب میں نے جنگل میں خوں خوار شیر دیکھا تو میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

(۷) اگر جاڑا سخت ہوتا تو میں مہمانوں کے لیے کچھ لحاف اور گدّے بنواتا۔

(۸) جب میں نے چوراہے پر ٹریفک پولیس دیکھی تو اپنی گاڑی روک دی۔

(۹) اگر انگریز ہندوستان پر حکمراں نہ ہوتے تو ہندوستان ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتا۔

(۱۰) جب میں نے جنگل میں نگاہ دوڑائی تو ہاتھیوں کے غول اور نیل گایوں کے ریوڑ دیکھے۔

(۱۱) جب مسلمان اللہ کے دین کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے برکتیں نازل فرمائیں۔

(۱۲) اگر گارڈ سیٹی نہ دیتا تو ٹرین حرکت نہ کرتی۔

التَّمْرِيْنُ (١١٣)

ترجموا الآيات الكريمة إلي الأردية:

(١) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ [النساء: ٥٦]

(٢) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ [البقرة:٢٦]

(٣) اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ۚ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ [الكهف:٧٩، ٨٠]

(٤) اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕؔ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ [السجدة: ١٨، ١٩، ٢٠]

(٥) كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ [الأعراف: ٣٨]

(٦) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙۗ. [البقرة: ٢٠]

(٧) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ؕ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ؕ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ؒ [الضحى: ٩، ١٠، ١١]

(٨) كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ. [المائدة: ٦٤]

(٩) وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ [الروم: ١٤، ١٥، ١٦]

التَّمْرِيْنُ (١١٤)

عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) جامعہ اشرفیہ میں سالانہ امتحان کے اختتام پر جب دو مہینے کی سالانہ چھٹی کا اعلان ہوا تو میں رات کو اپنے وطن کے لیے نکلا، جب اعظم گڑھ ریلوے اسٹیشن پہنچا تو معلوم ہوا کہ جس ٹرین کا میں نے ٹکٹ لیا ہے وہ دو گھنٹے لیٹ ہے، میں وقت گزاری کے لیے ویٹنگ روم میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا، میں امتحانی مصروفیات کی وجہ سے بہت تھکا ہوا تھا، کرسی پر بیٹھے بیٹھے میں سو گیا، جبھی مجھے کچھ کھٹکا محسوس ہوا، میں نے نیم باز آنکھوں سے دیکھا تو وہاں ایک اجنبی شخص نظر آیا جو ایک مسافر کا سامان چُرانے کی فکر میں تھا، لیکن وہ جب بھی اس کے سامان کے قریب گیا اس کی آنکھ کھل گئی۔ مگر چور دُھن کا پکّا تھا وہ اس سامان کو اڑانے کی تدبیر میں لگا رہا۔ بالآخر ایک بار جب اس نے اُس مسافر کی جانب سے کچھ غفلت دیکھی چپکے سے سامان اٹھایا اور ویٹنگ روم سے باہر کی جانب لپکا، اس مسافر نے جب اپنے سامان کی جانب نظر ڈالی تو اُسے چور کے ہاتھ میں دیکھا جو ویٹنگ روم کے دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا، اُس نے شور مچایا تو بہت سے مسافر دوڑ پڑے اور چور کو پکڑ کر خوب پیٹا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔

(۲) جب تم پڑھنے اور لکھنے میں مشغول ہو تو ہر آدھے گھنٹے بعد اپنی آنکھوں کو ایک یا دو منٹ کے لیے آرام دو، اور بہتر یہ ہے کہ اپنی جگہ سے اٹھو اور تھوڑا چلو، کیوں کہ گردن، بازو اور پنڈلیوں کو حرکت دیے بغیر دیر تک بیٹھنے سے رگوں اور پٹھوں میں سختی، آنکھوں میں تھکن اور دورانِ خون میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) جب ہم پڑھنے کے لیے بیٹھیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہماری نشست کا انداز صحیح ہو، صحیح انداز یہ ہے کہ اُس وقت ہمارا جسم سیدھا رہے، ٹیڑھا نہیں۔

التَّمْرِيْنُ (١١٥)

ترجموا إلى الأرديّة :

(الف) : حِيْنَمَا أَشْرَفَ الْمُهَلَّبُ بنُ أَبِي صُفْرَةَ عَلَى الْمَوْتِ دَعَا أَبْنَاءَهُ السَّبْعَةَ وَ أَمَرَ بِإِحْضَارِ رِمَاحِهِمْ وَ ضَمَّهَا سَوِيًّا فِي حُزْمَةٍ وَ أَحْكَمَ رَبْطَهَا ، ثُمَّ طَلَبَ مِنْ كُلٍّ مِّنْهُمْ أَن يَّكْسِرَهَا مُجْتَمِعَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ ذٰلِكَ. فَطَلَبَ مِنْهُمْ أَنْ يُّفَرِّقُوْهَا. ثُمَّ أَمَرَ كُلًّا مِّنْهُمْ أَنْ يَّكْسِرَ رُمْحَهُ فَكَسَرُوا الرِّمَاحَ جَمِيْعَهَا بِسُهُوْلَةٍ فَقَالَ لَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ:

اعْلَمُوْا أَنَّكُمْ يَا أَبْنَائِي مِثْلُ هٰذِهِ الرِّمَاحِ لَنْ يَّنَالَ مِنْكُمْ أَعْدَاؤُكُمْ مَا دُمْتُمْ مُجْتَمِعِيْنَ مُؤْتَلِفِيْنَ، وَ إِذَا تَفَرَّقْتُمْ ـ وَ الْعِيَاذُ باللهِ ـ سَهُلَ عَلَى النَّاسِ التَّغَلُّبُ عَلَيْكُمْ. ثُمَّ أَنْشَدَ :

كُوْنُوْا جَمِيْعًا يَا بَنِيَّ إِذَا اعْتَرَىٰ خَطْبٌ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا آحَادَا
تَأْبَى الرِّمَاحُ إِذَا اجْتَمَعْنَ تَكَسُّرًا وَ إِذَا افْتَرَقْنَ تَكَسَّرَتْ أَفْرَادًا

(ب): إِنَّ طَرْدَ الْعَرَبِ من وطنهم "فلسطين" و اغتصابَ اليهودِ له لَمَأْسَاةٌ تَجِلُّ عن الوصفِ، فَلَوْ عَلِمْتَ الْحَقِيْقَةَ لَجَزِعْتَ وَ فَزِعْتَ مِنْ مَطَامِعِ الْيَهُوْدِ فِي بِلَادِ الْعُرُوْبَةِ، إِذْ لَوْ تُرِكُوْا مَا وَقَفُوْا عِنْدَ حُدُوْدِ فلسطين، فهم يحلمُون بمملكةٍ تَمْتَدّ مِنَ الْفُرَاتِ إِلَى النِّيْلِ وَ لَوِ اتَّحَدَتْ كَلِمَةُ الْعَرَبِ فِي الْمَاضِي لَمْ تَحْدُثْ تِلْكَ الْمَأْسَاةُ الَّتِي يَجِبُ مَحْوُ آثارِهَا.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثالث المتوسط، ص: ٦٣)

الدرس الثلاثون

نواسخ جملہ

(۱) کَانَ اور اس کی اخوات

تم سبق نمبر- ۱۱ میں پڑھ چکے ہو کہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ کلمات ایسے ہیں جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کا اعراب بدل دیتے ہیں اسی لیے ان کو "نواسخِ جملہ" کہا جاتا ہے۔

جملۂ اسمیہ کے اعراب میں تبدیلی کرنے کے اعتبار سے یہ تین خانوں میں بٹے ہوئے ہیں:

(۱) مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرنے والے۔

یہ تین ہیں: (۱) کَانَ اور اس کی اخوات (۲) کَادَ اور اس کی اخوات۔ (یہ دونوں قسمیں "افعالِ ناقصہ" ہیں۔) (۳) ما و لا المشبهتان بليس۔

(۲) مبتدا کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرنے والے۔

یہ دو ہیں: (۱) حروف مشبہہ بالفعل (۲) لائے نفی جنس۔

(۳) مبتدا اور خبر دونوں کو منصوب کرنے والے۔

یہ بھی دو ہیں: (۱) افعالِ قلوب (۲) افعال تصییر و تحویل۔

اس طرح نواسخ جملہ کی سات قسمیں ہوئیں۔ ان میں پہلی قسم "کان اور اس کی اخوات" ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

كَانَ ، صَارَ ، أَصْبَحَ ، أَمْسىٰ ، أَضْحىٰ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، مَا بَرِحَ ، مَا دَامَ ، مَا زَالَ ، مَا انْفَكَّ ، مَا فَتِئَ ، لَيْسَ.

① یہ افعال جملۂ اسمیہ (مبتدا اور خبر) پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو فاعل کے مشابہ ہونے کی بنا پر مرفوع اور خبر کو مفعول بہ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب

کرتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

ان افعال کو "افعالِ ناقصہ" اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے مرفوع سے مل کر جملۂ تامّہ نہیں بنتے، بلکہ اپنے اسم مرفوع اور خبر منصوب سے مل کر پورا جملہ بنتے ہیں۔ ان کا منصوب فضلہ نہیں ہوتا، بلکہ عمدہ اور رکنِ کلام ہوتا ہے، کیوں کہ حقیقت میں وہ مبتدا کی خبر ہوتا ہے۔ جب کہ اس کے بر خلاف دوسرے افعال تامّہ (اگر چہ متعدّی ہوں) اپنے مرفوع (فاعل یا نائب فاعل) سے مل کر کلام تام بن جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا افعال کے علاوہ کچھ افعال اور ہیں جو کبھی "صَارَ" کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور اُسی جیسا عمل کرتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

آضَ ، عَادَ ، غَدَا ، رَاحَ ، رَجَعَ ، اِسْتَحَالَ ، حَارَ، اِرْتَدَّ ، تَحَوَّلَ ، اِنْقَلَبَ ، تَبَدَّلَ۔

(۲) گردان کے اعتبار سے "کان اور اس کی اخوات" کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ جس سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں، مضارع اور امر کے صیغے بالکل نہیں آتے۔ وہ دو ہیں: (۱) لَيْسَ (۲) مَادَامَ۔

(۲) وہ جس سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں، امر کے صیغے نہیں آتے۔ وہ یہ ہیں: (۱) مَا زَالَ (۲) مَا انْفَكَّ (۳) مَا فَتِئَ (۴) مَا بَرِحَ۔

(۳) وہ جس سے ماضی، مضارع، امر سبھی کے صیغے آتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) كَانَ (۲) أَصْبَحَ (۳) أَمْسىٰ (۴) ظَلَّ (۵) بَاتَ (۶) صَارَ۔

ان تینوں قسموں کے افعال بہر حال مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں، خواہ وہ ماضی ہوں یا مضارع یا امر۔ بلکہ ان کے مصدر اور اس سے مشتق ہونے والے اسماے صفت بھی یہی عمل کرتے ہیں۔ لیکن مصدر عموماً اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اس لیے اس کا اسم، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے لفظاً مجرور ہو جاتا ہے اور خبر بدستور منصوب رہتی ہے۔ جیسے كَوْنُ الرَّجُلِ تَقِيًّا خَيْرٌ لَّهٗ۔

③ یہ افعال مختلف معانی کے لیے آتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

(الف) ''كَانَ'' عموماً یہ بتاتا ہے کہ اس کا مسند الیہ (اسم) اپنے مسند (خبر) کے ساتھ زمانۂ ماضی میں متّصف ہے۔ جیسے كَانَ الثَّوْبُ نَظِيْفًا (کپڑا صاف ستھرا تھا)۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ''كَانَ'' استمرار و دوام کا معنی دیتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ مسند اپنے مسند الیہ کے لیے دائمی طور پر ثابت ہے، کسی خاص زمانے میں نہیں۔ جیسے كَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔)

(ب) صَارَ : یہ بتاتا ہے کہ اس کا مسند الیہ (اسم) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو گیا، جیسے صَارَ محمودٌ شَابًّا (محمود جوان ہو گیا)۔ اور جو افعال ناقصہ صَارَ کے ہم معنیٰ ہوتے ہیں وہ بھی اسی مفہوم کو بتاتے ہیں۔

(ج) لَيْسَ : عموماً نفیِ حال کا معنی دیتا ہے۔ وہ یہ بتاتا ہے کہ اس کے مسند الیہ (اسم) سے موجودہ زمانے میں مسند (خبر) کی نفی کی گئی ہے۔ جیسے لَيْسَ خالدٌ مريضًا (خالد بیمار نہیں ہے)۔

(د) أَصْبَحَ ، أَمْسىٰ ، أَضْحىٰ ، ظَلَّ ، بَاتَ یہ بتاتے ہیں کہ ان کے اَسما ان کی خبر کے ساتھ اس وقت میں متّصف ہیں جو اِن افعال سے سمجھا جا رہا ہے۔ أَصْبَحَ سے صبح کا وقت، أَمْسىٰ سے شام کا وقت، أَضْحىٰ سے چاشت کا وقت، ظَلَّ سے دن اور بَاتَ سے رات کا معنی سمجھا جاتا ہے۔ جیسے أَصْبَحَ مَحْمُوْدٌ نَائِمًا (محمود صبح کے وقت سویا رہا)، أَمْسىٰ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا (مریض شام کے وقت تکلیف میں مبتلا ہوا)۔ ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا (زید دن میں روزہ دار رہا)۔ بَاتَ الصَّبِيُّ سَاهِرًا (بچہ رات کو جاگتا رہا)۔

ان افعال کا اصل معنی تو وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا، لیکن کبھی ان کا استعمال صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس وقت یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم، خبر کی حالت کی طرف منتقل ہو گئے۔ اور اس وقت ان میں صبح، شام، چاشت، دن اور

رات کا معنی نہیں ہوتا۔ جیسے ظَلَّ وَجْهُهٗ مُشْرِقًا (اس کا چہرہ روشن ہوگیا)، أصبح الشابُّ عَالِمًا (جوان عالم ہوگیا)۔

(۵) مَا زالَ ، مَا انْفَكَّ ، مَا فَتِئَ ، مَا بَرِحَ ۔ یہ چاروں افعال اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا ثبوت دوام و استمرار کے طور پر ہے۔ اس لیے ان کا ترجمہ "ہمیشہ، مسلسل، برابر، لگاتار" جیسے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً مَا زالتِ السفينةُ مُضطربةً (کشتی مسلسل ڈگمگاتی رہی)۔ مَا زَالَ السَّحابُ كَثِيْفًا (بادل برابر گھنا رہا)، مَا بَرِحَ اليَهُوْدُ أَعْدَاءً لِّلْإِسْلَامِ وَ المُسْلِمِينَ (یہود ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن رہے)۔

(۶) مَادَامَ : اس بات کو بتاتا ہے کہ سابقہ جملے میں مسند الیہ اس وقت تک مسلسل اپنے مسند کے ساتھ متّصف ہے جب تک اِس کا اسم اِس کی خبر کے ساتھ متّصف ہے، جیسے كَان العربُ غَالبين ما داموا عَاملينَ بالإسلامِ (عرب غالب رہے جب تک وہ اسلام پر عمل پیرا رہے)۔ اس میں "مَا" مصدریہ ہے، جس سے پہلے "مُدَّةٌ" اور "زَمَان" یا ان کا ہم معنی کوئی لفظ مقدّر ہوتا ہے جو جملۂ سابق کا مفعول فیہ بنتا ہے۔

④ زَالَ ، انفكَّ ، فَتِئَ اور بَرِحَ کے لیے ضروری ہے کہ اس سے پہلے نفی، یا نہی، یا دُعا یا استفہام انکاری آئے۔ نفی: جیسے لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اور لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ اور قَلَّمَا يَزَالُ سَلِيْمٌ مُسَافِرًا۔ نہی: جیسے لَا تَزَلْ ذَاكِرَ المَوْتِ۔ دعا: جیسے لَا زِلْتَ بِخَيْرٍ. استفہام انکاری: جیسے هَلْ يَزَالُ أَخُوْكَ مُتَكَاسِلًا۔

● اور دَامَ کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ آئے۔ جیسے اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔ ـــــ مَا کے مصدریہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور اس کے ظرفیہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظرف کا نائب ہوتا ہے تو مَا دُمْتُ حَيًّا کا معنی ہوا

"مُدَّةَ دَوَامِيْ حَيًّا"۔

● "زَالَ "ناقصہ کا مضارع "يَزَالُ" آتا ہے۔اور جس "زَالَ" کا مضارع يَزُوْلُ آتا ہے وہ ذَهَبَ کے معنی میں ہوتا ہے اور فعل تام ہوتا ہے، ناقص نہیں ہوتا۔

⑤ كَانَ اور اس کی اخوات کے اسم کا حکم فعل کے فاعل جیسا ہے، لہٰذا ماسبق میں فاعل کے جو احکام واقسام تم پڑھ چکے ہو وہ کان اور اس کی اخوات کے اسما پر بھی جاری ہوں گے۔اور ان افعال کی خبر کا حکم مبتدا کی خبر جیسا ہے، لہٰذا مبتدا کی خبر کے تمام احکام اور اقسام اس کے لیے ثابت ہوتے ہیں، سوائے اس کے کہ مبتدا کی خبر مرفوع ہوتی ہے اور ان افعال کی خبر منصوب۔

● كَانَ اور اس کی اخوات کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے، کبھی جملہ، اور کبھی شبہِ جملہ۔

⑥ ان افعال کے اسم میں اصل یہی ہے کہ وہ فعل کے بعد متّصلاً آئے اور اس کے بعد خبر آئے، اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے کہ خبر، اسم سے پہلے آجاتی ہے جیسے كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الروم:۴۷)

التَّمْرِيْنُ (١١٦)

(افعال ناقصہ: كان، صار، أصبح، أمسى وغیرہ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کیجیے۔

(١) ظَلَّ الْبَحْرُ مُضْطَرِبًا.

(٢) أَصْبَحَ الْخَائِنُ فِي حَيْرَةٍ.

(٣) ظَلَّ طُلَّابُ الْعِلْمِ قُدْوَةً.

(٤) أَمْسَى السَّحَابُ مُنْقَشِعًا.

(٥) لَيْسَ التَّهَوُّرُ صِفَةً مَحْمُوْدَةً.

(٦) كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا.

(۷) صَارَتْ مِصْرُ فَخْرَ الْعُرُوْبَةِ.
(۸) وَ أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسىٰ فَارِغًا.
(۹) ما زالت السماء مُلَبَّدة بالغيوم.
(۱۰) صار ابنك عالـمًا بأمور دنياه.
(۱۱) لَيْسَ الْـمَالُ مَجْلبَةً للسَّعَادَةِ دَائِمًا.
(۱۲) بَاتَ الْـمَرِ يْضُ مُتَقَلِّبًا عَلى فِرَاشِهٖ.
(۱۳) باتت الطالبات يُذَاكِرْنَ بِاهتمامٍ.
(۱٤) ظَلَّ الطَّائِرَانِ مُحَلِّقَيْنِ فِي الْجَوِّ مُدَّةً طَوِ يْلَةً.
(۱۵) أَصْبَحَتِ الْحَرْبُ مِنْ مُقْتَضَيَاتِ السَّلَامِ .
(۱٦) ما زال أخوك ذا فضل لـمُساعَدَتِهِ الـمحتاجَ.
(۱۷) كان للترجمة شأنٌ عظيمٌ في العصر الأندلسي.
(۱۸) أصبح العلم نهرًا لا تقوى على السباحة فيه.
(۱۹) أَصْبَحَتِ الْـمُخْتَرَعَاتُ الْحَدِيْثَةُ مُهِمَّةً فِي حَيَاتِنَا.
(۲۰) مَن بَاتَ كالًّا مِن طَلَبِ الحلالِ بَاتَ مَغْفُوْرًا لَه.
(رواه ابن عساكر).

التَّمْرِيْنُ (۱۱۷)

(كَان اور لَيْسَ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) لَيْسَ الشَّدِيدُ بالصُّرَعَةِ، إنَّمَا الشَدِيدُ الَّذِي يملكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ.
(۲) لَيْسَ الْـمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ.
(۳) لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ.

(٤) كانَ رسول الله ﷺ أبيضَ مُشرَّبًا بياضُه بِحُمرةٍ وَكانَ أسودَ الحَدَقةِ أَهدَبَ الأشفارِ. (رواه البيهقي عن علي)

(٥) كان أفلجَ الثنيَّتينِ، إذا تكلَّم رُئِيَ كالنورِ يَخرُجُ من بَيْنِ ثَنَايَاه. (رواه الترمذي عن ابن عباس)

(٦) كان كلامُهُ كلامًا فصلًا ، يفهمُهُ كلُّ مَنْ سَمِعَهُ. (رواه أبوداود)

(٧) كانَ أَحَبَّ الْألْوَانِ إليهِ الخُضْرَةُ. (رواه أبو نعيم عن أنس)

(٨) كَانَ (رسولُ الله ﷺ) يَنامُ أَوَّلَ الليْلِ ، و يُحيِي آخِرَهُ. (رواه ابن ماجه عن عائشة)

(٩) ليس مِنِّي ذُو حَسَدٍ ، ولا نَمِيْمَةٍ ، ولا كَهَانَةٍ ، ولا أَنَا مِنْه . (رواه الطبراني عن عبد الله بن بسر)

(١٠) ليس شيءٌ أثقلَ في الميزانِ من الخُلُقِ الحسنِ. (رواه أحمد عن أبي الدرداء)

التَّمْرِيْنُ (١١٨)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) فضا صاف وشفاف اور ہوا خوش گوار تھی۔

(۲) چڑیا گھر کا دروازہ بند ہو گیا۔

(۳) تم لوگ دن میں اپنے اسباق میں مشغول رہے۔

(۴) لیکن اس سال ششماہی امتحان میں فیل ہو گئے۔

(۵) تیمارداروں نے دن میں آرام کیا۔ اور رات میں مریض کی دیکھ ریکھ کی۔

(۶) دریائے گنگا بارش کے موسم میں پانی سے بھر جاتا ہے۔

(۷) لوگ زمانۂ جاہلیت میں اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔

(۸) ساحل پر رہنے والوں نے خوف وہراس کے ساتھ صبح کی۔

(۹) پلیٹ فارم صاف ستھرا تھا لیکن آج بارش کی وجہ سے گندا ہو گیا۔

(۱۰) یہ ملازمین اپنی ذمے داری نہیں نبھاتے تھے یہاں تک کہ ملازمت سے برخاست کردیے گئے۔

(۱۱) یہ لڑکیاں اپنا وقت ضائع کرتی رہیں یہاں تک کہ امتحان میں فیل ہوگئیں۔

(۱۲) زید موبائل کے ذریعہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن نیٹ ورک مصروف تھا۔

(۱۳) تم دونوں دن بھر جامعہ کے میدان میں کھیلے۔

(۱۴) طلبہ بیٹھے ہوئے تھے اور استاد کا لکچر سن رہے تھے۔

(۱۵) اہل یورپ نے اپنی نشأۃ ثانیہ میں اسلامی ورثے سے استفادہ کیا تھا۔

(۱۶) عورتوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے میں رات گزاری۔

(۱۷) علمائے کرام نے ہندوستان کی جنگ آزادی میں اپنے جان ومال قربان کیے تھے۔

(۱۸) جنگل کا شیر شکاری کو دیکھتے ہی غضب ناک ہوگیا۔

التَّمْرِيْنُ (۱۱۹)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(الف) الإسلام

كَانَ النَّاسُ فِي فَوْضى طَاحِنَةٍ وَ كَانَتْ أَحْوَالُهُمْ مُضْطَرِبَةً وَ شُؤُوْنُهُمْ مُرْتَبِكَةً اشْتَدَّتْ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ حَتّٰى أَصْبَحَ الْإِبْنُ حَاقِدًا عَلى أَبِيْهِ وَ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُمْ حَتّٰى بَاتَ الْأَخُ مُحَارِبًا لِأَخِيْهِ وَ ضَاعَتْ بَيْنَهُمُ الْقِيَمُ الْأَخْلَاقِيَّةُ فَأَتَوْا كُلَّ مُنْكَرٍ وَ عَبَدُوْا آلِهَةً شَتّٰى وَ ظَلُّوْا عَلىٰ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى أَرَادَ اللهُ بِهِمْ خَيْرًا فَبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلَه هَادِيًا وَّ مُبَشِّرًا وَ نَذِيْرًا فَأَخْرَجَهُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْجَهْلِ وَ الضَّلَالِ إِلىٰ نُوْرِ الْعِلْمِ وَ الْهِدَايَةِ وَ رَفَعَ ذِكْرَهُمْ وَ أَعْلٰى قَدْرَهُمْ وَ كَانَ دِيْنُهُمْ خَالِدًا وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (تیسیر النحو، ص: ۱۸۲)

(ب) كَانَ أُسَامَةُ تِلْمِيْذًا مُجِدًّا وَ كَانَتْ هَوَايَتُهُ قِرَاءَةَ الْكُتُبِ وَ التَّرْبِيَةَ الرِّيَاضِيَّةَ فكَانَ يَقْصِدُ مَكْتَبَةَ التَّلَامِيْذِ أَوْ مَلْعَبَ الْمَدْرَسَةِ لِيَقْضِيَ أَوْقَاتَ فَرَاغِهِ وَ قَدْ أَعَدَّ كُرَّاسَةً يُسَجِّلُ فِيْهَا أَوْ يُلَخِّصُ مَا يَرُوْقُهُ فِي أَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ مِنْ أَسَالِيْبَ وَ عِبَارَاتٍ وَ مَوْضُوْعَاتٍ وَ كَانَ لَا يَفُوْتُهُ أَنْ يُعَلِّقَ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ يَنْتَهِي مِنْ قِرَاءَتِهِ فَمِنْ كُتُبِ الْمَنْفَلُوْطِيِّ الَّتِي حَازَتْ إِعْجَابَه كِتَابًا"الفضيلة" و"ماجد ولين".

وَ قَدْ عَرَفَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْمَيْلَ مُدَرِّسُوْا الْمَدْرَسَةِ فَشَجَّعُوْهُ وَ عَاوَنُوْهُ عَلٰى تَذْلِيْلِ الصُّعُوْبَاتِ الَّتِي كَانَتْ تَعْتَرِضُهُ فِي أَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ فَنَالَ جَائِزَتَيِ التَّفَوُّقِ فِي الْقِرَاءَةِ وَ التَّرْبِيَةِ الرِّيَاضِيَّةِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

وَ قَدْ كَانَ عِنْدَ تَخَرُّجِهِ مِنْ كُلِّيَّةِ الْهَنْدَسَةِ الأَوَّلَ بَيْنَ زُمَلَائِهِ. فَكَانَ مُهَنْدِسُوْ الْمَمْلُكَةِ يُجِلّونه وَ كَانَتِ الْحُكُوْمَةُ تُحِيْلُ عَلَيْهِ مَا يَهُمُّهَا مِنْ مَشْرُوْعَاتٍ هَنْدَسِيَّةٍ كُبْرىٰ.

(قواعد اللغة العربية، للصف الثالث المتوسط، ص:٤٣)

التَّمْرِيْنُ (۱۲۰)

(افعال ناقصہ: مَا زال، ما فتئ، ما انفكّ وغیرہ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) مَا زَالَ كَلَامُكَ غَامِضًا.

(۲) مَا انْفَكَّ الْمَطَرُ هَاطِلًا.

(۳) مَا بَرِحَتِ السَّمَاءُ صَافِيَةً.

(٤) مَا انْفَكَّ الرَّعْدُ قَاصِفًا.

(٥) لَا أُصَادِقُكَ مَا دُمْتَ كَذَّابًا.

(٦) مَا فَتِئَ عَرْضُ الرِّوَايَةِ مُسْتَمِرًّا.
(٧) مَا بَرِحَ الْخَيْرُ مُتَدَفِّقًا.
(٨) مَا انْفَكَّ الْحُكَّامُ عَادِلِيْنَ.
(٩) مَا زَالَتِ الْحَرْبُ خُدْعَةً.
(١٠) مَا زَالَ الشَّرْقُ نَاهِضًا.
(١١) لَا زَالَ الْعُلَمَاءُ وَ الْمُخْتَرِعُوْنَ ثَرْوَةً لِلْعَالَمِ.
(١٢) مَا زَالَ عُلَمَاؤُنَا يُحَقِّقُوْنَ رَوَائِعَ الْاِخْتِرَاعَاتِ وَ يَتَحَمَّلُوْنَ عِبْأً ثَقِيْلًا.
(١٣) لَنْ يَّهْدَأَ بَالُ الْأُمَمِ مَا دَامَ الْاِسْتِعْمَارُ مُتَرَبِّصًا.
(١٤) قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ [يوسف: ٨٥]
(١٥) وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ [مريم: ٣١]
(١٦) لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. (رواه الجماعة)
(١٧) مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُه.
(رواه الشيخان عن عائشة)
(١٨) لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ (رواه أنس).

التَّمْرِيْنُ (١٢١)

عربی بناؤ۔
(۱) بارش تین دن سے مسلسل ہو رہی ہے۔
(۲) زخمی مسافر دو گھنٹے تک برابر بے ہوش رہا۔
(۳) یہ دونوں طالبات آج دن بھر کھیلتی رہیں۔

(۴) جب تک زندہ رہو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہو۔
(۵) ہمارا دین باقی رہے گا جب تک زمین و آسمان باقی ہیں۔
(٦) اسلامی لشکر برابر پیش قدمی کرتا رہا یہاں تک کہ دشمن کی فوجیں پسپا ہو گئیں۔
(۷) لوگ پیدا ہوتے اور مرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔
(۸) اے اللہ! تو ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج جب تک رات اور دن ایک دوسرے کا پیچھا کرتے رہیں۔
(۹) امام احمد رضا پوری زندگی لوگوں کو عشق رسول کا سبق پڑھاتے رہے، اور بدمذہبوں اور اللہ ورسول کے گستاخوں سے بچنے کی تاکید کرتے رہے۔
(۱۰) پیرس کے ایک غریب محلے میں قتل کا واقعہ پیش آیا اور پولس پوری رات قاتل کا سراغ لگانے میں مصروف رہی۔
(۱۱) پولس اور سیکورٹی فورسیز کے لوگ مجرمین کی گرفتاری کے لیے وائرلیس اور خصوصی کاروں کا استعمال کرتے رہے۔
(۱۲) اب موبائل فون اتنا سستا ہو گیا ہے کہ رکشہ چلانے والے بھی اس کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔
(۱۳) جب تک بجلی رہے گی ہم لوگ فریز، کولر اور پریس استعمال کرتے رہیں گے۔
(۱۴) جب تک زمین وآسمان قائم ہیں خورشید اسلام خط نصف النہار پر تابندہ رہے گا۔
(۱۵) شاہد ایک سماجی وَرْکر ہے اور وہ برابر اصلاح معاشرہ کی کوشش کرتا رہتا ہے۔
(۱٦) وزیر دفاع برابر فوجوں کو ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ہدایات بھیجتے رہتے ہیں۔

الدرس الحادي و الثلاثون

(۲) كَادَ اور اس کی اخوات

یہ افعال، افعالِ تامّہ کی طرح صرف فاعل سے مل کر جملہ نہیں بنتے، بلکہ انھیں ایک خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ اس طرح یہ عمل میں "كَانَ" ہی کی طرح ہیں، مگر ان میں اور كَانَ اور اس کی اخوات میں ایک فرق یہی ہے کہ کان اور اس کی اخوات کی خبر مفرد بھی ہوتی ہے اور جملہ بھی۔ مگر اِن افعال کی خبر صرف وہی جملہ فعلیہ ہوتی ہے جس کا فعل، مضارع ہو۔

یہ تمام افعال قربت کا معنی نہیں دیتے، بلکہ بعض رجا (امید) اور بعض شروع (آغاز) کا معنی بھی دیتے ہیں، لیکن بطورِ تغلیب سب کو افعالِ مقاربہ کہا جاتا ہے۔

① كادَ اور اس کی اخوات کی قسمیں:

معنی کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں:

(۱) افعالِ مقاربہ: یہ اس بات کو بتاتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔ یہ تین فعل ہیں: كَادَ ، أَوْشَكَ ، كَرَبَ۔ جیسے: كَادَ المَطَرُ يَهْطِلُ، أَوْشَكَ الْوَقْتُ أَن يَّنْتَهِي، كَرَبَ الصُّبْحُ أَن يَّنْبَلِجَ۔ اردو میں ان کا معنی ہے: "قریب ہے کہ" ۔ "قریب تھا کہ"۔

(۲) افعالِ رَجا: یہ اس بات کو بتاتے ہیں کہ متکلّم کو اسم کے لیے خبر کے حصول کی امید ہے۔ یہ بھی تین ہیں: عَسىٰ ، حَرىٰ، اِخْلَوْلَقَ ۔ جیسے: عَسَى اللّٰہُ أَن يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ، حَرَى الْمَرِيْضُ أَن يُّشْفىٰ، اِخْلَوْلَقَ الْكَسْلَانُ أَن يَّجْتَهِدَ۔ اردو میں اُن کا معنی ہوتا ہے: "امید ہے کہ، شاید کہ، لگتا ہے کہ"۔

(۳) افعالِ شروع : یہ اس بات کو بتاتے ہیں کہ اسم کے لیے خبر کا حصول شروع ہو گیا۔ یہ بہت ہیں: جیسے أَنْشَأَ، أَخَذَ ، شَرَعَ ، جَعَلَ، طَفِقَ، عَلِقَ، هَبَّ ، بَدَأَ ، اِفْتَدَأَ، قَامَ ، أَقْبَلَ ، اِنْبَرىٰ ، هَلْهَلَ۔ اسی طرح ہر وہ فعل جو شروع اور آغاز کا معنی بتائے، اور صرف فاعل اس کے لیے کافی نہ ہو۔ ان کا معنی ہوتا ہے: "...کرنا شروع کیا"، "کرنے لگا" مثلاً: أَنْشَأَ خَلِيْلٌ يَكْتُبُ ، عَلِقُوْا يَنْصَرِفُوْنَ، أَخَذُوْا يَقْرَؤُوْنَ، هَبَّ الْقَوْمُ يَتَسَابَقُوْنَ، بَدَؤُوْا يَتَبَارَوْنَ، اِبْتَدَؤُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ، جَعَلُوْا يَسْتَيْقِظُوْنَ، قَامُوْا يَتَنَبَّهُوْنَ، اِنْبَرَوْا يَسْتَرْشِدُوْنَ۔[1]

ان کے اسم کے احکام وہی ہیں جو افعالِ ناقصہ کے اسم کے ہیں۔

(۲) كَادَ اور اس کی اخوات کی خبر کے لیے تین شرطیں ہیں:

(۱) وہ فعل مضارع ہو جس میں کادَ یا اس کی اخوات کے اسم کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو، خواہ اس مضارع پر اَنْ ناصبہ داخل ہو، یا داخل نہ ہو۔ جیسے أَوْشَكَ النَّهَارُ أَنْ يَّنْقَضِيَ ، كَادَ اللَّيْلُ يَنْقَضِيْ.

لیکن عَسَى کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بعد واقع ہونے والا فعلِ مضارع ضمیر کی بجائے ایسے اسمِ ظاہر کی طرف بھی مُسند ہوتا ہے جس کی اضافت عَسیٰ کے اسم کی جانب لوٹنے والی ضمیر کی طرف ہو۔ جیسے عَسَى الْعَامِلُ أَن يَّنْجَحَ عَمَلُهٗ۔

ان افعال کی خبر نہ مفرد ہو سکتی ہے، نہ جملہ اسمیہ، اور نہ ایسا جملہ فعلیہ جس کا فعل، ماضی ہو۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ وہ خبر ان افعال کے بعد آئے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ خبر ان افعال اور ان کے اسما کے درمیان آئے۔ جیسے يَكَادُ يَنْقَضِي الوقتُ، طَفِقَ يَنْصَرِفُوْنَ النَّاسُ۔

---

(۱) ترجمہ بالترتیب: خلیل لکھنے لگا۔ وہ واپس ہونے لگے۔ پڑھنا شروع کر دیا۔ لوگ باہم مسابقت کرنے لگے۔ میچ شروع کر دیا۔ آگے بڑھنے لگے۔ جاگنے لگے۔ بیدار ہونے لگے۔ ہدایت حاصل کرنا شروع کر دیا۔

(۳) حَرَى اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر پر "أَنْ" ناصبہ کاآناضروری ہے۔[1]

④ یہ تمام افعال جامد اور غیر متصرف ہیں کیوں کہ ان سے صرف ماضی کے صیغے استعمال کیے جاتے ہیں، ان میں سے صرف کَادَ، أَوْشَكَ ، طَفِقَ اور جَعَلَ ایسے ہیں جن سے مضارع کے صیغے بھی استعمال کیے جاتے ہیں بلکہ ماضی سے زیادہ مضارع کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ (البقرہ:۲۰) اور حدیث میں ہے: "يُوْشِكُ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ عِيْسَى ابنُ مريمَ حَكَمًا عَدْلًا"۔

التَّمْرِيْنُ (١٢٢)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) حَرىٰ الْغُلَامُ أن يَّصْدُقَ.

(٢) أَخَذَ خَالِدٌ يَنْظِمُ شِعْرًا.

(٣) تَكَادُ الْحَرْبُ تَضَعُ أَوْزَارَها.

(٤) اِخْلَوْلَقَ الْجَوُّ أن يَّعْتَدِلَ.

(٥) قَامَ الْأَغْنِيَاءُ يُوَاسُوْنَ الْفُقَرَاءِ.

(٦) هَبَّ الْجَاهِلُ يُسِيءُ إِلى نَفْسِهٖ.

(٧) كَرَبَ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ.

(٨) أَقْبَلَ الْجُنُوْدُ يَذُوْدُوْنَ عَنِ الْوَطَنِ.

(٩) عَلِقَ الصُّنَّاعُ يَتَنَافَسُوْنَ فِي الْعَمَلِ.

(١٠) كَادَ نَبِيْلٌ يَفُوْزُ فِي سِبَاقِ السّبَاحَةِ.

(١١) عَسَى اللهُ أن يُفَرِّجَ عَنْ كُرْبَتِكَ.

(۱)ان میں کن افعال کی خبر پر "أَنْ" ناصبہ آتا ہے اور کن کی خبر پر نہیں آتا، اس کو تفصیل کے ساتھ "تمرین الإنشاء" حصّہ اول الدرس الحادي والثلاثون میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(١٢) جَعَلَ الْجَنِيْنُ يَتَحَرَّكُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.
(١٣) طَفِقَ الطَّلَبَةُ يَتَنَافَسُوْنَ فِي الْخَطَابَةِ.
(١٤) أَنْشَأَ الْغَنِيُّ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلىٰ أَعْمَالِ الْخَيْرِ.
(١٥) أَخَذَتِ الدَّوْلَةُ تَتَوَسَّعُ فِي إِنْشَاءِ الْمُسْتَوْصَفَاتِ.
(١٦) يُوْشِكُ مَنْ يُصَاحِبُ الْمُدَخِّنِيْنَ أَنْ يَّصِيْرَ مِثْلَهُمْ.

التَّمْرِيْنُ (١٢٣)

ترجموا إلي الأردية:
(١) هَلْهَلَ الرَّعْدُ يَقْصِفُ.
(٢) حَرَى الدَّاءُ أَن يَّقْضِيَ عَلَى الْمَرِيْضِ.
(٣) اِخْلَوْلَقَتِ السَّمَاءُ أَنْ تُمْطِرَ.
(٤) شَرَعَ الزُّوَّارُ يَدْخُلُوْنَ إِلَى الْقَاعَةِ.
(٥) أَنْشَأَتِ الْفِرْقَةُ الْهِنْدِيَّةُ تُنْشِدُ أَنَاشِيْدَ الْوَطَنِ.
(٦) اِخْلَوْلَقَتِ الْحُمّٰى أَنْ تُفَارِقَ الْمَرِيْضَ.
(٧) يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعىٰ عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعى الْأَكَلَةُ إِلى قَصْعَتِهَا.
(٨) قَالَ النبيُّ ﷺ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقىٰ مِنَ الْإِسْلامِ إِلَّا اسمُه وَ لَا يَبْقىٰ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِلَّا رَسْمُهٗ.
(٩) كَادَ الْحَلِيْمُ أَن يَّكُوْنَ نَبِيًّا. (رواه الخطيب عن أنس)
(١٠) فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا۝. [النساء: ٧٨]
(١١) وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ[الأعراف:٢٢، و طٰه: ١٢١]
(١٢) يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ. [النور:٣٥]
(١٣) وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ [البقرة: ٢١٦]

(١٤) لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ. [الحجرات: ١١]

التَّمْرِيْنُ (١٢٤)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ہم اسٹیشن کے قریب بھی نہیں پہنچ پائے تھے کہ ٹرین نے سیٹی دے دی۔
(۲) جلسہ ختم ہوااور لوگ اِدھر اُدھر منتشر ہونے لگے۔
(۳) موسم بہار آیااور پھلواریوں میں پھول کھلنے لگے۔
(۴) آج کا کام جلدی پورا کرو کہ سورج ڈوبنا چاہتا ہے۔
(۵) زور دار بارش ہوئی تو کسان اپنی زمینوں کو جوتنے لگے۔
(۶) امید ہے کہ حسین ایک باکمال مقرر ہوگا۔
(۷) فرقہ وارانہ فسادات کے بعد پولس کے افسران حالات پر نگاہ رکھنے لگے۔
(۸) ٹرین اسٹیشن پر رکی اور مسافر اپنی ریزرو سیٹوں کو تلاش کرنے لگے۔
(۹) فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔
(۱۰) قریب تھا کہ بیماری مریض کا کام تمام کردے لیکن وہ شفایاب ہوگیا۔
(۱۱) زمین میں قحط پڑا قریب تھا کہ لوگ بھوکوں مرجائیں۔
(۱۲) مال کی فراوانی ہوئی اور لوگ اپنے مکانات کی تعمیر کرنے لگے۔
(۱۳) خیانت عام ہوگئی اور امانت داری رخصت ہوا چاہتی ہے۔
(۱۴) گرمی کا موسم آیااور زمین خشک ہونے لگی۔
(۱۵) سرکاری ملازمین نے پولس پر پتھراؤ کیا تو بازار بند ہونے لگے۔
(۱۶) الیکشن کا دن آیااور لوگ ووٹ ڈالنے لگے۔
(۱۷) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ علم نافع سے نوازے گا۔
(۱۸) انجینئر نے عمارت کا خاکہ بنایااور اس میں کچھ تبدیلی کرنے لگا۔

الدرس الثاني و الثلاثون

(۳) ما و لا المشبهتان بليس

تم اس سے پہلے پڑھ چکے ہو کہ نواسخ جملہ کی ایک قسم "مَا و لَا المشبّهَتَانِ بلیس" بھی ہے۔ یہ دونوں حروف معنی اور عمل کے اعتبار سے لَيْسَ کے مشابہ ہیں۔ اسی لیے ان کو "مشبّهتان بلیس" کہا جاتا ہے۔

① یہ دونوں مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ اور لَيْسَ ہی کی طرح مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا الْقَصْرُ شَاهِقًا (محل بلند نہیں ہے)، لَا ثَمَرَةٌ نَاضِجَةً (کوئی پھل پکا ہوا نہیں ہے)۔

② لَيْسَ ہی کی طرح کبھی ما و لا کی خبر پر باے جارّہ زائدہ داخل ہوتی ہے، اس صورت میں خبر لفظاً مجرور ہو جاتی ہے، لیکن وہ محلاً منصوب ہی رہتی ہے۔ جیسے مَا الْفقْرُ بِعَيْبٍ، لَا رَجُلٌ بِأَمِيْنٍ لیکن لَا کی خبر پر باے زائدہ بہت کم آتی ہے۔

③ ان حروف کے عامل ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرطیں ہیں:

(۱) ان کی خبر اسم سے پہلے نہ آئے، بعد ہی میں آئے۔

(۲) خبر کا معمول بھی اسم سے پہلے نہ آئے۔ ہاں! اگر معمول ظرف یا جار و مجرور ہو تو اسم سے پہلے آنے پر ان کا عمل متاثر نہیں ہوتا اور یہ بدستور عامل ہی رہتے ہیں۔ جیسے مَاعِنْدِي أَنْتَ مُقِيْمًا، مَا بِكَ أَنَا مُنْتَصِرًا۔ اسی طرح اگر خبر کا معمول خبر سے پہلے آجائے اور اسم پر مقدم نہ ہو تب بھی یہ بدستور عامل رہتے ہیں۔ چاہے معمول ظرف اور جار، مجرور ہو، یا نہ ہو۔ جیسے مَا أَنَا أَمْرَكَ عَاصِيًا۔

(۳) ان کے بعد "إِنْ" نافیہ نہ آئے۔ خیال رہے کہ إِنْ نافیہ صرف مَا کے بعد آتا ہے، لَا کے بعد کبھی نہیں آتا۔

(۴) ان حروف کی نفی کو إِلَّا (حرفِ استثنا) کے ذریعہ ختم نہ کیا جائے۔

(۵) مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے مگر لَا کے لیے پانچویں شرط مزید یہ ہے کہ اس کا اسم اور خبر دونوں ہی نکرہ ہوں۔

اِن شرطوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں مَا و لَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔اور ان کے بعد میں آنے والے اسما مبتدا اور خبر ہوتے ہیں۔

④ مَا اور لَا اہلِ حجاز کے نزدیک عامل ہوتے ہیں اور اوپر ذکر کی گئی شرطوں کے ساتھ لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں، اور قبیلۂ بنی تمیم کے نزدیک یہ کبھی عامل نہیں ہوتے، اور ان کا مابعد مبتدا اور خبر ہوتا ہے۔ اسی لیے عمل کرنے والے ما و لا کو "نافیه حجازیه" کہا جاتا ہے اور عمل نہ کرنے والے مَا و لَا کو "نافیه مهمله" اور "نافیه تمیمیه" کہا جاتا ہے۔

⑤ مَا اور لَا کی طرح "لَاتَ" بھی لَیْسَ کا عمل کرتا ہے۔اس کے عمل کرنے کے لیے درج ذیل دو شرطیں ہیں:

(۱) اس کے اسم و خبر اسمائے زمان میں سے ہوں۔ جیسے حِیْنَ ، سَاعَة، أَوَان۔

(۲) اسم و خبر میں سے کوئی ایک محذوف ہو۔ خیال رہے کہ اس کا اسم ہی زیادہ تر محذوف ہوتا ہے۔ جیسے "لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ" (صٓ: ۳) اس آیت کا معنی ہے: لَیْسَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ وَ فِرَارٍ۔ "لَاتَ" اصل میں "لَا" ہے، پھر مبالغہ کے لیے اس پر تَا کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس کے اسم و خبر دونوں ایک ہی طرح کے ظرفِ زمان ہوتے ہیں تاکہ جو لفظ میں موجود ہو محذوف کو بتائے اور اس کے حذف پر قرینہ بن سکے۔

⑥ کبھی کبھی "إِنْ" نافیہ بھی لَیْسَ کا عمل کرتا ہے، لیکن اس کا عامل ہونا بہت قلیل ہے۔ بہر حال اس کے عامل ہونے کے لیے وہی شرطیں ہیں جو مَا کے لیے ہیں۔ ویسے زیادہ تر استعمال میں اس کی خبر إِلَّا کے بعد ہی آتی ہے۔

التَّمْرِيْنُ (١٢٥)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(١) مَا أَنْتَ كَاذِبًا وَ لَا خَائِنًا.

(٢) تَعْتُبُ وَ لَاتَ وَقْتَ عِتَابٍ.

(٣) إِنْ سَعْيُكَ إِلَّا مَشْكُوْرٌ.

(٤) لَا مَالٌ بَاقِيًا مَعَ التَّبْذِيْرِ.

(٥) مَا الْإِغْرَاقُ فِي التَّرَفِ مَحْمُوْدًا.

(٦) مَا خَائِبٌ مَنْ يُخْلِصُ فِي عَمَلِهِ.

(٧) لَا مُجِدٌّ فِي عَمَلِهِ فَاشِلًا.

(٨) نَدِمَ الْبُغَاةُ وَ لَات سَاعَةَ مَنْدَمٍ.

(٩) مَا الْمَعْرُوْفُ ضَائِعًا عِنْدَ الْكِرَامِ.

(١٠) لَا صَدَاقَةٌ دَائِمَةً بِغَيْرِ إِخْلَاصٍ.

(١١) لَا مُدَخِّنٌ يَأْمَنُ مِنْ مَرْضِ السَّرْطَانِ.

(١٢) مَا سَهَرُكَ بَعْدَ مُنْتَصَفِ اللَّيْلِ مُفِيْدًا.

(١٣) لَا بَيْتٌ خَالِيًا مِنَ الْمُشْكِلَاتِ.

(١٤) مَا الْفَقْرُ بِعَيْبٍ وَ مَا الْغِنٰى بِزِ يْنَةٍ وَ شَرَفٍ.

(١٥) مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا. (رواه الترمذي عن ابن مسعود)

(١٦) مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِي أَدَاءِ دَيْنِهِ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنَ اللهِ عَوْنٌ. (رواه أحمد عن عائشة)

التَّمْرِيْنُ (١٢٦)

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اس باغ کے پھل میٹھے نہیں ہیں۔
(۲) نیک کام میں مسابقت کرنا ناپسندیدہ نہیں۔
(۳) بکنگ آفس میں نہ کمپیوٹر ہے اور نہ دوربین۔
(۴) تم لوگ سو گئے جب کہ یہ سونے کا وقت نہیں۔
(۵) اس ٹرین کے ڈبّے بھرے ہوئے نہیں ہیں۔
(٦) نہ گھوڑ سواری آسان ہے اور نہ تیر اندازی۔
(۷) تم لکھنے لگے جب کہ یہ لکھنے کا وقت نہیں۔
(۸) یہ شکاری جنگلی درندوں سے ڈرنے والا نہیں۔
(۹) اس پل کے کھمبے کمزور نہیں ہیں۔
(۱۰) اس کمرے کا بلب فیوز نہیں۔
(۱۱) وضو خانے کی ٹوٹیاں بند نہیں۔
(۱۲) ہمارے شہر کی سڑکیں خام اور گندی نہیں ہیں۔
(۱۳) آج سبزی منڈی میں نہ ٹماٹر ہے اور نہ مولی۔
(۱۴) اس زمانے میں دین پر قائم رہنا آسان نہیں ہے۔
(۱۵) اس پٹرول ٹنکی پر نہ پٹرول دستیاب ہے نہ ڈیزل۔
(۱٦) یہ طلبہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں سست نہیں ہیں۔

قاموس
الكلمات الصعبة

(فرہنگ الفاظِ مشکلہ)

تالیف

محمد رئیس اختر مصباحی

ابن مولانا نفیس احمد مصباحی

سِدّھور، بارہ بنکی، یو۔ پی

ہدایات:

۱- پہلے عربی الفاظ کے معانی دیے گئے ہیں، پھر اردو الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔

۲- الفاظ کی ترتیب میں مادّے (حروفِ اصلیہ) کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۳- یہ ترتیب حروفِ تہجّی کے اعتبار سے رکّھی گئی ہے۔

قاموس الكلمات الصعبة

عربی-اردو

[أ]

الإِبْرِيْقُ (ج): الأَبَارِيْقُ: لوٹا، جگ

أَبَى (ف): نہ ماننا، قبول نہ کرنا، انکار کرنا

الآثَارُ (و) : الأَثَرُ: نشان، قدیم عمارت، پرانی یادگار

الأَجِيْرُ(ج):الأُجَرَاءُ: مزدور، عارضی ملازم

الأَذَى: تکلیف، تکلیف دہ چیز

أَرَاقَ يُرِيْقُ الـمَاءَ ونَحْوَه: بہانا، گرانا، ڈالنا

أَسَرَ (ض) : قید کرنا، قیدی بنانا

الأُسْرَةُ (ج):الأُسَرُ: خاندان، کنبہ، فیملی

الأَكَلَةُ (و) آكِل: کھانے والے

الآنِيَةُ (ج): الأَوَانِي : برتن

أَلْـمَانِيَا: جرمنی

الأَلِيْفُ: پالتو، مانوس

الأَمَارَةُ: نشانی، علامت

الأَمَلُ (ج): الآمَال: امید، توقع، آرزو

آنَ أَيْنًا (ض): وقت آجانا

الأَنَاةُ: وقار، سنجیدگی، حلم وبردباری

أَوَى الْـمَكَانَ وَ إِلَيْهِ(ض): پناہ لینا، قیام کرنا

الإِئْتِلاَفُ: اتحاد، میل ملاپ۔

اِئْتَمَنَ اِيْتِمَانًا: امین بنانا، امانت میں دینا

المَآرِبُ (و): المَأرب ، المأربة: حاجت، مقصد

الـمَأْسَاةُ (ج): الـمَآسِي: ٹریجڈی، المیہ، دردناک حادثہ

مَأْوَى: پناہ گاہ، ٹھکانا

الـمُؤَامَرَات (و) الـمُؤَامَرَة: سازشیں، منفی مشورے

الـمُؤتَمَرُ: کانفرنس، مجلسِ مشاورت

[ب]

اِبْتَغٰى: چاہنا، خواہش کرنا، تلاش کرنا

اِبْتَلَّ: تر ہونا، بھیگنا

اِبْتَلٰى: جانچنا، آزمانا، آزمائش میں ڈالنا

أَبَرَّ اللهُ قَسَمَه: اللہ کا کسی کی قسم کو پورا کردینا

أَبْشَرَ بِهِ إِبْشَارًا: خوش ہونا، خوشی منانا

البَاخِرَةُ (ج) الْبَوَاخِرُ: اسٹیمر، بحری جہاز

البَارِزُ: ظاہر، نمایاں
البَارِيْس: پیرس (فرانس کی راجدھانی)
البَأسُ: بہادری، قوّت، اعتراض، سخت عذاب، خوف، حرج
البَاسِلُ: جری، بہادر
بَالَ بَوْلًا (ن): پیشاب کرنا
البَالُ: حالت، خیال، دل، عقل، ذہن
بَالیٰ فُلَانًا و بِهٖ مُبَالَاةً: توجہ دینا، پرواکرنا
البَائِسُ: غریب، تنگ دست، خستہ حال
بَايَعَ فُلَانًا مُبَايَعَةً: خرید وفروخت کرنا، بیعت کرنا، عہد وپیمان کرنا
بَخَسَ (ف) بَخْسًا: کم دینا، حق تلفی کرنا، گھٹانا
بَدَأَ (ف): شروع ہونا، شروع کرنا
بَدَا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا
بَرَّ وَالِدَيْهِ بِرًّا (ض): حسن سلوک کرنا، فرماں برداری کرنا
البِرُّ: نیکی، بھلائی، حسنِ سلوک
البَرَّايَةُ: قلم تراش، پنسل تراش
البَرْدُ: ٹھنڈک، سردی
البِرْكَةُ(ج) البِرَكُ: تالاب، حوض
البَرْنَامَجُ (ج) بَرَامِجُ: فہرست، پروگرام، بجٹ، چارٹ
البَرِيْقُ: چمک دمک

البَسِيْطَةُ: بَسِیط کی مونث، زمین
بَشَّرَ بِهٖ تَبْشِيْرًا: خوش خبری دینا
البَشِعَةُ: قبیح، بدنما، گھناونا
بَصَّرَه تَبْصِيْرًا: دِکھانا
البِطَاقَةُ: کارڈ، لیبل
البِطَالَةُ: بے کاری، بے روزگاری
البُطُوْلَةُ: بہادری، دلیری، ہیروشپ
بَعْثَرَ: بکھیرنا، منتشر کرنا، الٹ پلٹ کرنا
البَعُوْضَةُ: مچھر
البُغَاةُ (و) البَاغِيْ: باغی، بغاوت کرنے والے، قانون شکنی کرنے والے
بَقَرَ يَبْقُرُ بَقْرًا: پیٹ پھاڑنا
بَكَّرَ تَبْكِيْرًا: جلدی کرنا، اوّل وقت میں کرنا، بہت سویرے نکلنا
البُكُوْرُ: صبح سویرے اٹھنا
البِلَادُ الأَجْنَبِيَّةُ: غیر ممالک، دوسرے ملک
البَلِيَّةُ(ج) البَلَايَا: مصیبت، آزمائش
البَهَاءُ: خوب صورتی، رونق، چمک دمک
البَهِيْجُ: دل کش، پُررونق
البِيْئَةُ: ماحول
تَبَحَّرَ في... : ماہر ہونا
التَّبْذِيْرُ: فضول خرچی

تَبَرَّجَ : بے پردگی کرنا، غیروں کے سامنے زیب وزینت کا اظہار کرنا

بَتَّكَ تَبْتِيْكًا : کاٹنا

الـمُبَارَاةُ : میچ، مقابلہ

[ت]

اِتَّبَعَ فُلَانًا وَ سَبِيْلًا : پے روی کرنا، پیچھے چلنا، راستہ اختیار کرنا

اِتَّخَذَهٗ : بنانا، اختیار کرنا

أَتْعَبَ يُتْعِبُ : گراں بار کرنا، تھکانا

أَتْقَنَ : استحکام بخشنا، مضبوط اور پختہ کرنا، مہارت حاصل کرنا

تَبِعَات (و) تَبِعَة : ذمہ داریاں، نتائج، وبال

تَتَابَعَ : لگاتار ہونا، پے در پے ہونا

تَخِمَ (س) : بدہضمی ہونا

التَّرَفُ : خوش حالی، آسودہ حالی

التَّعْبَانُ : تھکاماندہ

التُّفَّاحُ (ج) تَفَافِيْح : سیب

التِّلْمِيْذُ (ج) تَلَامِيْذُ : شاگرد، طالب علم

التِّلْمِيْذَةُ (ج) التِّلْمِيْذَاتُ : طالبہ، متعلّمہ

التِّلِيْفِزِ يُوْنَ : ٹیلی ویژن

تَـمَّمَ تَتْمِيْمًا : مکمل کرنا، پایۂ تکمیل کو پہنچانا

التَّنُّوْر (ج) تَنَانِيْر : تندور، روٹی پکانے کی بھٹّی

التَّيَّارُ : تیز لہر، کرنٹ، ہوا کا جھونکا، دھارا، رخ

الـمَتَاحِفُ (و) الـمُتْحَفُ : عجائب گھر، میوزیَم

الـمُتْرَبُ : گردوغبار والا، غبار آلود

[ث]

أَثْمَرَ يُثْمِرُ : پھل دینا، بار آور ہونا

أَثْنٰى عَلَيْهِ : تعریف کرنا، سراہنا

تَثَاءَب : جمائی لینا، جمائی آنا

ثَارَ (ن) : مشتعل ہونا، پھیلنا، اڑنا، پھوٹ پڑنا

الثَّاقِبَةُ : روشن، چمک دار، تابندہ

ثَانَوِ يَّة : سکنڈری (اسکول)

الثَّعْلَبُ (ج) الثَّعَالِبُ : لومڑی

الثَّقَافَةُ : تہذیب، کلچر، شائستگی، تعلیم وتربیت

الثَّلَّاجَةُ : ریفریجریٹر، فریج، آئس بکس

الثَّنَايَا (و) الثَّنِيَّةُ : سامنے والے اوپر نیچے کے دو دو دانت

الـمُثَقَّفَةُ : تعلیم یافتہ، شائستہ، مہذب

الـمُثَلَّجُ : ٹھنڈا، برف ملا یا ہوا

[ج]

اِجْتَبٰى : منتخب کرنا، چن لینا

الأَجْوَادُ (و) الجَوَادُ : سخی، فیاض

تجسَّسَ : ٹوہ میں رہنا، سراغ لگانا، کھود کرید کرنا

تَجَمَّلَ : آراستہ ہونا

جَابَ(ن) جَوْبًا: طے کرنا، سیر وسیاحت کرنا
جَادَلَ مُجَادَلَةً: جھگڑنا، بحث کرنا، کٹ حجتی کرنا
الجَارُ(ج) الجِيْرَانُ، الجِيْرَةُ: پڑوسی، ہم سایہ
الجَامِحُ: سرکش، ضدی، اَڑیَل
الجَانِي (ج) الجُنَاةُ: مجرم، قصوروار
الجَائِزَةُ (ج) جَوَائِزُ: انعام، عطیہ
الجَائِعُ (ج) الجِيْعَان، الجِيَاعُ: بھوکا
جَبْهَةُ القِتَالِ: محاذِ جنگ
الجَبْهَةُ: پیشانی، محاذ
جَدَّ جِدًّا (ض): محنت وکوشش کرنا
الجُدُدُ (و) الجَدِيْدُ: نئے
الجُدْرَانُ (و) الجَدْرُ: دیواریں
الجِذْعُ (ج) الجُذُوْعُ: درخت کا تنا
الجَرَسُ (ج) أَجْرَاسٌ: گھنٹی، آواز
جَرَى (ض): دوڑنا
الجَرِيْدَةُ(ج) الجَرَائِدُ: اخبار، نیوز پیپر
الجَزَّارُ: قصّاب، گوشت کاٹنے والا
جَفَّ جَفَافًا (ض): خشک ہونا، سوکھنا
الجَفَاءُ: بدخلقی، بے رخی، بے تہذیبی، گنوارپن
جَلَّ (ض): بلند رتبہ ہونا، شان دار ہونا
الجُمَّاعُ: اصل، بنیاد، کل، مجموعہ
الجَنَاحُ (ج) الأَجْنِحَةُ: بازو، پہلو
الجَنِيُّ: تازہ توڑا ہوا پھل
الجَهَازُ(ج) الأَجْهِزَةُ: سِٹ، مشین، آلہ
الجَهْوَرِيُّ: بلند آواز، بلند بانگ
الجَوَّاظُ: اکڑ کر چلنے والا، اُجڈ، بسیار خور
الجَوَّالُ: موبائل
الجَوْفُ: پیٹ
الجَوْلَةُ: دورہ، سفر
الجِيَادُ (و) **الجَوَادُ**: عمدہ نسل کے گھوڑے
المُجْتَمَعُ(ج) المُجْتَمَعَاتُ: معاشرہ، سماج، سوسائٹی
المُجْدِبَةُ: قحط زدہ، خشک
المَجَلَّةُ (ج) مَجَلَّات: رسالہ، میگزین، ماہنامہ

[ح]

أَحَالَ الشَّيْءَ عَلَيْهِ: کسی معاملے کو کسی پر منحصر کرنا، سپرد کرنا، حوالے کرنا
اِحْتَرَقَ: جل جانا، جھلسنا
اِحْتَسَبَ يَحْتَسِبُ: گمان کرنا، خیال کرنا
اِحْتَفَلَ بِهٖ: اعزاز واکرام کرنا، خیر مقدم کرنا
اِحْتَمىٰ: پرہیز کرنا، بچنا
اِحْتَوىٰ: مشتمل ہونا، احاطہ کرنا
أَحْدَقَ بِهٖ إِحْدَاقًا: گھیر لینا، احاطہ کرنا

أَحْسَنَ إليه: حسنِ سلوک کرنا، بھلائی کرنا
الأَحْقَادُ (و) الحِقْدُ: کینہ، بغض، عدوات
أَحْيَى اللَّيْلَ: شب بیداری کرنا، رات میں سونے کے بجاے عبادت کرنا
اِسْتَحْيٰ يَسْتَحْيِيْ: حیا کرنا، شرم کرنا
تَحَلّٰى به: آراستہ ہونا، متّصف ہونا
تَحَمَّلَ الْعِبْأَ: بوجھ اٹھانا، مشقت برداشت کرنا
التَّحوِ يْلُ: ڈرافٹ، ٹرانسفر
الحَادُّ: تیز
الحَارِسُ (ج) حُرَّاسٌ: پہرہ دار، محافظ
حَازَ (ن): جمع کرنا، اکٹھا کرنا
الحَاسِبُ: کمپیوٹر
الحَافِلَةُ (ج) حَافِلَات: بس، کرایہ پر چلنے والی بڑی موٹر
حَاقِد (ج) حَقَدَةٌ: بغض وعداوت رکھنے والا، حسد کرنے والا، کینہ ور
حَاوَلَ: کوشش کرنا، ارادہ کرنا
حَائِرُ اللُّبِّ، الحَائِرُ: حیران ومتردّد
الحَبَائِلُ (ج) الحِبَالَةُ: پھندا، شکاری کا جال
حَبَرَ يَحْبُرُ (ن) حُبُوْرًا: خوش کرنا، کیف وسرور بخشنا
حَتْمًا مَقْضِيًّا: لازم کیا ہوا فیصلہ، قطعی فیصل شدہ چیز

حَدَّثَ بِهٖ تَحْدِيْثًا: چرچا کرنا، اظہار کرنا، شکر ادا کرنا
الحدَقَةُ: آنکھ کی سیاہی
الحِذَاءُ (ج) أَحْذِيَةٌ: جوتا، چپل
حَذِرَ (س): بچنا، محتاط ہونا
الحَرِ يْقُ: آگ، آتش زنی
الحُزْمَةُ: گٹھری، بنڈل، پیکٹ
الحِصَانُ(ج) الأَحْصِنَةُ، الحُصُن: گھوڑا
حَصَدَ يَحْصُدُ (ن) حَصْدًا: کاٹنا
حَطَّمَ: چکنا چور کرنا، ریزہ ریزہ کرنا
حَظِيَ بِهٖ (س): بہرہ ور ہونا، پانا، حاصل کرنا
الحَفْحَفَةُ: پرندے کے پروں کی آواز
الحَفْلُ: مجمع، جلسہ، محفل، تقریب
حَقَّقَ يُحَقِّقُ: حقیقتِ واقعہ بنا دینا، ثابت کرنا
الحَقِيْبَةُ (ج) حَقَائِبُ: بیگ، تھیلا
الحَلَاقَةُ: بال کاٹنا، ہیر کٹنگ
حَلَمَ يَحْلُمُ حُلْمًا (ن): خواب دیکھنا
الحَلُوْبُ: دودھ والا جانور، دودھاری
الحلْوىٰ (ج) الحلْوَ يَاتُ: مٹھائی
الحَلِيْبُ: دودھ، تازہ دودھ
الحِلْيَةُ (ج) حِلًى: زیور، سامانِ زینت
الحمَامَةُ: کبوتر

حَمیٰ حِمَایَةً (ض) : حفاظت کرنا، بچانا
الحَوَاجِبُ (و) : حَاجِب: بھویں، ابرو
الحَوَادِث (و) الحَادِثَةُ : سانحہ، مصیبت ، واردات
الحِوَارُ: گفتگو، بحث ومباحثہ
حَوَّلَ تَحْوِيْلًا: بدل دینا، تبدیل کرنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنا
حَيّٰى يُحَيِّي تَحِيَّةً: سلام کرنا
المُتَحَضِّرَةُ: متمدّن، مہذّب
مُحَارِب: جنگ کرنے والا، لڑنے والا
المَحَارِيْثُ(و) المِحْرَاثُ: ہَل
المَحَاصِلُ الزِّرَاعِيَّةُ: زراعتی پیداوار
المُحَاضَرَةُ: لیکچر، علمی تقریر، خطبہ
المُحَامِيْ: وکیل، ایڈوکیٹ، طرف دار
المِحْفَظَةُ: بستہ، بیگ، تھیلا
مُحَلِّقِيْنَ فِي الْجَوِّ: فضامیں منڈلانے والے، اُڑکر چکّر لگانے والے

[خ]

الإِخْتِرَاعُ: ایجاد کرنا، ایجاد
اِسْتَخْدَمَ: استعمال کرنا، کام میں لانا
اِسْتَخْلَفَهُ: جانشین بنانا، قائم مقام بنانا
التَّخْطِيْطُ: پلاننگ، منصوبہ بندی، لائحۂ عمل وضع کرنا، خاکہ بنانا، نقشہ بنانا۔
خَابَ خَيْبَةً (ض): محروم رہنا، ناکام و نامراد رہنا، نقصان اٹھانا
خَاضَ فيه(ن) خَوْضًا: کسی بات میں سرگرم ہونا، بحث ومباحثہ میں مشغول ہونا، بیہودہ فکر کرنا
الخَاطِرُ (ج) خَوَاطِرُ: خیال، رجحان، دل
خَانَ خِيَانَةً (ن): خیانت کرنا
الخَبُّ: مکار، فریبی، دغاباز
الخَبَّازُ: نان بائی
الخَبَايَا و: الخَبِيْئَةُ: راز، پوشیدہ شے
الخَرْقَاءُ: بے ہنر، بدسلیقہ، پھوہڑ، ناواقف
الخَشِنُ: کھردرا، سخت، موٹا
خَشِيَ (س): ڈرنا، اندیشہ کرنا
الخِصْبُ: شادابی، زرخیزی
خَصَفَ (ض): بدن پر پتے چپکانا
خَطَرَ في ذهنه (ض): ذہن میں آنا
خَطَفَ (ض): نگاہ کو خیرہ کرنا، اُچک لینا
الخَلَّابَةُ: دل کش، جاذبِ نظر
خَمَشَ (ن): چہرہ نوچنا، ناخن مارنا
المَخَاطِرُ: خطرے
المُخْتَرَعُ: ایجاد، نئی بنائی ہوئی چیز

[د]

أَدَانَ: مذمت کرنا

تَدَابَرَ: باہم قطعِ تعلق کرنا، دشمنی کرنا

تَدَايَنَ: ایک دوسرے سے ادھار کا معاملہ کرنا

التَّدْخِيْنُ: سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی

التَّدْرِيْبُ: ٹریننگ، تربیت، مشق

دَاعَبَ: ہنسی مذاق کرنا، دل لگی کرنا

الدَّائِبُ: معمول کے مطابق، لگاتار، پیہم

الدَّرَّاجَةُ: سائیکل

دَسَّى: بگاڑنا

الدُّمْيَةُ (ج) دُمًى: گڑیا

دَهِشَ (س): ہکّا بکّا رہ جانا، حیران ہونا، پریشان ہونا

الدَّوْرُ: کردار، حصہ، رول، پارٹ

الدُّوَلِيُّ: بین الاقوامی، عالمی، انٹرنیشنل

دَوَى (ض): آواز سنائی دینا، آواز گونجنا

الدِّيْكُ (ج) دِيَكَةٌ: مرغا

الدِّيْمُقْرَاطِيُّ: جمہوری، عوامی، ڈیموکریٹک

الـمُتَدَفِّقُ: جاری، رواں، ابلتا ہوا

الـمُدَارَاةُ: دل جوئی، نرمی کا برتاؤ

[ذ]

الإِذَاعَةُ لِعُمُوْمِ الـهِنْدِ: آل انڈیا ریڈیو

الإِذَاعَةُ: ریڈیو

التَّذْلِيْلُ: زیر کرنا، تابع بنانا، قابو میں کرنا

ذَابَ (ن): پگھلنا

الذُّبَابَةُ: مکھی، بھڑ

[ر]

أَرْبَى: بڑھانا، اضافہ کرنا

أَرْهَبَ: ڈرانا، مرعوب کرنا

أَرْهَقَ: تھکا دینا، پریشانی میں ڈالنا، طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا

أَرْهَقَه طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا: سرکشی اور کفر پر لگا دیا، چڑھا دیا

اِسْتَرَاحَ: آرام کرنا

التَّرْحَابُ: خیر مقدم، استقبال

رَاقَ (ن): خوش گوار ہونا

الرَّاهِنُ: حاضر، موجود

الرَّايَةُ (ج) الرَّايَاتُ: جھنڈا، عَلَم

الرَّائِقُ: خوش گوار

الرَّبِيْعُ: موسمِ بہار

الرِّجْسُ: گندگی، نجاست

رَجَمَ (ن): سنگ سار کرنا، پتھر مارنا

الرِّحَابُ: احاطہ، صحن

الرَّحَّالَةُ: سیّاح

رَحَّبَ بِهٖ: خیر مقدم کرنا، خوش آمدید کہنا

رَحِيْقُ الأَزْهَارِ: پھولوں کا رس

رَسَبَ (ن): فیل ہونا، ناکام ہونا
الرَّصَاصُ: گولی، چھرّا
الرُّطَبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور
الرَّغْدَةُ: آسودہ حالی، فراخی
الرُّمْحُ (ج) الرِّمَاحُ: نیزہ
رَمَیٰ: الزام لگانا، تہمت لگانا، پھینکنا
الرَّوَائِحُ (و) الرَّائِحَةُ: خوش بو
رَوَّعَ: ڈرانا، خوف زدہ کرنا
الرِّيْشَةُ: قلم کانب
الرَّئِيْسُ: صدر، سربراہ، سردار، قائد
الْمُتَرَاكِمَةُ: تہ بہ تہ
الْمُتَرَبِّصُ: بیٹھنے والا، ایک جگہ جم جانے والا
الْمُرَتَّبُ: تنخواہ، وظیفہ
الْمُرْتَبِكَةُ: پیچیدہ، الجھے ہوئے، الجھن کا شکار
الْمُرْتَجِلُ: برجستہ گو، فی البدیہ کہنے والا
الْمُرْتَزِقَةُ: تنخواہ دار، وظیفہ خوار، سرکاری
الْمِرْسَمُ (ج) الْمَرَاسِمُ: پنسل
الْمِرْوَحَةُ (ج) الْمَرَاوِحُ: پنکھا
يَرْسُوْ: لنگر انداز ہونا، ساحل پر رکنا

[ز]

أَزَاغَ: گمراہ کرنا، راستہ سے ہٹا دینا
اِزْدَانَ: آراستہ ہونا
اِزْدَهَرَ: خوشی سے چہرے کا کھل جانا، عروج پانا، پھلنا پھولنا
اِزْدَهَیٰ: مغرور و متکبّر ہونا
التَّزْوِيْقُ: تزیین، ملمع سازی
الزَّاخِرُ: موج زن، ٹھاٹھیں مارنے والا، لبالب، بھرا ہوا، چھلکتا ہوا
الزَّاهِرُ: خوش نما، چمک دار، روشن و تابناک
الزَّاهِيَةُ: بھڑک دار رنگ، شوخ رنگ
زَقْزَقَ: چہچہانا، نغمہ سنجی کرنا
الزَّمِيْلَةُ: ساتھی، رفیقِ کار، سہیلی
الزُّهْدُ فِي: کنارہ کش ہونا، کنارہ کشی، بے رغبتی
الْمَزَامِيْرُ (و) الْمِزْمَارُ: بانسری، باجا، گیت

[س]

الأَسَاطِيْرُ (و) الأُسْطُوْرَةُ: من گھڑت قصّے، افسانے، بے سروپا کہانیاں
أَسَاءَ إِلَىٰ: برائی کرنا، بد سلوکی کرنا
اِسْتَوَیٰ: برابر ہونا، سیدھا ہونا
الأَسْنَانُ (و) السِّنُّ: دانت
تَسَلَّقَ: چڑھنا
ذمہ داریاں
سَادَ (ن): سردار بننا، حکمراں بننا، سربراہ ہونا
السَّاطِعُ: روشن، تابناک، چمکتا ہوا
سَامَحَ: نرمی برتنا، معاف کرنا، رواداری سے کام لینا، اجازت دینا

سَاهَمَ فِيْه: حصّہ لینا، شریک ہونا
سَاءَ (ن): تکلیف پہنچانا، ناگوار ہونا
السَّائِحُ: سیاح، ٹورسٹ
سَبَّ (ن): گالی دینا، برا کہنا، بے عزتی کرنا، توہین کرنا
السِّبَاحَةُ: تیراکی
سَبَحَ (ف): تیرنا
السَّبُّوْرَةُ: تختۂ سیاہ، بلیک بورڈ
السَجاجِيْدُ (و) السَّجَّادَةُ: مصلّی، قالین، جانماز
سَجَّلَ: درج کرنا
السِّجْنُ (ج) السُّجُوْنُ: جیل، قیدخانہ
سَجَنَ (ن): قید کرنا، بند کرنا
السُّجَنَاءُ (و) السَّجِيْنُ: قیدی
سَخِرَ (س): مذاق اڑانا، مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا
السَخَطُ: غصہ
السَّدِيْدُ: درست، صحیح، معقول، پختہ
السُّرُرُ (و)السَّرِيْرُ: تخت
السَّرطَانُ: کینسر
السِّعْرُ (ج) الأَسْعَارُ: بھاؤ، قیمت، نرخ
السِّقَاءُ: برتن، مشک
السُّكَّانُ (و) السَّاكِنُ: باشندہ

سَلَّ (ن): باہر نکالنا، میان سے تلوار نکالنا
سَلَّحَ: ہتھیار بند کرنا، مُسلّح کرنا
السُّلَحْفَاةُ: کچھوا
سَمَا سُمُوًّا: اونچا ہونا، بلند ہونا
السَّمَّاعَةُ: ریسیور
السُّهُوْلُ (و) السَّهْلُ: نرم ہموار زمینیں
السِّوَارُ (ج)الأَسْوِرَةُ: کنگن
السَّوَاعِدُ (و) السَّاعِدُ: کلائی، بازو
سَيَّارَةُ الإِسْعَافِ: ایمبولینس، مریضوں اور زخمیوں کو لے جانے والی گاڑی
السِّيْمَا: علامت، خاص نشان
المُسْتَوىٰ: سطح، معیار، پیمانہ
المِسَرَّةُ: ٹیلی فون
المَسْؤُلِيَّاتُ (و) المَسْؤُلِيَّةُ:
المُسِيْءُ: برائی کرنے والا، نازیبا حرکت کرنے والا، گستاخ

[ش]

اِشْرَأَبَّ: گردن لمبی کرکے دیکھنا
أَشْرَفَ عَلیٰ: قریب ہونا، نگرانی کرنا
الأَشِعَّةُ(و) الشُّعَاع: کرنیں، شعاعیں
الشَّأْنُ (ج) الشُّؤُوْنُ: اُمور، معاملات، ضروریات
الشَّاهِقَةُ: بلندوبالا

شَبَّ النَّارُ: آگ لگنا، روشن ہونا
الشَّبَابُ: نوجوان
شَبِعَ (س): شکم سیر ہونا، آسودہ ہونا
الشَّبَکَةُ: جال، پھندا، نیٹ
الشَّتِّیُّ (و) الشَّتِیْتُ: مختلف، متفرق، منتشر، گوناگوں
شَجَّعَ تَشْجِیْعًا: حوصلہ افزائی کرنا، ہمت دلانا
شَذَّبَ: کاٹنا، چھانٹنا، تراشنا، درخت کی ٹہنیاں کاٹنا
الشَّرِسُ: تُندخو، جھگڑالو، بدمزاج، بدخُلق
الشُّرْطِیُّ (ج) الشُّرْطَةُ: پولیس، سپاہی
الشَّرِکَاتُ (و) الشَّرِکَةُ: کمپنی
شَرَیٰ (ض): بیچنا، خریدنا
الشَّطْرُ: نصف، جُز
الشَّعْبُ: عوام، قوم، پبلک
الشَّعِیْرُ: جَو
الشِّفْرُ (ج) الأَشْفَارُ: پلک
الشَّقِیُّ: بدبخت، نامراد، پریشاں حال
الشَّمَاتَةُ: دشمن کی مصیبت پر خوشی
الشِّمَالُ: بایاں
الشُّوَاظُ: شُعلہ اور دھواں، آگ کی لپٹ اور دھواں

الشِّیَاهُ (و) الشَّاةُ: بکری
الـمُسْتَشْفیٰ (ج) الـمُسْتَشْفَیَاتُ: ہسپتال، ہاسپٹل
الـمَشَاعِرُ: جذبات، احساسات
الـمُشَاغِبُ: فسادی، غنڈہ، ہُلّڑباز، بدمعاش
الـمَشْدُوْهُ: حیرت زدہ، مبہوت

[ص]

اِصْطَادَ: شکار کرنا، پکڑنا
اِصْطَبَرَ عَلیٰ: ڈٹے رہنا، قائم رہنا، صبر کرنا
الاِصْطِنَاعُ: بنانا، پسند کرنا، منتخب کرنا
أَصْغَیٰ إِلیٰ: دھیان سے سننا، بغور سننا
الاِنْصِرَامُ: کٹنا، منقطع ہونا
الصَّارُوْخُ: راکٹ، میزائل
الصَّالُوْنُ: دکان
صَانَ (ن): حفاظت کرنا
صَبَا إلی الشیء: مائل ہونا، مشتاق ہونا
الصَّحِیْفَةُ (ج) الصَّحَائِفُ و الصُّحُفُ: اخبار
الصِّرَاعُ: لڑائی، رسّاکشی، کُشتی، ٹکراؤ
الصُّرَعَةُ: بہت پچھاڑنے والا، زبردست پہلوان
الصَّرِیْرُ: قلم چلنے کی آواز
الصِّعَابُ: دشوار، مشکل، سخت

صَعِدَ (س): چڑھنا، اوپر ہونا

صَفَّ (ن): ترتیب سے لگانا، صف بنانا

صَلَّبَ: سولی دینا

صَلَیٰ (ض): آگ میں ڈالنا، آگ میں جلانا، (س) آگ میں جلنا

الصِّيْتُ: شہرہ، آوازہ، چرچا، شہرت

الصَّيْدَلِيَّةُ: فارمیسی، دواخانہ

المَصَانِعُ (و) **المَصْنَعُ**: کارخانہ، مل، فیکٹری

المِصْرَاعُ: کواڑ، دروازے کا پٹ

المَصْرِفُ: بینک

المَصِيْفُ: ٹھنڈا مقام، موسم گرما گزارنے کی جگہ

[ض]

الضَّالَّةُ: گم شدہ چیز، متاع گم شدہ

الضَّبَابُ: کُہرا

الضَّغَائِنُ (و) **الضَغِيْنَةُ** : کینہ، بغض وعداوت

الضَّفَادِعُ (و) **الضِّفْدَعُ**: مینڈک

الضَّفَّةُ: کنارہ، ساحل

الضَّئِيْلُ: کمزور، مدّھم، ہلکا

المَضَاجِعُ (و) **المَضْجَع**: خواب گاہ، بستر

المَضَرَّةُ: نقصان

[ط]

الأَطْبَاقُ (و) **الطَّبَقُ**: پلیٹ، سینی، ٹرے

أَطْفَأَ: بجھانا

أَطَلَّ: جھانکنا، قریب ہونا

أَطْيَافُ النَّسِيْمِ: نرم خرام ہوا کے جھونکے

الطَّبَاشِيْرُ (و) **الطَّبْشُوْرَةُ**: چاک

الطَّرْدُ: جلاوطن کرنا، ہٹانا

طَغَىٰ (ف): حد سے آگے بڑھنا، طغیانی آنا

الطَّلْقُ (الهَوَاء): کھلی ہوا

الطُّمُوْحُ: بلندی، بلند خیالی، بلند پروازی

الطَّنِيْنُ: گھنٹی کی آواز، مکھیوں وغیرہ کی بھنبھناہٹ

الطُّهَاةُ (و) **الطَّاهِيْ**: باورچی

[ظ]

الظُّفُرُ (ج) **الأَظْفَارُ**: ناخن

المِظَلَّةُ: سائبان، چھتری

المُظِلَّةُ: سایہ دار

[ع]

الإِسْتِعْمَارِيُّ: سامراجی

اِعْتَرَىٰ: طاری ہونا، پیش آنا

أَعْجَبَهُ: حیرت میں ڈالنا، کسی کو کوئی چیز انوکھی لگنا، پسند آنا

أَعَدَّ: تیار کرنا، مہیا کرنا

العَاصِمَةُ(ج)العَوَاصِمُ: دار السلطنت، راجدھانی، شہر
العَاكِفُ: آسن جمانے والا، ٹھہرا ہوا
العَبُّ: بغیر سانس لیے بڑے بڑے گھونٹ سے غٹ غٹ پینا
العِبْأُ(ج) الأَعْبَاءُ: بوجھ، لوڈ، وزن، ذمہ داری
العُتُلُّ: روکھا، اکھڑ مزاج آدمی، ہر سخت چیز
العِثَارُ: لغزش، ٹھوکر
العَجَلَةُ: جلدبازی
العَجَلَةُ: پہیا، گاڑی
العَجُوْلُ: جلدباز
عَدَا (ن): دوڑنا
عَرَجَ به (ن): اوپر لے جانا
العِرْضُ (ج) الأَعْرَاضُ: عزت و آبرو
العَرِيْقَةُ: قدیم، پرانی
العُشُّ(ج)أَعْشَاش وعِشَاش: آشیانہ، گھونسلا
العَشِيْرُ: شوہر، دوست، رشتہ دار
عَفَّ (ض): پاک دامن ہونا، ناجائز یا ناپسندیدہ قول وفعل سے بچنا
العَلِيْلُ: بیمار، نرم خرام
العِنَانُ(ج)الأَعِنَّة والعُنُن: لگام، مہار

عُنِيَ بِهِ: اہتمام کرنا، توجہ دینا
العَوَائِقُ (و) العَائِقُ: موانع، رکاوٹیں
عَوَى (ض): (کتے، بھیڑیے یا گیدڑ کا) آواز بلند کرنا، چیخنا۔
العِيَالُ: اہل وعیال، اہلِ خانہ، بال بچے
المَعَالِمُ(و)المَعْلَمُ: آثار، نشانات
المَعْرِضُ: نمائش، نمائش گاہ، شوروم
المَعْشَرُ(ج)المَعَاشِر: جماعت، گروہ
المَعْهَدُ: تعلیمی ادارہ، ادارہ

[غ]

اِغْتَابَ: غیبت کرنا، پیٹھ پیچھے برائی کرنا
اِغْتَرَّ بِهِ: دھوکا کھانا
الإِغْتِصَابُ: جبرًا کوئی چیز لے لینا، لوٹ لینا، غصب کرنا
الأُغْنِيَّةُ(ج) الأَغَانِيْ: گانا، گیت، نغمہ
غَادَرَ: روانہ ہونا، چھوڑنا
الغَارَاتُ (و) الغَارَةُ: حملے
الغَاشِمُ: ظالم وجابر، غاصب
غَذَّىٰ: غذا دینا
الغِرُّ: بھولا بھالا، سیدھا سادہ
الغَرَامَةُ: جرمانہ، نقصان
الغَزَالُ(ج)الغِزْلَةُ، والغِزْلَانُ: ہرن

غَشَّ (ض): دھوکا دینا، جعل سازی کرنا، خیانت کرنا، غداری کرنا
غَضُّ البَصَرِ: نگاہ نیچی رکھنا، جھکانا
الغِطَاءُ (ج) الأَغْطِيَةُ: ڈھکن، غلاف، سرپوش
غَطّٰى: ڈھانک لینا، چھپانا
غَمَدَ (ض): تلوار میان میں رکھنا
غَمَرَ (ن): ڈھانپ لینا
المَغْسَلَةُ (ج) المَغَاسِلُ: لانڈری،
المِغْسَلَةُ (ج) المَغَاسِلُ: واشنگ مشین

[ف]

اسْتَفْتَحَ: فتح طلب کرنا، مدد مانگنا
أَفْرَطَ: حد سے آگے بڑھنا، مبالغہ کرنا
أَفْرَغَ: انڈیلنا
أَفْلَجُ الأَسْنَانِ: دانتوں کے درمیان فاصلے والا
اِنْفَضَّ: منتشر ہونا، بکھر جانا
التَفَقُّدُ: گم شدہ کو تلاش کرنا، جائزہ لینا، معائنہ کرنا
الفَاشِلُ: ناکام، فیل، شکست خوردہ، سُست، بزدل
فَتَرَ (ن): نرم ہو جانا، سست ہو جانا، پست ہو جانا
الفِتْيَان (و) الْفَتٰى: نوجوان
الفَخِذُ (ج) الأَفْخَاذ: ران
الفِرَاسَةُ: سمجھ، بصیرت، دانائی، معاملہ فہمی، ظاہر سے باطن کو جان لینے کی مہارت
فَرَّطَ: کوتاہی کرنا
الفُصُوْلُ (و) الفَصْلُ: موسم، درس گاہ، کلاس روم
الفِضَّةُ: چاندی
الفَظُّ: سخت کلام آدمی، بدمزاج، تُند خو
فَقَّهَ: فقیہ بنانا، دین کی سوجھ بوجھ عطا کرنا
فَكَّ (ن): چھڑانا، الگ کرنا
الفِنَاءُ (ج) الأَفْنِيَةُ: صحن
الفِنْجَانُ (ج) الفَنَاجِيْنُ: کپ، پیالی
الفُؤَادُ (ج) الأَفْئِدَةُ: دل
الفَوْضٰى: لاقانونیت، بے اصولی، انتشار

[ق]

اِسْتَقَالَ: استعفیٰ دینا، سبک دوشی چاہنا
الاِقْتِرَاحُ: تجویز
الاقْتِصَادُ: معیشت، میانہ روی
الأَقْمِشَةُ (و) القُمَاشُ: سوت یا ریشم کا کپڑا
الإِقْنَاعُ: مطمئن کرنا، قائل کرنا
القَاحِلَةُ: خشک، بنجر

قَادَ السَّیَّارَۃَ (ن): موٹر چلانا
القَارِعَۃُ: قیامت، مصیبت، حادثہ
القَاصِفُ: تیز، زوردار گرجنے والا
القَاعَۃُ (ج) القَاعَات: ہال، گھر کا صحن
قَامَ بِہٖ (ن): انجام دینا، نبھانا، ادا کرنا
القَانِتُ: فرماں بردار، اطاعت گزار
القَتَّاتُ: چغل خور، لگائی بجھائی کرنے والا
القِدْرُ (ج) القُدُوْرُ: ہانڈی، دیگچی
قَرَّ (ض، س): ٹھنڈا ہونا
القِسْطَاسُ: ترازو
قَسّٰی: سخت کرنا
قَصَّرَ: کوتاہی کرنا
القَصْعَۃُ: پیالہ
قَصَفَ (ض): زوردار گرجنا
القُصُوْرُ (و) القَصْرُ: محل، کوٹھی
القَضَایَا(و) القَضِیَّۃُ: مسائل، مقدمات
القُضْبَانُ (و) القَضِیْبُ: ریل کی پٹریاں
قَضٰی عَلٰی (ض): خاتمہ کرنا، کام تمام کرنا
قَطَفَ (ن): توڑنا
القِمَّۃُ(ج) القِمَمُ: چوٹی
القَمْحُ: گیہوں
القِمْطَرَۃُ (ج) القَمَاطِرُ: کتابوں کا تھیلا یا بستہ

القَنَابِلُ(و) القُنْبُلَۃُ: بم
القَنَاۃُ(ج) القَنَوَات: نہر، چینل
القَنْغَرُ: کنگارو
قَھَرَ (ف): دباؤ ڈالنا، مجبور کرنا، زبردستی کرنا
القُوَّاتُ (و) القُوَّۃُ: فوجیں، فورسز
قَوِيَ (س): طاقت ور ہونا
الـمُنْقَشِعُ: چھٹنے والا

[ک]

الأَکْوَابُ(و) الْکُوْبُ: گلاس، پیالہ، پیالی
کَالَ (ض): ناپنا
الکَالُّ: تھکا ماندہ، تھک کر چور ہو جانے والا
الکُبَادُ: دردِ جگر، جگر کی بیماری
الکَثِیْفُ: گھنا، سخت
الکُرْبَۃُ: غم، پریشانی، بے چینی
الکَسَلُ: سستی
الکَفُّ: ہٹانا، دور کرنا، باز رہنا
کَفَرَ (ن): کفر کرنا، ناشکری کرنا
الکُفُوْفُ (و) الکَفُّ: ہتھیلیاں
الکُلِّیَّۃُ(ج) الکُلِّیَاتُ: کالج، فیکلٹی
الکَلِیْلَۃُ: کمزور، تھکی ماندی
الکُمَّثْرٰی: ناشپاتی
کُوْفِئَ مُکَافَأَۃً: صلہ یا بدلہ دیا جانا
الکَیْلُ: ناپ

[ل]

اللَافِتَةُ: سائن بورڈ، بینر
لَدَغَ (ف): ڈسنا، ڈنک مارنا
لَقِفَ (س): نگل جانا
اللُّمَزَةُ: عیب جو، غیبت کرنے والا
اللَّهْفَةُ: حسرت، رنج، اشتیاق
لَوَّحَ: اشارہ کرنا
مَلَاجِئُ (و) المَلْجَأُ: پناہ گاہیں
المُلْتَقَى: سیمینار، اجتماع
المَلْهُوْفُ: ستم رسیدہ، مظلوم

[م]

الإِمَاطَةُ: دور کرنا، ہٹانا
اِمْتَصَّ اِمْتِصَاصًا: چوسنا، پی جانا
اِمْتَلَأَ: بھرنا، پُر ہونا
أَمَلَّ إِمْلَالًا: اکتا دینا، دل اچاٹ کر دینا
الإِمْلَاقُ: افلاس، تنگ دستی
المَاجِنَةُ (الکُتب): فحش، بیہودہ
مَارَسَ: مشق کرنا، کسی کام میں لگے رہنا
مَارَى يُمَارِيْ: کسی کی مخالفت کرنا، جھگڑا کرنا
مَازَحَ: ہنسی مذاق کرنا، دل لگی کرنا
المَائِدَةُ (ج) المَوَائِدُ و المَائِدَاتُ: دسترخوان، میز
مَتَّعَ: مستفید کرنا، فائدہ پہنچانا، بہرہ ور کرنا
المَجْدُ: شرافت، بزرگی، عزت
المُخُّ (ج) المِخَاخُ، و المِخَخَةُ: دماغ، مغز، خلاصہ
مَزَّقَ: ریزہ ریزہ کر دینا، تباہ و برباد کرنا
المَصُّ (ن): چوسنا
مَلَأَ (ف): پُر کرنا، بھرنا
المُمْتَدُّ: پھیلا ہوا، دراز
المُمْتَلَكَاتُ: جائدادیں، مملوکہ اشیا
المُمَرِّضَةُ: نرس، تیماردار خاتون
المَنُّ: احسان جتانا
مَنَّى يُمَنِّيْ تَمْنِيَةً: آرزو دلانا
المَنِيْعَةُ: محفوظ، مضبوط

[ن]

اِسْتَنْشَقَ: سونگھنا
اِسْتَنْكَفَ: عار محسوس کرنا
أَنْشَأَ: پیدا کرنا، ایجاد کرنا
الأُنْشُوْدَةُ (ج) الأَنَاشِيْدُ: ترانہ، نظم، گانا
أَنْقَذَ: چھڑانا، بچانا، نجات دلانا
تَنَابَزُوْا بِالأَلْقَابِ: ایک دوسرے کو برے القاب یا برے ناموں سے پکارنا
تَنَافَسَ: باہم مقابلہ کرنا، مقابلہ آرائی کرنا
المُنَافِسَةُ: مقابلہ کرنے والی، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والی

المُنَسَّقَةُ: منظّم، مرتّب، آراستہ
المِنْضَدَةُ: تپائی، چھوٹی میز
المِنْطَقَةُ: علاقہ، حلقہ، ایریا، خطّہ
المُنَظَّمَةُ(ج) المُنَظَّمَاتُ: تنظیم، آرگنائزیشن
المُنْكَرُ: برائی، بری بات، براکام
المَنْهَجُ(ج)المَنَاهِجُ: طور طریقہ، نصاب
النَّابُ(ج) الأَنْيَابُ، النُّيُوْبُ: دانت
النَّادِيْ(ج)النَّوَادِيْ: مجلس، محفل، بزم
النَّاضِجَةُ: پختہ
النَّافِذَةُ (ج)النَّوَافِذُ: کھڑکی، روشن دان
نَالَ: پانا، حاصل کرنا
النَّبَأُ (ج) الأَنْبَاءُ: خبر
نَبَذَ(ض): ڈالنا، پھینکنا
نَبَعَ (ن): چشمہ پھوٹنا، زمین سے پانی نکلنا
النُّحَاسُ: تانبا
نَحَتَ (ض): پہاڑ کا کچھ حصّہ کاٹنا، تراش کر جگہ بنانا
النَّحْلُ: شہد کی مکھی
النَّدْوَةُ: مجلس، محفل، سیمینار، مذاکرہ
النُّزُلُ: قیام گاہ، مہمان خانہ
النُّزْهَةُ: تفریح
النَّزِيْهُ: پاک وصاف

نَسِيَ (س): بھول جانا
نَشِطَ (س): کام میں پھرتیلا اور مستعد ہونا، چاق وچوبند ہونا
نَضِجَتِ الجُلُوْدُ (س): کھالوں کا پک جانا
نَظَّفَ: صاف کرنا
نَفَرَ (ض): کوچ کرنا، ترک وطن کرکے کسی جگہ جانا
النَّفْسُ والنَّفِيْسُ: جان ومال
النِّفْطُ: پٹرول
نَكَصَ (ن، ض): پیچھے ہٹنا، چھوڑ دینا
نَمَا (ن): فروغ پانا، ترقی کرنا
النَمِرُ: چیتا
النَمْلُ: چیونٹی
النَّمِيْمَةُ(ج)النَّمَائِمُ: چغل خوری
النَّهْجُ: راستہ، واضح راستہ
النَّهْضَةُ: ترقی، بیداری
نَهٰى (ف): روکنا

[ه]

أَهْمَلَ في: بے توجّہی برتنا، نظر انداز کرنا، کوتاہی کرنا
التَّهَوُّرُ: عجلت بازی، لاپروائی، انتہا پسندی، ناعاقبت اندیشی والا اقدام
المُهَنْدِسُ: انجینیر

الـهَاتِفُ (ج) الـهَوَاتِفُ: ٹیلی فون
الـهَاطِلُ: موسلادھار
الـهَجَمَاتُ: یورشیں، حملے
الْـهَدَفُ (ج) الأَهْدَافُ: مقصد، غرض، نشانہ، رَنّ
الـهُدُوْءُ: ٹھہرنا، تھمنا، سکون واطمینان، سنجیدگی، متانت
الـهَدْيُ: طریقہ، راستہ
هَزَّ (ن): ہلانا، حرکت دینا، جھنجھوڑنا، نشاط و فرحت محسوس کرنا
هَشَّ لَهُ (س، ض): خوش ہونا، راحت وسکون پانا
هَفَا (ن): لغزش کرنا، غلطی کرنا
هَفَوْنَا بِأَبْصَارِنا إِلى الأَمَامِ: ہم نے تیزی کے ساتھ اپنی نگاہیں آگے کی جانب دوڑائیں
الـهِمَّةُ (ج) الـهِمَمُ: حوصلہ، ہمت
الـهُمَزَةُ: بڑا غیبت کرنے والا، بڑا نکتہ چیں، زبردست عیب گیر
هَنَّأَ تَهْنِئَةً: مبارکباد پیش کرنا

[و]

الاِتِّجَاهُ السَّلِيْمُ: صحیح رخ، صحیح سمت
الأَوْصَالُ (و) الوُصْلُ: رشتے، تعلّقات
الأَوْضَاعُ: حالات، احوال
أَوْفَى الْكَيْلَ: پورا ناپنا، پیمانے کو پورا بھرنا
أَوْكَى: ڈوری سے باندھنا
الثِّقَةُ: اعتماد، بھروسا، اعتبار
الـمُتَّقِدُ: روشن، جلتا ہوا
الـمَوَانِئُ (و) الـمِيْنَى، الـمِيْنَاءُ: بندرگاہیں
الـمَوَاهِبُ (و) الـمَوْهِبَةُ: فطری صلاحیتیں، خداداد کمالات
الـمُوْرِقَةُ: پتّے دار
الـمُوَظَّفُوْنَ: ملازمین، تنخواہ دار لوگ
الوَخِيْمَةُ: برا، خراب، دیر ہضم
وَذِرَ (س): چھوڑنا
الوَرْدَةُ: پھول، گلاب کا پھول
الوِسَامُ: اعزازی نشان، انعامی تمغہ
وَقَّرَ: تعظیم وتکریم کرنا
الوِلَايَةُ: صوبہ، ریاست، اسٹیٹ
وَلِيَ (ض، ح): قریب ہونا، ملا ہوا ہونا، متّصل ہونا

[ي]

اليَؤُوْسُ: ناامید، مایوس
اليَمَامَةُ: فاختہ

قاموس الکلمات الصعبة

اردو - عربی

[آ]

آپریشن کرنا: مَارَسَ عَمَلِيَّةً جِرَاحِيَّةً
آٹا گوندھنا: عَجَنَ (ض) الدَّقِيْقَ
آرام دینا: أَرَاحَ
آزاد ہونا: اِسْتَقَلَّ (البَلَدُ)
آزمانا: جَرَّ بَهُ، اِخْتَبَرَهُ، اِمْتَحَنَهُ
آسانیاں فراہم کرنا: وَفَّرَ التَّسْهِيْلَاتِ
آفیسر: الضَّابِطُ، الرَّئِيْسُ
آلو: البَطَاطِسُ، البَطَاطَةُ
آلودہ کرنا: لَوَّثَ
آم: الأَنْبَجُ، المَانْجُوْ
آندھیاں: العَوَاصِفُ (و) العَاصِفَةُ
آنکھ کھلنا (بیدار ہونا): اِسْتَيْقَظَ، اِنْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ، هَبَّ مِنَ النَّوْمِ
آوازیں: الأَصْوَاتُ (و) الصَّوْتُ
آہستہ چلنا: مَشَى بِبُطْءٍ، تَدَرَّجَ فِي السَّيْرِ، سَارَ عَلَى مَهْلٍ

[ا]

اُگنا: نَبَتَ (ن)
ابر آلود ہونا: تَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ، تَلَبَّدَتِ السَّمَاءُ بِالْغُيُوْمِ
اپریل: أَبْرِيْل، نَيْسَان
اثر ورسوخ: النُّفُوْذُ
اجالا: النُّوْرُ
اجلاس: الجَلْسَةُ، الإِجْتِمَاعُ
اجنبی: الْغَرِيْبُ، الأَجْنَبِيُّ
اچک لینا (نگاہوں کو): خَطَفَ الأَبْصَارَ (ض)
احترام کرنا: وَقَّرَ، أَكْرَمَ، عَظَّمَ، بَجَّلَ
اخبار: الجَرِيْدَةُ (ج) الجَرَائِدُ، الصَّحِيْفَةُ (ج) الصُّحُفُ
اخراجات: المَصَارِيْفُ، النَّفَقَاتُ، التَّكَالِيْفُ
ادارہ: المَعْهَدُ (ج) المَعَاهِدُ، المُؤَسَّسَةُ (ج) المُؤَسَّسَاتُ
ارکان: الأَعْضَاءُ (و) العُضْوُ

اڑنا: طَارَ (ض)
اسباق: الدُّرُوْسُ
اسپتال: المُسْتَشْفیٰ (ج) المُشْتَشفَيَاتُ
استعمال کرنا: اِسْتَخْدَمَ، اِسْتَعْمَلَ
اسٹیشن: المَحَطَّةُ (ج) المَحَطَّاتُ
اسٹیشنری کی دکان: دُكَّانُ الأَدْوَاتِ الْكِتَابِيَّةِ، دُكَّانُ القِرْطَاسِيَّةِ
اسکول: المَدْرَسَةُ (ج) المَدَارِسُ
اسلاف: السَّلَفُ
اطمینان ملنا: اِطْمَأَنَّ بِهِ
اعتراف کرنا: أَقَرَّ بِهِ، اِعْتَرَفَ بِهِ
اعصاب: الأَعْصَابُ (و) العَصَبُ
افسانے: الأَسَاطِيْرُ (و) الأُسْطُوْرَةُ، القِصَصُ القَصِيْرَةُ
افسردہ: الكَئِيْبُ، الحَزِيْنُ
اکسپریس ٹرین: القِطَارُ السَّرِيْعُ، القِطَارُ السَّبَّاق
اکھاڑنا: اِقْتَلَعَ، اِسْتَأْصَلَ، قَالَعَ
اقوامِ متحدہ: الأُمَمُ المُتَّحِدَةُ، الدُّوَلُ المُتَّحِدَةُ
الماری: الدُّوْلَابُ، الخِزَانَةُ، الصُّوَانُ
الوداع کہنے والے: المُوَدِّعُوْنَ
الیکٹرانک نظام: النِّظَامُ الكَهْرَبَائِيُّ، الجِهَازُ الإِلِكْتُرُوْنِي
الیکٹرک: الْكَهْرَبَائِيُّ، الكَهْرَبَاء
امتحان: الِاخْتِبَارُ، الِامْتِحَانُ
امن کا گہوارہ: دَارُ السَّلَامِ، المَأْمَنُ، مَنْبَعُ السَّلَامِ
انجینئر: المُهَنْدِسُ
انسپکٹر: المُفَتِّشُ، المُرَاقِبُ، النَّاظِرُ
انعام پانا: نَالَ الجَائِزَةَ، حَصَلَ عَلَى الْجَائِزَةِ
انعامات: الجَوَائِزُ (و) الجَائِزَةُ
انگلی: الإِصْبَعُ (ج) الأَصَابِعُ
انگلینڈ: بِرِيْطَانِيَا، اِنْجِلْتَرَا
انگوٹھی: الخَاتَمُ (ج) الخَوَاتِمُ
اوٹ: وَرَاء
ایٹم بم: القُنْبُلَةُ الذَّرِيَّةُ، القُنْبُلَةُ النَّوَوِيَّةُ، (ج) القَنَابِلُ
ایجادات: المُخْتَرَعَاتُ (و) المُخْتَرَعُ، الِاخْتِرَاعَاتُ

[ب]

بات چیت کرنا: تَحَدَّثَ مع ....، تَكَلَّمَ مع ....، تَحَاوَرَ مع

بادل: السَّحَابُ، الْغَيْمُ، الغَمَامَةُ
بازار: السُّوْقُ (ج) الأَسْوَاق
بازو (انسان کا) العَضُدُ (ج) الأَعْضَادُ
بازو (دروازے کا) : المِصْرَاعُ
باشندے : السُّكَّانُ (و) السَّاكِنُ، الأَهَالِي، (و) الأَهْلُ
باغات: الحَدَائِقُ، البَسَاتِيْنُ
بالائی: القِشْطَةُ ، القِشْدَةُ
بالٹی : الدَّلْوُ (ج) الدِّلَاءُ، السَّطْلُ (ج) الأَسْطُلُ
بالی (کان کی) : القُرْطُ (ج) الأَقْرَاطُ
باندھنا: شَدَّ (ن)، رَبَطَ (ن)
باہر کرنا: أَخْرَجَ
بجلی (آسمانی) : البَرْقُ
بجلی: الكَهْرَبَاءُ
بُجھانا: أَطْفَأَ
بچانا: أَنْقَذَ ، خَلَّصَ، نَجّٰى
بچاؤ: الوِقَايَةُ ، الحِفْظُ، الصِّيَانَةُ
بچیاں: الصَّبِيَّاتُ ،الطِّفْلَاتُ
بِچھانا (فرش): وَضَعَ الفِرَاشَ (ف)، فَرَشَ البِسَاطَ (ض)
بدخواہ: الحَاسِدُ، المُبْغِضُ

بدسلوکی کرنا : أَسَاءَ إلى ...، عَامَلَهُ مُعَامَلَةً سَيِّئَةً، سَلَكَهُ سُلُوكًا سَيِّئًا
بدمعاش : الخَلِيْعُ، المُشَاغِبُ، الشِّرِّيْرُ، الخَبِيْثُ
برِّاعظم: القَارَّةُ (ج) القَارَّاتُ
برِّصغیر: شِبْهُ القَارَّةِ
برائیاں: المُنْكَرَاتُ (و) المُنْكَرُ
برتاؤ کرنا: عَامَلَهُ، سَلَكَهُ
برتن: الإِنَاءُ (ج) الآنِيَةُ (جج) الأَوَانِيْ
برخاست کرنا : خلَعَ عَنْ ...، عَزَلَ عَنْ ...، نَحَّى عَنْ ... ، أَقْصىٰ عَنْ...
برسنا : أَمْطَرَ، هَطَلَ المَطَرُ (ن)، نَزَلَ المَطَرُ (ض)
برف باری ہونا: تَسَاقَطَ الثُّلُوْجُ
برق رفتار: السَّرِيْعُ ، سَرِيْعُ السَّيْرِ
بڑھانا: زَادَهُ (ض)
بس: الحَافِلَةُ (ج) الحَافِلَات
بستہ: المِحْفَظَةُ (ج) المِحْفَظَاتُ
بکری: الشَّاةُ (ج) الشِّيَاهُ، الغَنَمُ (ج) الأَغْنَامُ
بکریاں: الشِّيَاهُ (و) الشَّاةُ

بکنگ آفس : مَحَلُّ صَرْفِ التَّذَاكِرِ، مَكْتَبُ التَّذَاكِرِ
بلانا : دَعَاه إلى ...(ن)، اِسْتَدْعَى، طَلَبَ (ن)
بلب: المِصْبَاحُ الكَهْرَبَائِيُّ
بلندی: الاِرْتِفَاعُ ، العُلُوُّ
بلّی: القِطَّةُ ، الهِرَّةُ، السِّنَّوْرُ
بلیک بورڈ: السَّبُّوْرَةُ
بم: القُنْبُلَةُ (ج) القَنَابِلُ
بند کرنا: أَغْلَقَ
بندرگاہ : المِيْنَاءُ (ج) المَوَانِيُّ ، المَرْسٰى (ج) المَرَاسِي
بندوق: البُنْدُقِيَّةُ (ج) البَنَادِقُ
بندوق چلانا: أَطْلَقَ الْبُنْدُقِيَّةَ
بنیان: الفُسْتَانُ، الثَّوْبُ التَحْتِيُّ
بہتا ہوا: الجَارِيْ ، السَّائِلُ
بھاگنا: فَرَّ (ض)، هَرَبَ (ن)
بھرا ہوا: المَمْلُوْءُ، المُمْتَلِئُ
بھرتی ہونا: تَجَنَّدَ فِي ...
بھروسا کرنا: اعْتَمَدَ عَلى...، وَثِقَ بِهٖ
بھڑکانا: أَهَاجَ ، أَشْعَلَ، أَلْهَبَ
بھنڈی: الْبَامِيَةُ
بھوک: الجُوْعُ
بھوکا: الجَائِعُ (ج) الجِيْعَانُ والجِيَاعُ
بھیجنا: أَرْسَلَ ، بَعَثَ (ف)
بھیڑ: الزِّحَامُ
بھیڑیا: الذِّئْبُ (ج) الذِّئَابُ
بے پردگی: السُّفُوْرُ
بے پردہ: السَّافِرَةُ، الكَاشِفَةُ
بے حسی : الجُمُوْدُ، عَدَمُ الإِحْسَاسِ، فُقْدَانُ الشُّعُوْرِ
بے حیائی: الوَقَاحَةُ
بے قصور: البَرِيْءُ (ج) الأَبْرِيَاءُ
بے ہوش: مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، مُغْمًى عَلَيه
بیج : البِذْرُ (ج) البُذُوْرُ
بیدار ہونا: اِسْتَيْقَظَ، اِنْتَبَهَ مِنْ النَّوْمِ، هَبَّ مِنْ النَّوْمِ
بیڈ شیٹ: المُلَاءَةُ ، الشَّرْشَفُ
بیرونی ملک: الدَّوْلَةُ الخَارِجِيَّةُ، البَلَدُ الأَجْنَبِيُّ
بیش قیمت: الثَّمِيْنُ، الغَالِيْ
بیگن: البَاذِنْجَانُ
بے مثال: عَدِيْمُ المِثَالِ، فَقِيْدُ المِثَالِ، الفَذُّ، مُنْقَطِعُ النَّظِيْرِ

[پ]

پابندیاں لگانا: فَرَضَ الحَظْرَ عَلیٰ ...، فَرَضَ الالْتِزَامَاتِ على ...، فَرَضَ الْقُيُوْدَ

پارک : الـمُنْتَزَهُ (ج) الـمُنْتَزَهَاتُ، الـمُتَنَزَّهُ(ج)الـمُتَنَزَّهَاتُ، الحَدِيْقَةُ (ج) الحَدَائِقُ

پارلیمانی انتخابات : الانْتِخَابَاتُ البَارَلِيْمَانِيَّةُ، الِانْتِخَابَاتُ النِّيَابِيَّةُ

پارلیمنٹ : البَرْلِمَان

پازیب : الخَلْخَالُ (ج) الخَلَاخِيْلُ، الخَلْخَلُ (ج) الخَلَاخِلُ

پاک کیا گیا: طُهِّرَ

پالک کا ساگ: السَّبَانِخُ

پانا: نَالَ يَنَالُ ، وَجَدَ (ض)

پانی: الـمَاءُ، (ج) الـمِيَاهُ

پانی پلانا: سَقَى الـمَاءَ (ض)

پایہ: القَائِمَةُ (ج) القَوَائِمُ

پائیدار ہونا: أُحْكِمَ ، دَامَ (ن)، أُتْقِنَ

پبلک لائبریری: الـمَكْتَبَةُ العَامَّةُ

پتا: العُنْوَانُ (ج) العَنَاوِيْنُ

پتے دار: الـمُوْرِقُ

پتھراؤ کرنا : قَذَفَ بِالحِجَارَةِ (ض) رَمَى بِالحِجَارَةِ (ض) أَمْطَرَ الْأَحْجَارَ

پٹرول: البِتْرَوْلُ

پٹرول پمپ: مِضَخَّةُ الْبِتْرَوْلِ

پٹرول ٹنکی: صِهْرِيْجُ الْبِتْرَوْلِ (ج) الصَّهَارِيْجُ

پٹھا: العَصَبُ(ج) الأَعْصَابُ

پختہ، پکا ہوا: النَّاضِجُ ، اليَانِعُ

پختہ کرنا(راستہ) : رَصَفَ (ن)، بَلَّطَ

پُر ہونا: اِمْتَلَأَ ، مُلِئَ

پرائمری اسکول: الـمَدْرَسَةُ الِابْتِدَائِيَّةُ

پرتپاک خیر مقدم: تَرْحِيْبًا حَارًّا

پرچم : الرَّايَةُ (ج) الرَّايَاتُ، العَلَمُ (ج) الأَعْلَامُ، اللِّوَاءُ (ج) الأَلْوِيَةُ

پرچے: الوَرَقَاتُ (و) الوَرَقَةُ

پردہ (دروازے کا)**:** السِّتَارُ (ج) السَّتَائِرُ، السَّجَفُ (ج) السُّجُفُ

پردہ(عورت کا): الحِجَابُ(ج) الحُجُب

پرندہ: الطَّائِرُ ، الطَّيْرُ (ج) الطُّيُوْرُ

پرہیز کرنا: اِحْتَرَزَ ، اجْتَنَبَ، اِتَّقَى، حَذِرَ (س)

پرواہ نہ کرنا: لا يُبَالِيْ بِهٖ، لَا يَكْتَرِثُ بِهٖ، لَا يَحْفِلُ بَهٖ، لَا يَحْتَفِلُ بَهٖ

پرورش کرنا: رَبَّاهُ، نَشَّأَهُ

پروگرام: البَرْنَامَجُ (ج) البَرَامِجُ، الخُطَّةُ (ج) الخُطَطُ

پریس: المِكْوَاةُ (ج) المَكَاوِيْ

پریشاں حال: البَائِسُ، المُعْوِزُ، سَيِّئُ الْحَالِ

پڑوسی: الجَارُ (ج) الجِيْرَانُ، الجِيْرَةُ

پسپا ہونا: اِنْهَزَمَ

پست قد: قَصِيْرُ القَامَةِ

پگھلنا: ذَابَ (ن)، صُهِرَ (ف)

پُل: القَنْطَرَةُ (ج) القَنَاطِرُ، الجِسْرُ (ج) الجُسُوْرُ

پلیٹ: الصَّحْنُ (ج) الصُّحُوْنُ، الطَّبَقُ (ج): الأَطْبَاقُ

پلیٹ فارم: الرَّصِيْفُ (ج) الأَرْصِفَةُ

پَن ڈُبّی: الغَوَّاصَةُ (ج) الغَوَّاصَاتُ

پنجرہ: القَفَصُ (ج) الأَقْفَاصُ

پنڈلی: السَّاقُ (ج) السِّيْقَانُ، والسُّوْقُ

پنسل: قَلَمُ الرَّصَاصِ، المِرْسَامُ، المِرْسَمُ

پنکھا: المِرْوَحَةُ (ج) المَرَاوِحُ

پنیر: الأَقِطُ، الجُبْنُ

پہرہ دار: الحَارِسُ (ج) الحُرَّاسُ، الخَفِيْرُ (ج) الخُفَرَاءُ، العَاسُّ (ج) العَسَسَ

پہلی پوزیشن: الدَّرَجَةُ الأُوْلىٰ، الرُّتْبَةُ الْعُلْيَا

پہنچنا: وَصَلَ إلى ... (ض)، بَلَغَ إلى ... (ن)، انْتَهىٰ إلى ...

پہننا: لَبِسَ (س)

پہیہ: العَجَلَةُ (ج) العَجَلَاتُ

پھل: الثَّمَرُ (ج) الثِّمَارُ، الأَثْمَارُ

پھلواری: البُسْتَانُ (ج) البَسَاتِيْنُ، الحَدِيْقَةُ (ج) الحَدَائِقُ

پھوپھی: العَمَّةُ (ج) العَمَّاتُ

پھول کھلنا: تَفَتَّحَ، بَسَمَ (ض)

پھیلانا: أَشَاعَ، نَشَرَ (ن)

پوراکرنا (وعدہ): وَفٰى بِوَعْدِهٖ (ض)

پولیو: شَلَلُ الْأَطْفَالِ

پیاسا: العَطْشَانُ (ن): العَطْشىٰ، الظَّمْآنُ، الظَّمِئُ (ج) الظِّمَاءُ

پیالیاں: الفَنَاجِيْنُ (و) الفِنْجَانُ، الأَكْوَابُ (و) الكُوْبُ

پیچیدہ ہونا: تَعَقَّدَ ، تَأَزَّمَ

پیرس: الْبَارِ يْسُ

پینجر ٹرین: قِطَارُ الرُّكَّابِ

پیش قدمی کرنا: تَقَدَّمَ إلى ...، سَارَعَ إلى ...

پیشہ ور: الـمُحْتَرِفُ

پیشوا: القَائِدُ (ج) القَادَةُ، الإِمَامُ (ج) الأَئِمَّةُ، الرَّائِدُ (ج) الرُّوَّادُ

پیہم: الـمُتَوَاصِلُ، الـمُتَوَالِي، الـمُتَتَابِعُ، الـمُسْتَمِرُّ

[ت]

تاریک: الـمُظْلِمُ

تاریکی: الظَّلَامُ، الظُّلْمَةُ

تاریکیاں: الظُّلُمَاتُ (و) الظُّلْمَةُ

تازہ: الطَّازَجُ

تالاب: الحَوْضُ (ج) الحِيَاضُ، الغَدِيْرُ (ج) الغُدُرُ، البِرْكَةُ (ج) البِرَكُ

تائید کرنا: أَيَّدَ ، عَضَّدَ

تباہی: الدِّمَارُ، الـهَلَاكُ، الخَرَابُ

تپائیاں: الـمَنَاضِدُ (و) الـمِنْضَدَةُ

تجربات: التَّجَارِبُ (و) التَّجْرِبَة، الخِبرَاتُ (و) الخِبْرَة

تحریک: الحَرَكَةُ (ج) الحَرَكَاتُ

تدبیر: الحِيْلَةُ (ج) الحِيَل، الخُطَّةُ (ج) الخُطَطُ

ترتیب سے رکھنا: وَضَعَ مُرَتَّبًا/ بِالتَّرْتِيبِ/ مُنَظَّمًا

ترسنا: أُحْوِجَ إلى ...، حُرِمَ ، اِحْتَاجَ إلى ...،

ترقی: الرُّقِيُّ ، التَّقَدُّمُ ، الإِزْدِهَارُ، التَّطوُّرُ

تشکیل کرنا: كَوَّنَ ، شَكَّلَ

تصرف کرنا: تَصَرَّفَ فِي ...

تصویر: الصّوْرَةُ (ج) الصُّوَرُ، الرَّسْمُ (ج) الرُّسُوْمُ

تعداد: العَدَدُ (ج) الأَعْدَادُ

تعریف کرنا: مَدَحَ، أَثْنىٰ عَلى ...، أَشَادَ بِهٖ

تعلقات استوار کرنا: وَطَّدَ العَلَاقَاتِ، دَعَّمَ الرَّوَابِطَ، أَحْكَمَ الرَّوَابِطَ ، وثَّقَ الاِتِّصَالَاتِ، أَيَّدَ الصِّلَاتِ

تعلیم یافتہ: الـمُثَقَّفُ، الـمُتعَلِّمُ
تعمیر کرنا: بَنَیٰ (ض) أَنْشَأَ ، شَیَّدَ
تقسیم کرنا: وَزَّعَ ، قَسَّمَ
تلاوت کرنا: تَلَا (ن)
تلخ: الـمُرُّ
تمدّن: الثَّقَافَةُ، الحَضَارَةُ، الـمَدْنِيَّةُ
تنگ: الضَّيِّقُ ، الـمُتَضَّيِّقُ
تہذیب: الثَّقَافَةُ، الحَضَارَةُ، الـمَدْنِيَّةُ
توڑنا(پھول) : قَطَفَ (ض)
توڑنا: كَسَرَ (ض)
تولیہ : الـمِنْشَفَةُ (ج) الـمَنَاشِفُ، فُوْطَةُ الْوَجْهِ
توہین کرنا: أَهَانَ، حَقَّرَ، أَزرَی بِهٖ
تھانہ : مَخْفَرُ البُوْلِيْسِ، ثُكْنَةُ البُوْلِيْسِ، مَرْكَزُ الشُّرْطَةِ
تھکا ماندہ: الـمُتْعَبُ، الـمُجْهَدُ، الـمُرْهَقُ، مَنْهُوْكُ الْقُوىٰ، التَّعْبَانُ
تھکنا: تَعِبَ(س)
تھیلا : الحَقِيْبَةُ (ج) الحَقَائِبُ، الكِيْسُ (ج) الأَكْيَاسُ
تیار کرنا(جوتا وغیرہ) **:** صَنَعَ (ف)، جَهَّزَ
تیاری کرنا: أَعَدَّ ، اِسْتَعَدَّ
تیاریاں: الإِعْدَادَاتُ ، التَّجْهِيْزَاتُ
تیراندازی: الرِّمَايَةُ ، رَمْيُ النِّبَالِ
تیراک: العَوَّامُ ، السَّبَّاحُ ، السَّابِحُ
تیراکی: السِّبَاحَةُ ، الْعَوْمُ
تیماردار: الـمُمَرِّضُ

[ٹ]

ٹانگ: الرِّجْلُ (ج) الأَرْجُلُ
ٹاور: البُرْجُ ، عَمُوْدُ الْـمُوَاصَلَاتِ
ٹریفک سگنل: إِشَارَةُ الْـمُرُوْرِ
ٹریفک قوانین: قَوَاعِدُ الـمُرُوْرِ، قَوَانِيْنُ الـمُرُوْرِ، لَوَائِحُ الـمُرُوْرِ
ٹرین: القِطَارُ (ج) القُطُرُ
ٹرین گارڈ: حَافِظُ القِطَارِ، كُمْسَارِيُّ القِطَارِ
ٹکٹ: التَّذْكِرَة (ج) التَّذَاكِرِ
ٹکڑے ٹکڑے ہونا : اِنْقَسَمَ، تَوَزَّعَ، تَفَطَّرَ، تَفَكَّكَ
ٹکنالوجی: التِّكْنَالُوجِيَا، التِّقْنِيَّةُ
ٹماٹر: الطَّمَاطِمُ
ٹہلنا : تَمَشَّى ، تَجَوَّلَ
ٹوپیاں : القَلَانِسُ (و) القَلَنْسُوَةُ، الطَّوَاقِيْ (و) الطَّاقِيَّةُ
ٹوٹی ہوئی: الـمُنْكَسِرُ

ٹونٹیاں : الحَنَفِيَّاتُ (و) الحَنَفِيَّةُ، الصَّنَابِيْرُ (و) الصُّنْبُوْرُ
ٹھنڈا: البَارِدُ
ٹھہرنا(ہوٹل وغیرہ میں): أَقَامَ بِهٖ، نَزَلَ بِهٖ (ض)
ٹیڑھا: الـمُنْحَنِيْ ، الـمَائِلُ
ٹیلی فون: الـهَاتِفُ (ج) الـهَوَاتِفُ، الـمِسَرَّةُ ، التِّلِيْفُوْن
ٹیلی ویژن : التِّلِيْفِزِيُوْنَ، الإِذَاعَةُ الـمَرْئِيَّةُ، التِّلْفَاز، التَّلْفَزَة

[ج]

جاپانی: اليَابانِيُّ
جاڑا: الشِّتَاءُ
جال: الشَّبَكَةُ (ج) الشَّبَكَاتُ، الشِّبَاكُ
جامع مسجد: الجَامِعُ ، المَسْجِدُ الْجَامِعُ (ج) الجَوَامِعُ
جائزہ لینا: اِسْتَعْرَضَ، تَفَقَّدَ ، تَفَتَّشَ
جج: القَاضِيْ (ج) القُضَاةُ
جرّاحی : الجِرَاحَةُ
جرم: الجَرِيْمَةُ (ج) الجَرَائِمُ، الجِنَايَةُ (ج) الـجِنَايَاتُ، الـذَّنْبُ (ج) الذُّنُوْبُ
جسمانی ورزش : الرِّيَاضةُ البَدَنِيَّةُ، التَّمْرِيْنُ الْجَسَدِيُّ

جگمگاتا ہوا : الـمُشْرِقُ ، اللَّامِعُ، الـمُتَأَلِّقُ
جلانا(مکان) : أَحْرَقَ
جلانا: أَوْقَدَ
جلسے: الحَفَلَاتُ (و) الحَفْلَةُ
جنگ : الحَرْبُ (ج) الحُرُوْبُ، القِتَالُ، النِّزَالُ ، الـمَعْرَكَةُ (ج) الـمَعَارِكُ
جنگل: الغَابَةُ (ج) الغَابَاتُ، الأَجَمَةُ (ج) الأَجَمَاتُ
جوتا : الحِذَاءُ (ج) الأَحْذِيَةُ، النَّعْلُ (ج) النِّعَالُ
جوتنا : حَرَثَ (ن)
جوق در جوق : أَفْوَاجًا
جھاڑو لگانا: كَنَسَ (ن)
جھڑپیں ہونا: جَرَتِ الِاشْتِبَاكَاتُ، وَقَعَتِ الِاصْطِدَامَاتُ
جھکنا : خَضَعَ لَهُ (ف)، اِنْقَادَ لَهُ، اِسْتَسْلَمَ لَهُ
جھلملانا: التَّلَألُؤُ ، التَّأَلُّقُ ، اللَّمَعَانُ
جھوٹ بولنا : كَذَبَ (ض)
جھونپڑی: اَلْكُوْخُ (ج) الأَكْوَاخُ
جی چرانا: تَكَاسَلَ في ....، تَخَلَّفَ عَنْ ....، تَهَرَّبَ مِنْ

جیل خانہ : السِّجْنُ (ج) السُّجُوْن، المَحْبِسُ(ج) المَحَابِسُ، المُعْتَقَلُ (ج) المُعْتَقَلَاتُ

[چ]

چارہ دینا: عَلَفَ(ض) عَلَّفَ، أَعْلَفَ
چاک: الطَّبَاشِيْرُ
چال چلن: السِّيْرَةُ ، السُّلُوْكُ
چالیں : الحِيَلُ (و) الحِيْلَةُ، المَكَائِدُ (و) المَكِيْدَةُ
چاندنی راتیں: اللَّيَالِي المُقْمِرَةُ
چاندی: الفِضَّةُ
چاے : الشَّأيُ
چپکانا: أَلْصَقَ بِهِ
چراغ : المِصْبَاحُ(ج) المَصَابِيحُ، السِّرَاجُ (ج) السُّرُجُ
چُرانا: سَرَقَ (ض)
چڑیا گھر : حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانَاتِ، جُنَيْنَةُ الْحَيَوَانَاتِ
چُست(انسان): النَّشِيْطُ (ج) النُّشَطَاءُ
چُست رہنا: نَشِطَ (س)
چستی : النَّشَاطُ، القُوَّةُ
چِکنا: النَّاعِمُ
چمڑا: الجِلْدُ (ج) الجُلُوْدُ
چمک دار: اللَّامِعُ ، المُتَلَأْلِئُ
چہچہانا: تَغَرَّدَ، غَرَّدَ، شَقْشَقَ، زَقْزَقَ
چھانٹنا: اِنْتَقَى ، اِخْتَارَ ، اِنْتَخَبَ
چھاؤں: الظِّلُّ (ج) الظِّلَالُ
چھتری: المِظَلَّةُ، الشَّمْسِيَّةُ، الْمَطَرِيَّةُ
چھٹیاں : العُطَلُ (و) العُطْلَةُ، الإِجَازَاتُ (و) الإجَازَةُ
چوٹی (پہاڑ) : القِمَّة (ج) القِمَمُ، الرَّأْسُ (ج) الرُّؤُوْسُ
چوراہا: مُلْتَقَى الطُّرُقِ، مُفْتَرَقُ الطُّرُقِ
چولھا : المَوْقِدُ (ج) المَوَاقِدُ ، المِجْمَرَةُ (ج) المَجَامِرُ
چیخ پکار: الصَّيْحَةُ ، الصَّرْخَةُ
چیل : الحِدَأَةُ (ج) الحِدَءُ، الحِدَاءُ ، الحِدْآنُ

[ح]

حادثے کا شکار ہونا: أُصِيْبَ بِالحَادِثَةِ
حائل ہونا : حَالَ بَيْنَ... (ن) حَجَزَ بين...(ن)
حسن کارکردگی : جَوْدَةُ الْعَمَلِ ، جَوْدَةُ الصُّنْعَةِ

حصّے بخرے ہونا: تَفَرَّقَ ، اِنْقَسَمَ، تَوَزَّعَ، تَمَزَّقَ، تَشَتَّتَ، تَجَزَّأَ

حکمراں: الحُکَّامُ (و) الحَاكِمُ، الأُمَرَاءُ (و) الأَمِيْرُ، رِجَالُ الحُكُوْمَةِ

حملہ کرنا: سَطَا عليه (ن) ، صَالَ عَلَيْهِ (ن)، هَجَمَ عَلَيْهِ (ن)، أَغَارَ عَلَيْهِ

حوالے کرنا: سَلَّمَ إِلَيْهِ ، فَوَّضَ إِلَيْهِ، وَكَّلَ إِلَيْهِ

حوصلے بلند ہونا: عَلَتِ الْهِمَمُ، قَوِيَتِ العَزَائِمُ

[خ]

خاطر تواضع کرنا: أَضَافَهُ، دَارَاهُ، حَفَا بِهٖ (ن)

خاکہ: الخُطَّةُ (ج) الخُطَطُ، التَّصْمِيْمُ (ج) التَّصَامِيْمُ

خالی پیٹ: الخَمِيْصُ (ج) الخِمَاصُ

خالی ہونا: خَلَا(ن)، فَرَغَ (ن)، شَغَرَ (ف)

خام(سڑک) : غَيْرُ مَرْصُوْفٍ

خاموش رہنا: سَكَتَ (ن)

خبر گیری کرنا: تَعَهَّدَ ، تَفَقَّدَ

ختم کرنا: أَتَمَّ ، أَكْمَلَ

خراب کرنا(معدہ کو) : أَفْسَدَ

خریدنا: اِشْتَرَى ، شَرَى (ض)، تَسَوَّقَ

خشک ہونا: يَبِسَ (س)، جَفَّ (ض)

خطّ نصف النہار: خَطُّ نِصْفِ النَّهَارِ

خطرناک: الخَطِيْرُ

خطّے : الأَقْطَارُ (و) القُطْرُ، المَنَاطِقُ (و) الْمِنْطَقَةُ

خلل پیدا ہونا: اخْتَلَّ

خلیجی ممالک : دُوَلُ الْخَلِيْجِ، الدُّوَلُ الخَلِيْجِيَّةُ

خندہ پیشانی: طَلَاقَةُ الْوَجْهِ

خوش اخلاق : حَسَنُ الْخُلُقِ، دَمِثُ الْأَخْلَاقِ ، ذُوْ خُلُقٍ نَبِيْلٍ

خوش گوار: الرَّائِقُ، الطَّيِّبُ ، اللَّطِيْفُ

خوش گوار ہونا: رَاقَ (ن)

خوش مزاج: المَرِحُ، فَرِحُ الطَّبْعِ

خوش نما : جَمِيْلُ المَنْظَرِ، الرَّائِعُ، الأَنِيْقُ

خوشنودی: الرِّضى، الرِّضْوَانُ

خوشی کی لہر دوڑ گئی: دَبَّ تَيَّارُ المَسَرَّةِ في ....، دَبَّ دَبِيْبُ النَّشَاطِ في ....، جَرَتْ حُمَيَّا المَسَرَّةِ

خوں خوار: المُفْتَرِسُ، الضَّارِي

خون ریز: الدَّامِيْ
خیر مقدم کرنا: رَحَّبَ بِهٖ ، حَبَّذَ بِهٖ
خیر خواہی کرنا: نَصَحَ (ف)

[د]

دام : السِّعْرُ (ج) الأَسْعَارُ، الثَّمَنُ (ج) الأَثْمَانُ
دانت: السِّنُّ (ج) الأَسْنَانُ
دانت کھٹے کرنا: هَزَمَهٗ شَرَّ هَزِيْمَةٍ (ض)
دُبلا: الهَزِيْلُ
دبیز (پردہ) : الثَّخِيْنُ ، الغَلِيْظُ
درجہ : الفَصْلُ (ج) الفُصُوْلُ، الصَّفُّ (ج) الصُّفُوْفُ
درخت: الشَّجَرُ (ج) الأَشْجَارُ
درس گاہ: المَدْرَسَةُ (ج) المَدَارِسُ
دریا: النَّهْرُ (ج) : الأَنْهَارُ، الأَنْهُرُ
دستانہ: القُفَّازُ (ج) القَفَافِيْزُ
دسترخوان : المَائِدَةُ (ج) المَوَائِدُ ، السُّفْرَةُ (ج) السُّفَرُ، السِّمَاطُ (ج) الأَسْمِطَةُ
دستک دینا : طَرَقَ البَابَ(ن)، دَقَّ البَابَ(ن)

دل : القَلْبُ (ج) القُلُوْبُ، الفُؤَادُ (ج) الأَفْئِدَةُ
دل فریب : البَهِيْجُ ، الخَلَّابُ، السَّاحِرُ
دل کش : الرَّائِعُ ، الخَلَّابُ، الجَذَّابُ، السَّاحِرُ
دہشت گرد: الإِرْهَابِيُّ
دھات: المَعْدِنُ (ج) المَعَادِنُ
دھڑکتا ہوا: الخَافِقُ ، النَّابِضُ
دُھن کا پکّا: صَاحِبُ عَزِيْمَةٍ رَاسِخَةٍ
دھواں: الدُّخَانُ
دھوپ : الشَّمْسُ
دوپٹہ: الخِمَارُ (ج) الخُمُرُ
دودھ دوہنا: حَلَبَ (ن، ض)
دودھاری (گائے) : الحَلُوْبُ
دور ہونا (تاریکی کا) : اِنْقَشَعَ، زَالَ(ن)، اِنْحَسَرَ
دورانِ خون: جَرَيَانُ الدَّمِ
دوربین : المِنْظَارُ (ج) المَنَاظِيْرُ، التِّلِسْكُوْبُ
دورہ کرنا: زَارَ (ن)
دوڑنا: جَرَى (ض) ، عَدَا (ن)

دوشیزائیں : الفَتيَاتُ (و) الفَتَاةُ، العَذَارى (و) العَذْرَاءُ

دیکھ ریکھ کرنا: تَعَهَّدَ، رَعَى ، مَرَّضَ، اِعْتَنَى بِهٖ

دیوار: الجِدَارُ (ج) الجُدْرَانُ، الحَائِطُ (ج) الحِيْطَانُ

[ڈ]

ڈاک ٹکٹ: طَابَعُ الْبَرِيْدِ (ج) الطَّوَابِعُ

ڈاکٹر : الدُّكْتُوْرُ (ج)الدَّكَاتِرَةُ ، الطَّبِيْبُ (ج) الأَطِبَّاءُ

ڈاکو: قَاطِعُ الطَّرِيْقِ، النَّهَّابُ

ڈاکیہ: سَاعِي الْبَرِيْدِ، مُوَزِّعُ الْبَرِيْدِ

ڈالنا: أَلْقَى

ڈائل (گھڑی کا) : المِيْنَاءُ

ڈبّہ (ٹرین کا) : العَرَبَةُ (ج) العَرَبَاتُ

ڈراما: المَسْرَحِيَّةُ ، التَّمْثِيْلِيَّةُ

ڈرائیور: السَّائِقُ

ڈرپوک: الجَبَانُ

ڈرنا: خَافَ (س)، رَهِبَ (س)، هَابَ (س)،وَجِلَ (س)، فَزِعَ (س)

ڈھلتی چھاؤں: الظِّلُّ الزَّائِلُ

ڈوبنا: رَسَبَ (ن) ، غَرِقَ (س)

ڈیزل: الدِّيْزَلُ

[ذ]

ذمہ دار : المَسْؤُوْلُ عَنْ ...، المُلْتَزِمُ

ذمہ داریاں نبھانا : قَامَ بِالمَسْؤُوْلِيَةِ (ن)، أَدَّى وَاجِبَهٗ، مَارَسَ مَسْؤُوْلِيَتَهٗ، حَقَّقَ مُهِمَّتَهٗ

[ر]

رابطہ کرنا: اِتَّصَلَ بِهٖ

رات گزارنا: بَاتَ (ض)

راجدھانی: العَاصِمَةُ(ج) العَوَاصِمُ، الحَاضِرَة (ج) الحَوَاضِرُ، القَاعِدَةُ (ج) القَوَاعِدُ

راز: السِّرُّ (ج) الأَسْرَارُ

راز فاش کرنا: كَشَفَ سِرَّهٗ (ض)، بَاحَ بِسِرِّهٖ(ن)، أَفْشَى السِّرَّ

راست باز: الصَّادِقُ ، الأَمِيْنُ

راستے: الطُّرُقُ (و) الطَّرِيْقُ، السُّبُلُ (و) السَّبِيْلُ

ربر (مٹانے والا) : المَحَّايَةُ ، المِمْحَاةُ

رجسٹرڈ ڈاک : البَرِيْدُ المُسَجَّلُ، البَرِيْدُ الْمَضْمُوْنُ

رسالہ: المَجَلَّةُ (ج) المَجَلَّاتُ

رشوت ستانی: الإِرْتِشَاءُ، أَخْذُ الرِّشْوَةِ

رکاوٹیں : الحَوَاجِزُ (و) الحَاجِزُ، المَوَانِعُ (و) المَانِعُ، العَوَائِقُ (و) العَائِقُ، العَرَاقِيْلُ (و) العَرْقَلَةُ، السُّدُوْدُ (و) السَّدُّ

رکشا : الرِّكْشَةُ ، الرِّكْشَا (ج) الرِّكْشَاتُ، عَرَبَةُ رَاكِبٍ أو رَاكِبِيْنَ

رگ: العِرْقُ (ج) العُرُوْقُ

رنج: الحُزْنُ (ج) الأَحْزَانُ، الهَمُّ (ج) الهُمُوْمُ، الغَمُّ (ج) الغُمُوْمُ

رنگین: المُلَوَّنُ

رہائش گاہ: المَقَرُّ، الْمَسْكَنُ، السَّكَنُ

روٹی پکانا: خَبَزَ (ض)

روزنامہ: الجَرِيْدَةُ اليَوْمِيَّةُ، الصَّحِيْفَةُ اليَوْمِيَّةُ

روشن: اللَّامِعُ، المُتَنَوِّرُ، السَّاطِعُ، المُشْرِقُ، المُضِيْءُ

روشن دان : النَّافِذَةُ (ج) النَّوَافِذُ، الكُوَّةُ (ج) الكُوَى، الفُتْحَةُ (ج) الْفُتَحُ

روشن کرنا: أَضَاءَ، نَوَّرَ

روشنائی: الحِبْرُ ، المِدَادُ

روشنی : النُّوْرُ (ج) الأَنْوَارُ، الضَّوْءُ (ج) الأَضْوَاءُ

روضہ: الضَّرِيْحُ ، الرَّوْضَةُ

روکا جانا: نُهِيَ عَن ....، مُنِعَ عَن...

رونا: بَكَى (ض)

رونگٹے کھڑے ہونا: اِقْشَعَرَّ الجِلْدُ

ریڈیو: المِذْيَاعُ ، الإِذَاعَةُ ، الرَّادِيُوْ

ریزرو: المَحْجُوْزُ

ریسیور: السَّمَّاعَةُ

ریل گاڑی : القِطَارُ (ج) القُطُرُ ، القِطَارَاتُ

ریلوے اسٹیشن : المَحَطَّةُ (ج) المَحَطَّاتُ

ریوڑ: القَطِيْعُ (ج) القُطْعَانُ

[ز]

زخمی کرنا: جَرَحَ (ف)

زندہ درگور کرنا: وَئَدَ یَئِدُ (ض)
زوردار بارش ہونا : أَمْطَرَ مَطَرًا غَزِيْرًا، هَطَلَ (ض)
زیارت کرنا: زَارَ (ن)
زیبا نہیں : لَا يَنْبَغِيْ، لَا يَلِيْقُ، لَا يُلَائِمُ ، لَا يَحْسُنُ
زیور : الحِلْيَةُ (ج) الحِلَى، الحَلْيُ (ج) الحُلِيُّ

[س]

ساحل : الشَّاطِئُ (ج) الشَّوَاطِئُ، السَّاحِلُ (ج) السَّوَاحِلُ
سازشیں رچنا : دَبَّرَ المُوَامَرَاتِ ضِدَّ ...، حَاكَ المُوَامَرَاتِ (ن)، دَسَّ له الدَّسَائِسَ (ن)
سالانہ: السَّنَوِيُّ
سامان لدا ہوا جہاز : سَفِيْنَةٌ مَشْحُوْنَةٌ بِالبَضَائِعِ، سَفِيْنَةٌ مُحَمَّلَةٌ بِالبَضَائِعِ
سانپ: الحَيَّةُ (ج) الحَيَّاتُ
سائنس داں: العَالِمُ، العَالِمُ الطَّبِيْعِيُّ
سائیکل: الدَّرَّاجَةُ (ج) الدَّرَّاجَاتُ
سبزی: الخَضْرَاوَاتُ (و) الخَضْرَاءُ، الخُضَارُ
سپریم کورٹ: المَحْكَمَةُ الْعُلْيَا
سپہ سالار: قَائِدُ الجَيْشِ (ج) القُوَّادُ
ستارہ : النَّجْمُ (ج) النُّجُوْمُ، الكَوْكَبُ (ج) الكَوَاكِبُ
ستانا: آذَاه، أَقْلَقَهُ، أَزْعَجَهُ
سختی کرنا : شَدَّدَ عَلَيْهِ، عَنَّفَ عَلَيْهِ، ضَيَّقَ عَلَيْهِ ، تَعَنَّت عَلَيْهِ
سراغ لگانا: بَحَثَ عَنْ ... ، تَجَسَّسَ، اِكْتَشَفَهُ
سربستہ: المَكْتُوْمُ ، الخَفِيُّ
سرچشمہ: المَصْدَرُ ، المَبْدَأُ ، المَنْبَعُ
سرحد : الثُّغُوْرُ ، الحُدُوْدُ
سردی: الشِّتَاءُ ، البَرْدُ
سرسبزی و شادابی: الخِصْبُ، النَّضَارَةُ، الغَضَاضَةُ
سرکاری: الرَّسْمِيُّ ، الحُكُوْمِيُّ
سرگرمیاں : الأَنْشِطَةُ (و) النَّشَاطُ، النَّشَاطَاتُ (و) النَّشَاطُ
سُرمہ: الكُحْلُ (ج) الأَكْحَالُ
سڑک : الشَّارِعُ (ج) الشَّوَارِعُ، الطَّرِيْقُ (ج) الطُّرُقُ

سزادینا: عَاقَبَ
سستاہونا: رَخُصَ (ك) اِنْخَفَضَ سِعْرُه
سستی: الْكَسَلُ، الفُتُوْرُ، البُطْوءُ
سفارت خانے : السِّفَارَاتُ (و) السِّفَارَةُ ، دُوْرُ السِّفَارة (و) دَارُ السِّفَارَةِ
سفرکرنا: سَافَرَ ، اِرْتَحَلَ
سفیر: السَّفِيْرُ (ج) السُّفَرَاءُ
سنانا(شعر) : أَنْشَدَ
سنانا: أَسْمَعَ
سنترہ: البُرْتَقَالُ (و) البُرْتَقَالَةُ
سنگ بنیاد رکھنا : وَضَعَ الحَجَرَ الأَسَاسِيَّ، أَسَّسَ، أَرْسَى حَجَرَ الأَسَاسِ
سہیلی: الصَّدِيْقَةُ ، الزَّمِيْلَةُ
سوتی: القُطْنِيُّ
سودخوری: أَكْلُ الرِّبَا، الـمُرَابَاةُ
سونا: الذَّهَبُ
سونگھنا: شَمَّ (ن)
سویت یونین : الاِتِّحَادُ السُّوْفِيْتِي، الاِتِّحَادُ السُّوْفِيَاتِي
سوئزرلینڈ: سُوِيْسَرا
سیاسی پارٹی: الحِزْبُ السِّيَاسِيُّ
سیب: التُفَّاحُ (ج) التَّفَافِيْحُ
سیٹ: الـمَقْعَدُ (ج) الـمَقَاعِدُ
سیٹی: الصَّفَّارَةُ (ج) الصَّفَّارَاتُ
سیٹی دینا : صَفَّرَ
سیرکرنا: تَنَزَّهَ
سیکھنا: تَعَلَّمَ
سیکورٹی فورسیز: قُوَّاتُ الأَمْنِ
سیمینار: النَّدْوَةُ العِلْمِيَّةُ، الـمُلْتَقَى، الـمُنْتَدَى

[ش]

شاخیں : الغُصُوْنُ، الأَغْصَانُ (و) الغُصْنُ، الأَفْنَانُ (و) الفَنَنُ
شادی: الزِّوَاجُ، العُرْسُ، القِرَانُ
شاطر: الدَّاهِيَةُ، الـمَاكِرُ
شام کوواپس آنا: رَاحَ (ن)
شان دار(محل) : الشَّامِخُ
شان و شوکت : الفَخَامَةُ، العَظَمَةُ، الكِبْرِيَاءُ، الفَخْفَخَة
شترمرغ: النَّعَامَةُ (ج) النَّعَامُ، النَّعَائِمُ
شرابی: شَارِبُ الْخَمْرِ، مُدْمِنُ الْخَمْرِ

شریک ہونا (محفل میں) : شَهِدَ (س) ، حَضَرَ (ن)

شش ماہی امتحان : اِمْتِحَانُ الْفَتْرَةِ الثَّانِيَةِ، الِاخْتِبَارُ النِّصْف السَّنَوِيّ، اِمْتِحَانُ سِتَّةِ أَشْهُرٍ

شعبہ: الشُّعْبَة (ج) الشُّعَبُ، الْقِسْمُ (ج) الأَقْسَامُ

شفقت کرنا: رَحِمَ (س)، حَنّ عَلَيْهِ (ض)، عَطَفَ عَلَيه (ض)

شکار کیا: صَادَ (ض)، اِصْطَادَ

شکاری: الصَّائِدُ ، الصَّيَّادُ ، القَنَّاصُ

شکم سیر: البَطِيْنُ (ج) البِطَانُ

شناختی کارڈ : بِطَاقَةُ الْهُوِيَّةِ، بِطَاقَةُ التَّعْرِيْفِ،بِطَاقَةُ الشَّخْصِيَّةِ

شہد: العَسَلُ، الشَّهْدُ

شُہرہ: الصِّيْتُ ، السُّمْعَةُ

شہری: المُوَاطِنُ، السَّاكِنُ

شہید کیا جانا: أُسْتُشْهِدَ ، قُتِلَ

شوروم: المَعْرِضُ (ج) المَعَارِضُ، صَالَةُ الْعَرْضِ، غُرْفَةُ الْعَرْضِ

شور مچانا: أَثَارَ الضَجِيْجَ، صَخِبَ(س)

شوہر: الزَّوْجُ (ج) الأَزْوَاجُ، البَعْلُ (ج) البُعُوْلَةُ، القَرِيْنُ (ج) القُرَنَاءُ

شیشہ : الزُّجَاجُ، الزُّجَاجَةُ (ج) الزُّجَاجَاتُ

شیونگ مشین: مَاكِيْنَةُ الْحلَاقَهِ

[ص]

صاف کرنا: نَظَّفَ

صبح کو جانا: غَدَا (ن)

صدر المدرسین : رَئِيْس الْمُعَلِّمِيْنَ، مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ

صدر جمہوریہ: رَئِيْس الْجُمْهُوْرِيَّةِ

صدی: القَرْنُ (ج) القُرُوْنُ

صلہ پانا : نَالَ جَزَاءَ عَمَلِهِ، نَالَ مُكَافَاتَه

صلیبی: الصَّلِيْبِيُّ

صنعتی: الصِّنَاعِيَّةُ

صوبہ : الوِلَايَةُ (ج) الوِلَايَاتُ، الإِقْلِيْمُ (ج) الأَقَالِيْمُ، المُقَاطَعَةُ (ج) المُقَاطَعَاتُ

[ض]

ضائع کرنا: أَضَاعَ ، ضَيَّعَ

[ط]

طبّی ماہرین : حُذَّاقُ الطِّبِّ، خُبَرَاءُ الطِّبِّ، الْمُتَخَصِّصُوْنَ فِي الطِّبِّ

طوطا: البَبْغَاءُ (ج) البَبْغَاوَاتُ

[ع]

عادی بنا: اِعْتَادَ ، تَعَوَّدَ

عالمی پیمانے پر : عَلَى الْمُسْتَوَى الْعَالَمِيِّ، عَلَى الصَّعِيْدِ الْعَالَمِيِّ، عَلَى النِّطَاقِ الْعَالَمِيِّ

عالمی جنگ: الْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ

عام ہونا: فَشَا (ن)، اِنْتَشَرَ، شَاعَ (ض)، عَمَّ (ن)، تَرَوَّجَ

عبادت کرنا: عَبَدَ (ن)

عجائب گھر: الْمُتْحَفُ (ج) الْمَتَاحِفُ، دَارُ الآثَارِ

عجمی لوگ: العَجَمُ

عذاب میں گرفتار ہونا: اُبْتُلِيَ بِالْعَذَابِ، ذَاقَ عَذَابًا (ن)

علاج کرنا: دَاوَى ، عَالَجَ

عمارتیں : الْمَبَانِيْ (و) الْمَبْنَى، الأَبْنِيَةُ (و) البِنَاءُ، البِنَايَاتُ (و) البِنَايَةُ

عمل پیرا ہونا: عَمِلَ بِهٖ (س)

[غ]

غالب رہنا: غَلَبَ (ض)

غربت: البُؤْسُ، الفَقْرُ، الإِفْلَاسُ، العَوَزُ

غروب ہونا: غَرَبَ (ن)، أَفَلَ (ن)

غضب ناک ہونا : غَضِبَ (س)، اِسْتَشَاطَ غَضَبًا، اِغْتَاظَ

غلبہ دینا: أَظْهَرَ عَلى...، غَلَّبَهٗ على...

غلطی کرنا: أَخْطَأَ ، غلِطَ (س)

غلّہ : الحَبُّ (ج) الحُبُوْبُ، الغَلَّةُ (ج) الغَلَّاتُ، الغِلَالُ

غمگین : الحَزِيْنُ، الْمَهْمُوْمُ، الكَئِيْبُ، المَغْمُوْمُ

غنڈے: المُشَاغِبُوْنَ (و) المُشَاغِبُ الشِّرِّيْرُوْنَ (و) الشِّرِّيْرُ

غُول : السِّرْبُ (ج) الأَسْرَابُ، الجَمَاعَةُ (ج) الجَمَاعَةُ

غیب دان: عَالِمٌ بِالْغَيْبِ

[ف]

فاختہ: اليَمَامَةُ

فارغ ہونا (مدرسے سے) : تَخَرَّجَ في ... و مِنْ ...

فاؤنٹن پن: قَلَمُ الْحِبْرِ

فائدہ ہونا: رَبِحَ (س)، نَفَعَ (ف)

فائر: الطَّلَقَةُ النَّارِيَةُ (ج) الطَّلَقَاتُ

فائر کرنا: أَطْلَقَ الرَّصَاصَ، أَطْلَقَ النَّارَ

فتح یاب ہونا: اِنْتَصَرَ ، ظَفِرَ (س)

فُٹ بال: كُرَةُ الْقَدَمِ

فحش تصویر : الصُّوْرَةُ الإِبَاحِيَّةُ، الصُّوْرَةُ المَاجِنَةُ

فرانس: فَرَنْسَا، فَازَ ، نَجَحَ

فراہم کرنا: وَفَّرَ

فرائض: الوَاجِبَاتُ ، المُهِمَّاتُ

فرزند: الابْنُ (ج) الأَبْنَاءُ

فرقہ وارانہ فسادات : الإِضْطِرَابَاتُ الطَّائِفِيَّةُ، الفِتَنُ الطَّائِفِيَّةُ، المَعَارِكُ الطَّائِفِيَّةُ، الإِشْتِبَاكَاتُ الطَّائِفِيَّةُ

فریاد: الإِسْتِغَاثَةُ

فریج : الثَّلَّاجَةُ (ج) الثَّلَّاجَاتُ، البَرَّادَةُ (ج) البَرَّادَاتُ

فسادات: الإِضْطِرَابَاتُ، الإِشْتِبَاكَاتُ

فصل: الفَصْلُ (ج) الفُصُوْلُ

فضا: الجَوُّ ، البِيْئَةُ، المُنَاخُ

فضول خرچی کرنا: بَذَّرَ، أَسْرَفَ

فلاح پانا: أَفْلَحَ، فَازَ (ن)، نَجَحَ (ف)

فوت شدہ: الفَائِتُ، الذَّاهِبُ، الزَّائِلُ

فوجی: الجُنْدِيُّ، العَسْكَرِيُّ

فون: الهَاتِفُ (ج) الهَوَاتِفُ

فیشن ڈیزائننگ: تَصْمِيْمُ الأَزْيَاءُ

فیصلہ : الحُكْمُ (ج) الأَحْكَامُ، القَضَاءُ (ج) الأَقْضِيَةُ

فیل ہونا : سَقَطَ فِي الإِمْتِحَانِ (ن)، رَسَبَ فِي الإِمْتِحَانِ (ن) فَشِلَ (س)

فیوز : ذَائِبُ سِلْك الصَّمَامَةِ، مُنْصَهِرُ سِلْكِ الصَّمَامَةِ

[ق]

قالین: الطُّنْفُسَةُ، الطِّنْفِسَةُ، البِسَاطُ (ج) البُسُط، السَّجَّادَة (ج) السَّجَّادَات و السَّجَاجِيْدُ

قحط پڑنا: جُدِبَ المَكَانُ، مَحلَ (ف،ك)، أَصَابَه الْقَحْطُ و الجَدْبُ

قربان کرنا: فَدَىٰ بِـ...، ضَحّٰى لَهُ بِـ...

قربانی کرنا: ضَحّٰى بِ...، ذُبِحَ لِلّٰهِ

قرض ادا کرنا: سَدَّدَ الدَّيْنَ، قَضَى الدَّيْنَ (ض)، دَفَعَ الدَّيْنَ إلى ...

قطعی: بَاتٌّ، حَاسِمٌ، حَتْمِيٌّ، مَحْتُوْمٌ، قَاطِعٌ، نِهَائِيٌّ

قلم تراش: المِبْرَاةُ، المِقْلَمَةُ، البَرَّايَةُ، البَرَّاءَةُ

قلی: الحَمَّالُ (ج) الحَمَّالُوْنَ

قومی: الوَطَنِيُّ، الأَهْلِيُّ، القَوْمِيُّ

قیادت کرنا: قَادَ (ن)

قیمتی: الثَّمِيْنُ، الغَالِيْ

قینچی: المِقْرَاضُ (ج) المَقَارِيْضُ

[ک]

کاپیاں: الكُرَّاسَاتُ (و) الكُرَّاسَة، الدَّفَاتِر (و) الدَّفْتَر

کارخانے: المَصَانِعُ (و) المَصْنَعُ، المَعَامِلُ (و) المَعْمَل

کارنامے: المَآثِرُ (و) المَأْثَرَةُ، البُطُوْلَاتُ (و) البُطُوْلَةُ، المَفَاخِر (و) المَفْخَرَة

کاریگر: الصَّانِعُ (ج) الصُّنَّاعُ

کاریگری: الصِّنَاعَةُ

کاشت کاری: الزِّرَاعَةُ

کالج: الكُلِّيَّةُ (ج) الكُلِّيَّاتُ

کامیاب ہونا: أَفْلَحَ، نَجَحَ (ف)، اِنْتَصَرَ

کامیاب: النَّاجِح، الفَائِز، المُفْلِح

کامیابی: الفَلَاح، النَّجَاح، الفَوْز، الظَّفَر، الاِنْتِصَارُ

کان: الأُذُن (ج) الآذَان

کان دھرنا: أَصْغى إلى ...، اِسْتَمَعَ إلى ...

کاہلی: الكَسَلُ، التَّسَاهُلُ

کبوتر: الحَمَامُ، الحَمَامَةُ

کپڑے: الثِّيَابُ، الأَثْوَابُ (و) الثَّوْبُ، الأَقْمِشَةُ (و) القُمَاش، المَلَابِسُ (و) المَلْبَسُ

کُتّا: الكَلْبُ (ج) الكِلَابُ

کرایہ پر لینا: اسْتَأْجَرَ

کردار نبھانا: أَدَّىٰ دَوْرًا ، لَعِبَ دَوْرًا، قَامَ بِدَوْرٍ

کسان: الفَلَّاحُ (ج) الفَلَّاحُوْنَ، الزَّارِعُ (ج) الزُّرَّاعُ و الزَّارِعُوْنَ، الزَّرَّاعُ، المُزَارِعُ

کشادہ: فَسِيْح، وَاسِع، مُنْبَسِطٌ

کلرک: الكَاتِبُ، الكَاتِبُ العُمُوْمِيُّ (ج) الكَتَبَة

کمان سنبھالنا (کسی مہم کی)**:** قَادَ، قَامَ بِمَسْئُوْلِيَّتِهٖ.

کمپنی: الشَّرِكَة (ج) الشَّرِكَاتُ

کمپیوٹر: الكَمْبِيُوْتَر، الحَاسُوْبُ الآلِيُّ، العَقْلُ الإِلِكْتُرُوْنِيُّ

کُمھلانا: ذَوَى (ض)، ذَبَلَ (ن)

کنارہ: الشَّاطِئُ (ج) الشَّوَاطِئُ، الضِّفَّة (ج) الضِّفَافُ، الحَافَّة (ج) الحَافَّاتُ و الحَوَافُّ

کنگن: السِّوَارُ (ج) الأَسْوِرَة

کنگھی: المُشْطُ (ج) الأَمْشَاطُ

کنواں: البِئْرُ (ج) الآبَارُ

کھٹ پٹ: الخَشْخَشَة

کھٹکا محسوس ہونا: أَوْجَسَ فِي نَفْسِهٖ خِيْفَةً، خَالَجَ صَدْرَهٗ، هَجَسَ فِي نَفْسه (ض)

کھجور: التَّمْرُ (ج) التُّمُوْرُ

کھردری: الخَشِن

کھڑاؤں: القَبْقَابُ (ج) القَبْقَابَات

کھڑکی: الشُّبَّاكُ (ج) الشَّبَابِيْك، النَّافِذَةُ (ج) النَّوَافِذ

کھمبے: العُمُدُ، الأَعْمِدَة (و) العَمُوْد، القُضْبَان الحَدِيْدِيَّةُ (و) القَضِيْبُ

کھودنا (کنواں)**:** حَفَرَ البِئْرَ (ض)

کھیت: المَزَارِع (و) المَزْرَعُ، الحُقُوْلُ (و) الحَقْلُ

کھیل کا میدان: المَلْعَبُ (ج) المَلَاعِب

کوڑے مارنا: جَلَدَ بِالسَّوْطِ (ض)
کوشش کرنا: اِجْتَهَدَ، سَعىٰ (ف)، بَذَلَ الجُهْدَ (ن)، جَدّ (ض) في...
کوششیں: الجُهُوْدُ (و) الجُهْد، المَجْهُوْدَاتُ (و) المَجْهُوْدُ، المَسَاعِيْ (و) السَّعْيُ
کولر: بَرَّادَةٌ، بَرَّادِيَّةٌ
کوّے: الغِرْبَانُ (و) الغُرَابُ

[گ]

گاؤں: القَرْيَةُ (ج) القُرَى
گٹھلی: النَّوَاةُ
گدّے: الحَشَايَا (و) الحَشِيَّةُ، المِخَدَّاتُ (و) المِخَدَّةُ، المَرَاتِبُ (و) المَرْتَبَةُ
گرج (شیر کی): زَئِيْرٌ
گردن: العُنُقُ (ج) الأَعْنَاقُ
گرفتار کرنا: قَبَضَ عَلى...(ض)، قَبَضَهٗ، أَلْقَى القَبْضَ عَلىٰ
گرم مسالہ: البَهَارَاتُ، التَّوَابِلُ، الأَبْزَارُ
گرمی: الحَرُّ

گرنا: سَقَطَ (ن)
گڑیا: الدُّمْيَةُ (ج) الدُّمَى
گزرنا (کسی کے پاس سے): مَرَّ بِهٖ (ن)
گزشتہ رات: البَارِحَةُ
گستاخ: سَيِّئُ الْأَدَبِ، السَّابُّ، الوَقِحُ، المَاجِنُ، المُسِيْءُ إلى ...
گلاب: الوَرْدُ (و) الوَرْدَةُ، (ج) الوُرُوْدُ
گلّہ: القَطِيْعُ (ج) القُطْعَان، السِّرْبُ (ج) الأَسْرَابُ
گلی: الزُّقَاقُ (ج) الأَزِقَّةُ
گم ہونا: ضَاعَ (ض)، فُقِدَ
گمراہیاں: الضَّلَالَاتُ
گنّا: قَصَبُ السُّكَّرِ
گندا ہونا: وَسِخَ (س)، قَذِرَ (س)، عَفِنَ (س)
گہرائیاں: الأَعْمَاقُ (و) العُمُقُ
گہری: العَمِيْقُ
گھڑی: السَّاعَةُ (ج) السّاعَاتُ
گھنٹیاں (درس گاہ کی): الحِصَصُ (و) الحِصَّةُ
گھنے (بادل، باغ): (السُحُبُ) الكَثِيْفَةُ، (الحَدَائِقُ) الكَثَّة/ الغَنَّاءُ

گھوڑسواری: الفُرُوْسِيَّةُ

گھوڑا: الفَرَسُ (ج) الأَفْرَاسُ، الخَيْلُ (ج) الخُيُوْلُ، الحِصَانُ (ج) الحِصَانَاتُ، الجَوَاد (ج) الجِيَاد

گھی: السَّمَنُ

گولر کا درخت: الجُمَّيْزُ(و) الجُمَّيْزَةُ

گونج اٹھنا: دَوَى

گیت : الأُغْنِيَة (ج) الأَغَانِيْ، الأُنْشُوْدَة (ج) الأَنَاشِيْدُ

گیلری: صَالَةُ عَرْض، رُوَاقٌ

گیند: الكُرَةُ (ج) الكُرَاتُ

گیہوں: القَمْحُ، الحِنْطَةُ

[ل]

لاٹھی: العَصَا (ج) العِصِيُّ، الهِرَاوَة (ج) الهَرَاوِي، العُكَّازَة (ج) العُكَّازَات

لاری : الشَّاحِنَةُ الكَبِيْرَة (ج) الشَّاحِنَاتُ، الأُتُمْبِيْلُ الْكَبِيْرُ

لال قلعہ: القِلْعَةُ الْحَمْرَاءُ

لائبریری: المَكْتَبَةُ (ج) المَكْتَبَاتُ

لپکنا: أَسْرَعَ إلى ...، بَادَرَ إلى ، هَرَعَ إلى ...

لٹریچر : الكُتُبُ، النَّشْرَاتُ، المَنْشُوْرَاتُ، المُؤَلَّفَاتُ

لحاف: اللِّحَافُ (ج) الأَلْحِفَةُ، اللُّحُفُ

لدا ہونا: مَشْحُوْنَةٌ بـ...، مُحَمَّلَةٌ بـ ...، مُثَقَّلَةٌ بـ...

لڑائی: الحَرْبُ، القِتَالُ

لڑنا: نَازَعَ، جَادَل، صَارَع

لفافہ : الغِلَاف (ج) الأَغْلِفَةُ، الظَّرْف (ج) الظُّرُوْفُ

لکچر دینا: أَلْقَى المُحَاضَرَةَ عَلى ...، أَلْقَى الخُطْبَةَ عَلى ...، حَاضَرَ حَوْل ...

لمبائی: الطُّوْلُ

لنگر انداز ہونا: رَسَتِ السَّفِيْنَةُ (ن) ، أَلْقَتْ مَرَاسِيَهَا

لیٹ: المُتَأَخِّرُ عَنْ ...

لیٹر بکس : صُنْدُوْقُ الْبَرِيْدِ، صُنْدُوْقُ الرَّسَائِلِ

لیڈر : الزَّعِيْمُ (ج) الزُّعَمَاءُ، القَائِدُ (ج) القَادَةُ، الرَّئِيْسُ (ج) الرُّؤَسَاءُ

لین دین: التَّعَامُل، التَّبَادُلُ، التَّدَاوُلُ، التَّعَاطِيْ

[م]

مال دار: الأَغْنِيَاءُ (و) الغَنِيُّ، الأَثْرِيَاءُ (و) الثَّرِيُّ

مالی: البُسْتَانِيُّ

ماموں: الخَالُ (ج) الأَخْوَالُ

مانیٹر: العَرِيْفُ، عَرِيْفُ الصَّفِّ (ج) العُرَفَاءُ

ماہنامہ: المَجَلَّةُ الشَّهْرِيَّةُ

متفق ہونا: أَجْمَعَ عَلى ....، اِتَّفَقَ على...

متوجہ کرنا: وَجَّهَهُ إلى ....، لَفَتَهُ إلى ....، اِسْتَلْفَتَهُ إلى ...

متوجہ ہونا: تَوَجَّهَ إلى ....، اِلْتَفَتَ إلى ....، أَقْبَلَ عَلى ...

مٹنا (باطل کا): زَهَقَ (ف)

مجبور و پریشاں حال: المَلْهُوْفُ، البَائِسُ، المَنْكُوْبُ

مجلس استقبالیہ: لَجْنَةُ الاِسْتِقْبَالِ، اللَّجْنَةُ التَّحْضِيْرِيَّةُ

مچھلی: السَّمَكَةُ، السَّمَكُ (ج) الأَسْمَاكُ

محفلِ میلاد: حَفْلَةُ الْمَوْلِدِ

محکمۂ آب پاشی: مَصْلَحَةُ الرَّيِّ

محل: القَصْرُ (ج) القُصُوْرُ

محنت کرنا: اِجْتَهَدَ، جَدَّ (ض)، كَدَحَ (ف)، جَهَدَ (ف)

محنتی: المُجِدُّ، المُجْتَهِدُ، الكَادِحُ

مدد کرنا: نَصَرَ (ن)، أَعَانَ، أَغَاثَ

مدھم روشنی: النُّوْرُ الضَّئِيْلُ

مذاق: المِزَاحُ، الهَزْلُ

مراسلہ: الرِّسَالَةُ (ج) الرَّسَائِلُ

مردار: الجِيْفَةُ (ج) الجِيَفُ

مردانِ حق: رِجَالُ الْحَقِّ

مرغی: الدَّجَاجَةُ (ج) الدَّجَاجَاتُ

مزدور: الأُجَرَاءُ (و) الأَجِيْرُ، العَامِلُ (ج) العُمَّالُ، المُسْتَأْجَرُ

مسابقت کرنا: سَارَعَ إلى ... ، سَابَقَ إلى ...

مسافت طے کرنا: قَطَعَ المَسَافَةَ (ف)

مشن: الدَّعْوَةُ، المُهِمَّةُ

مشین: الماكِيْنَةُ (ج) الماكِيْنَاتُ، الآلَةُ (ج) الآلَاتُ

مصروفیات: المَشَاغِلُ (و) المَشْغَلَةُ

مضبوط کرنا : أَتْقَنَ، شَيَّدَ ، أَحْكَمَ، مَتَّنَ، أَكَّدَ
مضمون نگاری: الإِنْشَاءُ، الكِتَابَةُ
مظلوم : المَظْلُوْمُ، المَلْهُوْفُ، المُضْطَهَدُ
معاشرہ: المُجْتَمَعُ
معاف کرنا : عَفَا عَن ... ، صَفَحَ عَن ... ، سَامَحَه
معاینہ کرنا: فَتَّشَ ، تَفَقَّدَ ، لَاحَظَ
مغز : اللُّبُّ (ج) الأَلْبَابُ، المُخُّ (ج) المِخَاخُ
مقابلہ کرنا: تَنَافَسَ فِي ...، تَسَابَقَ فِي ... تَبَارَىٰ فِي ...
مقروض: المَدْيُوْنَ ، المَقْرُوْضُ
مکھن: الزُّبْدَةُ
ملازم: الأَجِيْرُ (ج) الأُجَرَاءُ، العَامِلِ (ج) العُمَّالُ، المُوَظَّفُ (ج) المُوَظَّفُوْنَ
ملازمت: الوَظِيْفَةُ (ج) الوَظَائِفُ
ملاقات کرنا: لَقِيَ (س)، زَارَ (ن)، قَابَلَ
مِلّی : المِلِّيُّ ، الدِيْنِيُّ، القَوْمِيُّ
منتخب کرنا: اِنْتَخَبَهٗ، اِخْتَارَهٗ
منڈلانا: حَلَّقَ حَوْلَهٗ، حَامَ (ن)
منسوخی: الإِلْغَاءُ، الإِبْطَالُ
منصف: العَادِلُ ، المُنْصِفُ
منصوبہ بنانا : رَسَمَ الخُطَّةَ، دَبَّرَ الخُطَّةَ، وَضَعَ المَشْرُوْعَ
منصوبہ بندی : التَّخْطِيْطُ، وَضْعُ المَشْرُوْعَاتِ
منعقد کرنا: عَقَدَ (ض)
منگانا: اِسْتَوْرَدَ، اِسْتَحْضَرَ، اِسْتَقْدَمَ
منیجر: المُدِيْرُ
مہربان : الشَّفُوْقُ، العَطُوْفُ، الكَرِيْمُ، الرَّحِيْمُ، الحَنُوْنُ
مہمان: الضَّيْفُ (ج) الضُّيُوْفُ
مہمان نوازی: الضِّيَافَةُ، القِرَى
مہینہ: الشَّهْرُ (ج) الشُّهُوْرُ
موبائل : الجَوَّال، الهَاتِفُ الجَوَّالُ، الهَاتِفُ المَحْمُوْلُ
موٹر: السَّيَّارَة (ج) السَّيَّارَاتُ
موٹی: السَّمِيْنَةُ
موج زن ہونا: تَمَوَّجَ، مَاجَ بِهٖ (ن)
موسم: الفَصْلُ ، الجَوُّ، المُنَاخُ
موسمِ بہار: فَصْلُ الرَّبِيْعِ

مُولی: الفُجْلُ، (و) الفُجْلَةُ
مویشی: الـمَوَاشِيْ (و) الـمَاشِيَةُ
میٹر: الـمِتْرُ (ج) الأَمْتَارُ
میٹھا: الحُلْوُ، العَذْبُ
میدان: الـمَجَالُ ، الـمَيْدَانُ
میڈیکل اسٹور : الصَّيْدَلِيَّةُ، مَخْزَنُ الْأَدْوِيَّةِ
میز: الطَّاوِلَةُ (ج) الطَّاوِلَاتُ
میکہ (عورت کا) : بَيْتُ أَبِيْ الـمَرْأَةِ
میل ٹرین: القِطَارُ السَّرِيْعُ، القِطَارُ السَّبَّاقُ
میوہ فروش: الفَاكِهَانِيُّ

[ن]

ناشتہ: الفُطُوْرُ
ناشکری کرنا: كَفَرَ (ن)
نافرمانی: الـمَعْصِيَةُ
نِب: رِيْشَةُ قَلَمٍ (ج) رِيْشَاتٌ
ندی: النَّهْرُ (ج) الأَنْهَارُ
نرم خرام ہوا: الـهَوَاءُ العَلِيْلُ، النَّسْمَةُ الْعَلِيْلَةُ، الرِّيْحُ اللَّيِّنَةُ
نرم ہونا: لَانَ (ض)

نشأۃ ثانیہ: النَّشْأَةُ الثَّانِيَةُ
نشر کرنا (پروگرام) : أَذَاعَ (الإِذَاعَاتِ/ النَّشْرَاتِ)
نعت شریف : الـمَدِيْحُ النَّبَوِيُّ، مَدِيْحُ النَّبِيِّ (ج) الـمَدَائِحُ
نفرت کرنا: نَفَرَ منه (ن،ض)، تَنَفَّرَ، اِسْتَنْكَفَ مِنْهُ، اِسْتَنْكَرَهُ
نقب زنی: عَمَلِيَّةُ النَّقْبِ ، جَرِيْمَةُ النَّقْبِ
نقصان اٹھانا: خَسِرَ (س)، خَابَ (ض)
نقصانات : الخَسَائِرُ (و) الخَسَارَةُ، الأَضْرَارُ (و) الضَّرَرُ
نکلنا: طَلَعَ (ن)، ظَهَرَ (ف)
نگاہ دوڑانا: سَرَّحَ النَّظْرَ في ....، مَدَّ بَصَرَهُ إلى ... (ن)
نگرانی : الإِشْرَافُ عَلى...، الـمُرَاقَبَةُ، الرِّقَابَةُ عَلى ...
نمائش: الـمَعْرِضُ (ج) الـمَعَارِضُ
نمائندے: الـمُمَثِّلُوْنَ (و) الـمُمَثِّلُ
نہلانا: غَسَّلَ
نوجوان: الشَّابّ (ج) الشُّبَّانُ، الفَتٰى (ج) الفِتْيَانُ

نوکرانی: الخَادِمَةُ (ج) الخَادِمَاتُ
نیٹ ورک : شَبَكَةُ الاِتِّصَالَاتِ، شَبَكَةُ المُوَاصَلَاتِ
نیل گائے : البَقَرَةُ الوَحْشِيَّةُ، الْمَهَاةُ (ج) المَهَوَاتُ، المَهَا
نیلا: الأَزْرَقُ (مؤنث) الزَّرْقَاءُ
نیم باز آنکھیں : العُيُوْنُ أَشْبَاهُ المَفْتُوْحَةِ، العُيُوْنُ المَفْتُوْحَةُ جُزْئِيًّا
نئی نسل: الجِيْلُ النَّاشِئُ (ج) الأَجْيَالُ

[و]

واشنگ مشین : الغَسَّالَةُ، مَكِنَةُ الْغَسِيْلِ، المِغْسَلَةُ
واقعات : الحَوَادِثُ (و) الحَادِثَةُ، الوَقَائِعُ (و) الوَاقِعَةُ، الحَقَائِقُ (و) الحَقِيْقَةُ
واقف ہونا: وَقَفَ على (ض)، اطَّلَعَ على ... تَعَرَّفَ
وائرلیس: اللَّاسِلْكِيْ
وحشت ناک: المُوْحِشُ
ورثہ: التُّرَاثُ
ورکر: المُتَطَوِّعُ
وزیر تعلیم: وَزِيْرُ الْمَعَارِفِ، وَزِيْرُ التَّرْبِيَةِ وَ التَّعْلِيْمِ
وزیر خارجہ: وَزِيْرُ الْخَارِجِيَّةِ
وزیر دفاع: وَزِيْرُ الدِّفَاعِ
وضوخانہ: المِيْضَاةُ (ج) المِيْضَآتُ
وعدہ خلافی کرنا: أَخْلَفَ الْوَعْدَ
وعدہ کرنا: وَعَدَ (ض)
وفادار : الطَّائِعُ، الوَفِيُّ، المُخْلِصُ، المُوَالِيْ
وکیل: المُحَامِيْ
وہائٹ ہاؤس : القَصْرُ الأَبْيَضُ، البَيْتُ الأَبْيَضُ
ووٹ ڈالنا: صَوَّتَ لَهُ، أَدْلَى بِصَوْتِهِ لِفُلَانٍ
وی پی: التَّحْوِيْلُ عَلَى المُشْتَرِيْ
ویٹنگ روم : غُرْفَةُ الاِنْتِظَارِ، قَاعَةُ الاِنْتِظَارِ

[ہ]

ہاتھی: الفِيْلُ (ج) الأَفْيَالُ
ہال: القَاعَةُ (ج) القَاعَاتُ، الرَّدْهَةُ (ج) الرَّدَهَاتُ

ہائر سکنڈری: الثَّانَوِيُّ العَالِيْ

ہائی کورٹ: المَحْكَمَةُ الْعَالِيَةُ، القَضَاءُ الْعَالِيْ، مَحْكَمَةُ الإِسْتِئْنَافِ

ہتھیار: السِّلَاحُ (ج) الأَسْلِحَةُ

ہرا: الأَخْضَرُ

ہفت روزہ: الجَرِيْدَةُ الأُسْبُوْعِيَّةُ

ہل جوتنا: حَرَثَ (ن)

ہمدردی: المُوَاسَاةُ، التَعَاطُفُ، العَطْفُ

ہمیشگی برتنا: وَاظَبَ عَلى ...، دَاوَمَ عَلى ...

ہوا چلنا: هَبَّ (ن)، اِنْطَلَقَ، ثَارَ (ن)، هَاجَ (ض)

ہوائی اڈہ: المَطَارُ

ہوائی جہاز: الطَّائِرَةُ (ج) الطَّائِرَاتُ

ہوٹل (ٹھہرنے کا) **:** الفُنْدُقُ (ج) الفَنَادِقُ

ہوٹل (کھانے کا) **:** المَطْعَمُ (ج) المَطَاعِمُ

ہوٹل (چائے وغیرہ کا) **:** المَقْهٰى (ج) المَقَاهِيْ

ہوم ورک: الفَرْضُ الْمَنْزِلِيّ (ج) الفُرُوْضُ الْمَنْزِلِيَّةُ، الفَرْضُ الْمَدْرَسِيّ (ج) الفُرُوْضُ المَدْرَسِيَّةُ

ہیرو: البَطَلُ (ج) : الأَبْطَالُ

[ي]

یاد کرنا: حَفِظَ (س)

یتیم: اليَتِيْمُ (ج) اليَتَامٰى، الأَيْتَامُ

یورپی: الأُوْرُبِيُّ

یونیورسٹی: الجَامِعَةُ (ج) الجَامِعَاتُ

❁❁❁